الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

الحمد للہ مجموعہ ملفوظات سیدنا و مرشدنا حضرت محمد نعیم المعروف بہ مسکین شاہ صاحب قبلہ مدظلہ العالی

المسمّٰی بہ

طمانینۃ القلوب فی ذکر المحبوب

المعروف بہ

لذاتِ مسکین

باہتمام

حقیر فقیر عبد اللہ بن حسن پٹھان

بار دوم بطبع رسید

تاج محل فائن آرٹ لیتھو ورکس بمبئی میں طبع شد
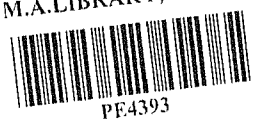
دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

زبان بشر میں اتنی طاقت کہاں کہ اس خالق وکون ومکان کی حمد وثنا بیان کر سکے ۔جس نے کائنات کے ذرّے ذرّے کو حامل صد راز بنایا اس کی قدرت کے کھیل انوکھے اور نرالے ہیں ۔ جہاں تک انسان ضعیف البنیان کی رسائی مشکل ہی نہیں بلکہ محال ہے ۔ بڑے بڑے نکتہ رس اور دور بین نگاہیں اس راہ میں قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتی ہیں ۔ پھر مجھ جیسے ہیچمدان کا کیا ذکر بس اتنا کہنا کافی سمجھتا ہوں کہ :-

میری انتہائے نگارش یہی ہے
تیرے نام سے ابتدا کر رہا ہوں

اور نعت حضرت رسول خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہٖ اجمعین میں بھی زبان قلم کو جنبش میں لانا انتہائے سوئے ادب ہے جن کی شان میں خود خالق کائنات یوں فرماتا ہے لولاک لما خلقت الافلاک

پھر انسان علاوہ اس کے اور کیا عرض کر سکتا ہے پھر

ہر چند وصفت می کنم درحسن زاں زیباتری

امابعد روح چونکہ حکم ربی ہے اور انسان کا جسم خاکی اس سے معمور کیا گیا ہے ۔جب انسان کا جسم خاکی اس سے معمور کیا گیا ہے جب انسان راہ طریقت میں قدم رکھتا ہے اور روحانیت کا غلبہ جسمانیت پر غالب آجاتا ہے تو وہ انسان بہ ظاہر عوام کی طرح زندگی بسر کرتا ہے لیکن بباطن

فنا فی اللہ ہو جاتا ہے۔ جس کو طریقت میں سالک کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور وہ باوجود اس کثافت جسمانی کے لطیف ہو جاتا ہے۔

علمائے طریقت نے جس کے چند درجے رکھے ہیں۔ اور ان مدارج کو طے کرنے کیلئے کسی رہبر کی ضرورت پڑتی ہے۔ بغیر رہبر کے منزل مقصود تک پہونچنا دشوار ہے۔ رہبر بتدریج ایک ایک طریقہ تلقین کرتا ہے جس کے چھ مدارج رکھے گئے ہیں۔

(۱) شروع حرکت۔ جو کام حرکت کیلئے ضروری ہو۔ یعنی تحصیل صفات ایمان، ثبات، نیت، صدق، انابت، اخلاص،

(۲) جو چیز حرکت کیلئے مانع ہوتی ہے اُسے قطع کرے۔ یعنی تحصیل صفات توبہ، زہد، فقر، ریاضت، محاسبت و مراقبت، تقویٰ،

(۳) وہ حرکت جس سے انسان مبدا سے مقصد کو پہونچتا ہو یعنی تحصیل صفات خلوت تفکر، خوف، رجا، صبر، شکر۔

(۴) جو موقع انسان کو حاصل ہوتا ہے حرکت سے مبدا سے مقصد تک یعنی تحصیل صفات ارادت، شوق، محبت، معرفت، یقین، سکون۔

(۵) جو حالت مقصد پر پہونچنے سے حاصل ہوتی ہے یعنی تحصیل صفات، توکل۔ رضا تسلیم۔ توحید۔ اتحاد۔ وحدت۔

(۶) حرکت اختتام۔ وسلوک پورا ہونے پر یعنی تحصیل فنا .... جب انسان پر کثافت غالب ہے ان مدارج کے پڑھنے اور سننے سے گھبرا جاتا ہے۔ مگر قدرت نے انسان کو اتنی طاقت بخشی ہے کہ اگر ضبط و تحمل کے ساتھ اُس پر عمل پیرا ہو تو ضرور کامیابی سے ہمکنار ہو جاوے اور اس میں خاص پیر کی روحانیت کو بھی کافی دخل ہے۔ جسقدر رہبر کی روحانیت بڑھی ہوئی ہوگی

بڑھی ہوئی ہوگی ۔ اسی قدر جلد کامیابی حاصل ہوگی ۔ سلسلہ شریفہ نقشبندیہ
کے مشائخ پیران عظام نے بہت لطائف مقرر کئے ہیں لیکن اس موقع پر خاص چھ
لطائف درج کئے جاتے ہیں تاکہ طالب کو شوق ہو پھر مشائخین کی توجہ خاص سے
اور لطائف کی تعلیم حاصل ہو جایا کرتی ہے جس کی برکت سے یہ مدارج طے ہو جاتے ہیں اور انسان کو وہ درجہ
مل جاتا ہے جسکو سالک کہا جاتا ہے کیونکہ انسانی وجود عالم صغیر ہے اور دنیا عالم کبیر ہے چھ لطائف ذیل میں درج ہیں

(اول) لطیفہ قلب - برائے مقام اول -

(دوئم) لطیفہ روح - برائے مقام دوئم،

(سوئم) لطیفہ سری - برائے مقام سوئم،

(چہارم) لطیفہ خفی - برائے مقام چہارم،

(پنجم) لطیفہ اخفیٰ - برائے مقام پنجم،

ششم) لطیفہ نفسی - برائے مقام ششم،

یہ طاقتیں پیر کے خاص توجہ سے حاصل ہو سکتی ہیں اور حضرت مولانا مرشدنا
سید محمد نعیم مسکین شاہؒ نے اپنی کتاب لذات المسکین میں بالتفصیل ان
مدارج کو قلمبند فرمایا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ جب انسان ان مدارج کو طے
کرلیتا ہے تو اس کی کثافت لطافت میں تبدیل ہو جاتی ہے ۔ اور اس میں وہ تمام
اوصاف پائے جاتے ہیں جو وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ کا صحیح طریقے پر
مصداق ہو جاتا ہے لیکن سب سے پہلے انسان کو صوم صلوٰۃ کا پابند
ہونا لازمی ہے ۔ چونکہ بغیر شریعت کی پابندی کے راہ طریقت کا طے کرنا مشکل
ہی نہیں بلکہ محال ہے ۔

فقیر خاکسار عبد اللہ شاہ پٹھان،

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

الحمد للہ مجموعہ ملفوظات سیدنا و مرشدنا حضرت محمد نعیم المعروف
مسکین شاہ صاحب قبلہ مدظلہ العالی المسمّٰی بہ

طمانینۃ القلوب فی ذکر المحبوب

المعروف بہ

لذّات مسکین

باہتمام

حقیر فقیر عبیداللہ شاہ بن حسن پٹھان بطبع رسید

تاج محل فائن آرٹ لیتھو ورکس بمبئی
طبع شد

رسالہ عقائد ضروریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔
بعد حمد و صلوٰۃ کے ایمان لے آ اور یقین جان کہ اللہ تعالےٰ ایک ہے۔ یعنی نہیں ہے دوسرا
شریک اُسے اور وہ اللہ تعالےٰ قدیم ہے۔ یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا۔ اور وہ اللہ
تعالیٰ موجود ہے یعنی ذات سے اپنی موجود ہے نہ دوسرے سے اور وہ اللہ تعالےٰ
واجب الوجود ہے یعنی وجود اُس کا واجب اور لازم ہے۔ جان اللہ تعالےٰ کے تئیں
صفتیں حقیقیہ ہیں اور قدیم ہیں جیساکہ حیات۔ علم۔ قدرت۔ ارادت۔ سمع۔ بصر
کلام تکوین۔ پس اللہ تعالےٰ حی ہے یعنی جیتا ہے بغیر جسم و جان کے۔ اور علیم ہے
یعنی جانتا ہے بغیر وہم و خیال کے۔ اور قدیر ہے یعنی سب چیز پر قادر ہے۔ اور مرید
ہے یعنی ارادہ کرنے والا ہے۔ تمام کام ارادے سے اُس کے ہوئے اور ہوتے ہیں۔
اور سمیع ہے یعنی سننے والا ہے۔ بغیر کانوں کے۔ اور بصیر ہے یعنی دیکھنے والا ہے
بغیر آنکھوں کے۔ کوئی چیز نظر سے اُس کے پوشیدہ نہیں ہے۔ اور متکلم ہے یعنی باتیں
کرنے والا ہے بغیر زبان کے۔ اور متکون ہے یعنی پیدا کرنے والا ہے تمام ممکنات
کا۔ ان صفتوں کے تئیں صفات کاملہ بھی کہتے ہیں۔ جان کہ علماء محققین نے صفات

ثبوتیہ حقیقیہ کے تئیں لا ہو ولا غیرہ فرمائے ہیں۔ یعنی یہ صفتاں نہ عین ذات ہیں نہ غیر ذات، سوائے صفات حقیقیہ کے صفات اضافیہ بے شمار ہیں۔ جیسا کہ خالقیت۔ رازقیت۔ اِحیا۔ اِماتت۔ پس اللہ تعالےٰ خالق ہے یعنی پیدا کرنے والا عالم کا ہے۔ اور رازق ہے یعنی رزق دینے والا تماموں کا ہے۔ اور محی ہے یعنی زندہ کرنے والا ہے۔ اور ممیت ہے یعنی مارنے والا ہے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ اللہ تعالےٰ جسم و جسمانی نہیں ہے۔ یعنی تن دار نہیں ہے اور جوہر نہیں ہے۔ جان کہ جوہر بھی قسم سے تن کے ہے۔ اور عرض نہیں ہے یعنی سیاہ یا سفید یا مانند ان کے اور کوئی صفت دار نہیں ہے۔ اور مصوّر نہیں ہے یعنی صورت دار نہیں ہے۔ اور مرکب نہیں ہے یعنی ٹکڑے ٹکڑے جمع نہیں ہے۔ اور معدود نہیں ہے۔ یعنی مانند یک دو تین کے شمار کئے نہیں جاتا ہے۔ جان کہ اللہ تعالےٰ ایک ہے۔ نہ ایسا ایک کہ دو۔ تین۔ چار۔ پانچ اس ایک سے گنے جاتے ہیں۔ اور محدود نہیں ہے یعنی اطراف گھیرا نہیں گیا ہے۔ اور متناہی نہیں ہے یعنی انتہا نہیں رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ لمبا۔ چوڑا۔ اونچا۔ چھوٹا۔ کشادہ تنگ نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کشادہ ہے نہ ساتھ اس کشادگی کے کہ فہم میں ہماری آوے۔ اور گھیرا ہے ہمارے تئیں نہ ایسا کہ سمجھ میں ہماری آوے۔ ایمان لے آئے ہیں ہم کہ اللہ تعالےٰ واسع ہے۔ اور محیط ہے اور قریب ہے لیکن کیفیت اُن کی نہیں جانتے ہیں ہم۔ جان کہ اللہ تعالےٰ نہ داخل عالم ہے نہ خارج عالم ہے۔ متصل عالم ہے نہ منفصل عالم ہے ایسا داخل اور خارج اور متصل اور منفصل کہ قیاس میں ہمارے آوے اور یقین جان کہ ذات اللہ تعالےٰ کی جہات ستہ سے خالی ہے۔ یعنی آگے پیچھے اوپر نیچے۔ سیدھے۔ بائیں کسی طرف تخصیص کی گئی نہیں ہے۔ اور اللہ تعالےٰ ساتھ کسی چیز کے ملتا نہیں ہے۔ اور کوئی چیز ساتھ اس کے ملتی نہیں ہے۔ اور اللہ

تعالیٰ کسی شی میں رہتا نہیں ہے اور کوئی شئے بیچ اس کے رہتی نہیں ہے جیسا کہ پانی بیچ ڈھیلے کے یا آگ بیچ پتھر کے۔ اور کوئی زمانہ شامل اللہ تعالیٰ کو نہیں ہے۔ نہ ماضی نہ حال نہ استقبال۔ اور اللہ تعالیٰ ماں اور باپ سے اور زن و فرزند سے پاک ہے۔ یعنی کسی نے اس کو جنا نہیں ہے اور کوئی اس سے جنے نہیں گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے سونے جاگنے سے مبرا ہے پس کسی طور سے غفلت کو دخل جناب باری میں نہیں ہے۔ ہمیشہ حاضر اور ناظر ہے۔ جان کہ اطلاق شئی کا حضرت بیچوں پر کرتے ہیں۔ نہ ایسی شئے کہ بیچ ممکنات کے ہے کہ وہ حادث ہے۔ اللہ تعالیٰ حدوث سے منزہ ہے۔ جان کہ اللہ تعالیٰ بیچوں و بیچگونہ اور بے شبیہہ اور بے نمونہ ہے یعنی جو صفتیں کہ بیچ ممکنات کے ہیں اُن صفتوں سے پاک اور مبرا ہے۔ اور کوئی مانند اللہ تعالیٰ کے نہیں ہے۔ بیچ ذات یا صفات کے اور کوئی اللہ تعالیٰ کی مشابہت نہیں رکھتا ہے۔ اور کوئی اللہ تعالیٰ کا مخالف اور معاند نہیں ہے۔ یعنی کسی طور سے بال برابر مقابلہ کرنے والا نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کبھو محتاج مدد کا نہیں ہے کوئی مددگار اُس کا نہیں ہے تمام ادنیٰ مخلوق اُس کے ہیں۔ کسے طاقت کہ مدد اُس کی کرے۔ جو صفتیں کہ کمال کی ہیں اللہ تعالیٰ ان صفتوں سے صفت کیا گیا ہے۔ اور جو چیزیں کہ نقصان کی ہیں اللہ تعالیٰ سے مسلوب ہیں۔ جان کہ جو نام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُس ذات پاک کے لئے ہیں۔ وہی نام لینا اور سوائے اُن کے دوسرے نام نہ لینا اگرچہ معنی ایک ہوویں جوا دکھنا سخی نہ کہنا جیسا کہ بیچ اس زمانے کے بعضے عوام کہتے ہیں رحیم اور رام دونوں نام اس کے ہیں بیچ اس کے کفر ہے۔

فصل بیچ بیان تقدیر کے:- جان کہ اللہ تعالیٰ جیسا پیدا کرنے والا بندوں کا ہے۔ ویسا ہی پیدا کرنے والا

افعال اونہوں کا ہے نیکی ہووے یا بدی تمام مقدر کیے گئے ۔ اللہ تعالےٰ لکھے ہیں ۔ لیکن نیکی سے راضی ہے اور بدی سے راضی نہیں ہے ۔ ہر چند دونوں ساتھ ارادے اور خواہش اُس سبحانہ کے ہیں ۔ باوجود پیدا کرنے افعال کے اللہ تعالےٰ نے بندوں کے تئیں بیچ کرنے کاموں کے اختیار عطا فرمایا ہے ۔ اور کسب بیچ اُس کے ثابت بندہ مختار ہے نیکی کرے یا بدی پس بسبب اس اختیار کے نیکی پر ثواب عطا فرماتا ہے اور بدی پر عذاب وارد کرتا ہے ۔ یقین جان کہ توفیق اوپر عبادت کے اور گمراہی اوپر معصیت کے اللہ تعالےٰ سے ہے

فصل :۔ بیچ بیان رویت کے ۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ مومنان اللہ تعالےٰ کے تئیں بیچ بہشت کے ساتھ طور بیچوں اور بیچونگی کے اور بے کیف و بے کیفیت بے مقابلہ بے جہت بے احاطہ دیکھیں گے ۔

فصل :۔ بیچ بیان ایمان اور اعتقاد فرشتوں کے ۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق نورانی ہیں ۔ اور عبادت میں لاثانی ہیں بال برابر خلاف حکم نہیں کرتے ہیں نہ مرد ہیں نہ عورت ہیں ۔ دونوں حال سے پاک ہیں ۔ نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں ۔ غذا اُن کی ذکر اور فرمانبرداری الٰہی ہے ۔ جلّ جلالہٗ اولاد اونہوں سے جاری نہیں ہے ۔ فقط ارواح مجرد ہیں گنتی اُونہوں کی سوائے اللہ تعالےٰ کے دوسرے کو معلوم نہیں ہے ۔ ایک حصہ تمام عالم ہے اور نو حصے وہ ہیں ۔ یہاں تک کہ ہر ایک قطرے کے ساتھ ایک فرشتہ مُوکل ہے ۔ تمام عالم میں دخل اونہوں کو ہے اور سوائے صورت اپنی ہر کسی کی صورت پر قادر ہیں ۔ جس کی صورت چاہتے ہیں اُس کی صورت سے ظاہر ہوتے ہیں ۔ اور چار اونہوں سے مرتبہ عظیم رکھتے ہیں ۔ اور مقام نبوت

سرفراز ہیں ۔ ایک جبرئیل ۔ دوسرے اسرافیل ۔ تیسرے میکائیل ۔ چوتھے عزرائیل
علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات ۔ جبرئیل علیہ السلام واسطے پیغام لے آنے
نبیوں پر مقرر ہیں ۔ اسرافیل علیہ السلام واسطے پھونکنے صور کے کھڑے ہیں ۔
میکائیل علیہ السلام واسطے تقسیم کرنے رزق کے حکم کئے گئے ہیں ۔ عزرائیل علیہ السلام
واسطے نکالنے جان جانداروں کے مقرر ہیں ۔ بعد ان چاروں کے اٹھانے والے عرش
کے ہیں ۔ بعد ان کے ہر ایک اپنے کام پر اور مقام پر ہے ۔ جان کہ رسول
بنی آدم کے علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات افضل ہیں اوپر رسول فرشتوں کے علیہ
الصلوٰۃ والتسلیمات اور رسول فرشتوں کے افضل ہیں عام مسلمانوں سے
اور عام مسلمان افضل ہیں عام فرشتوں سے اور عام فرشتے افضل ہیں
گنہگار مسلمانوں سے ۔

فصل :۔ بیچ بیان ایمان اور اعتقاد انبیا علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کے
ایمان لے آ اور یقین جان کہ تمام رسولان صلوٰۃ اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین
بنی آدم ہیں اور بھیجے ہوئے اللہ جل جلالہ کے طرف خلق اللہ کے ہیں ۔ راستہ
نیکی کا بتانا اور بدی سے بچانا کام اونہوں کا ہے ۔ جو قبول کیا اُن کو اور اُن کے
راستے کو وہ بہشت میں گیا ۔ اور جو خلاف اُن کے کیا وہ دوزخ میں پڑا ۔ اور تمام
رسولان صلوٰۃ اللہ تعالیٰ اجمعین ۔ تمام بنی آدم سے اور فرشتوں سے افضل ہیں ۔
اور معصوم ہیں یعنی گناہ کبیرہ اور صغیرہ سے پاک اور مبرا ہیں ۔ وہ جو فرمائے ہیں تمام
حق ہے اس میں بال برابر خلاف نہیں ہے ۔ جان کہ مرتبہ نبوت اور رسالت کا
عبادت اور کسب سے نہیں حاصل ہوتا ہے ۔ محض فضل الٰہی سے جل جلالہ کوئی
ریاضت سے رسول نہیں بنتا ہے ۔ اور اللہ تعالےٰ نے انھوں کو معجزے عنایت
فرمائے ہیں ۔ معجزہ اس کے تئیں کہتے ہیں جو خرق عادت ساتھ دعوی نبوت

کے ہووے جیساکہ موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا عصا اژدہا ہوتا تھا۔ اور عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی دعا سے مردہ زندہ ہوتا تھا اسی طور سے ہر ایک پیغمبر کو ایک دو معجزہ عطا فرمایا تھا۔ اور نبی ہمارے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے تئیں تمام معجزے سب نبیوں کے عنایت فرمائے تھے سوائے ان معجزوں کے جو آپ چاہتے تھے عنایت فرماتا تھا۔ بلکہ ادنیٰ امتیوں سے آپ کے وہ کام خلاف عادت ہوئے کہ اوپر کے نبیوں سے ہوئے تھے۔ جان کہ کوئی عورت یا کوئی غلام یا کوئی جھوٹا نبی نہیں ہوا سکندر ذوالقرنین اور لقمان حکیم ان دونوں کی نبوت میں اختلاف ہے۔ جو نبی بولے اس سے جھگڑا نہ کرکے اقرار اور انکار نبوت سے ان دونوں کے سکوت کرنا۔ اور نبوت میں حضرت خضر علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے بھی اختلاف ہے۔ لیکن قول صحیح طرف نبوت کے ہے۔ پہلے رسول دادا ہمارے حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔ اور آخر رسول یعنی ختم المرسلین فخر الاولین والآخرین محبوب رب العالمین نبی ہمارے رسول ہمارے سردار ہمارے یعنی حضرت محمد مصطفےٰ ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹے عبداللہ کے عبداللہ بیٹے عبدالمطلب کے۔ عبدالمطلب بیٹے ہاشم کے ہاشم بیٹے عبدالمناف کے۔ جان کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار اور بعضے روایت میں دو لاکھ چوبیس ہزار اگرچہ پیغمبر شمار کئے جاتے ہیں۔ انحصار او کھنوں پہ نہ کرکر مطلق تماموں پر ایمان لے آنا۔ اگر ایمان ایک پر نہ لایا گویا تماموں پر نہ لایا۔ جان کہ بعضے انہوں سے نبی ہیں اور بعضے رسول ہیں۔ رسول اور نبی دونوں بھیجے ہوئے اللہ جل جلالہ کے ہیں۔ لیکن ساتھ رسول کی کتاب اور شریعت نئی ہے۔ اور ساتھ نبی کے نہیں ہے اور پانچ ان رسولوں میں اولوالعزم ہیں۔ یعنی مرتبہ بڑا رکھتے ہیں۔ ایک نوح دوسرے ابراہیم تیسرے موسیٰ۔ چوتھے عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام۔

پانچویں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کہ سردار اُن چاروں کے ہیں ختم المرسلین فخر الاولین والآخرین اور رحمۃ للعالمین ہیں کہ بھیجے ہوئے تمام ہیں۔ کیا انسان اور کیا جنات اور سبب پیدائش ممکنات کا آپ ہیں کہ واسطے آپ کے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے تمام ممکنات کو پیدا کیا۔ اور ربوبیت اپنی ظاہر کیا دین اور شریعت آپ کی قیامت تک باقی رہے گی۔ بعد آپ کے کوئی رسول نہ ہوا ہے نہ قیامت تک ہوگا۔ عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ آسمان پر ہیں قریب قیامت کے واسطے مارنے دجال لعین کے اتریں گے آپ کی شریعت پر اور دین پر عمل کریں گے اور مانند امت آپ کے زندگانی کرینگے آپ کی امت میں داخل ہونے کا فخر کریں گے۔

فصل ۵ - بیچ بیان ایمان اور اعتقاد کتابان اللہ جل جلالہٗ کے۔

ایمان لے آ اور یقین جان کہ جو کتابان اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں پر بھیجا ہے وہ تمام کلام اللہ تعالیٰ کا ہے اور غیر مخلوق ہے کہ اس میں بال برابر شبہ نہیں ہے اگر کسی نے شبہ کیا وہ ایمان سے باہر ہوا۔ جان کہ علماؤں نے اگرچہ شمار کتابوں کا ایک سو چار تک کئے ہیں انحصار اُن پر نہ کر کر مطلق ایمان لے آنا۔ شاید کہ اس گنتی سے زیادہ ہوویں یا کم ہوویں۔ اُن کتابوں سے چار کتابان بڑے اور مشہور ہیں۔ ایک توریت کہ اوپر موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے نازل ہے دوسرے زبور کہ اوپر داؤد علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے نازل ہے تیسری انجیل کہ اوپر عیسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نازل ہے چوتھے قرآن شریف کہ خلاصہ اُن تمام کتابوں کا ہے کہ اوپر خلاصۂ عالم اور سردار اولاد آدم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نازل ہے۔ جان کہ تمام کتابیں بعد ذکر الٰہی جل جلالہٗ اور احکام شرعی کے بھرے ہوئے تعریف

ہیں حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے اور آل اور صحابہ اور امت آپ کے ہیں۔ کہ انبیاء اوپر کے علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام ذکر سے اور تعریف سے آپ کے قرب الٰہی جل جلالہٗ پیدا کرتے تھے۔ جان کہ تمام کتابوں پر ایمان لے آنا لیکن تابعداری احکام اونہوں کی نہ کرنا۔ واسطے منسوخ ہونے احکام اونہوں کے اور قرآن شریف پر باوجود ایمان کے تابعداری تمام احکام کی فرض اور لازم ہے۔ جسنے تابعداری نہ کیا اُس نے ایمان قرآن شریف پر نہ لایا۔ اور ایمان لے آ قرآن شریف کلام اللہ تعالےٰ کا ہے نہ کلام پیغمبر صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کا نہ کلام جبرئیل علیہ السلام کا ہے۔ معجزہ بیچ عبارت اور معانی اس کے یہ ہے کہ اگر تمام عالم جمع ہو ویں مانند چھوٹے سورے کے بنا نہ سکیں۔ اور جان کہ حدیث قدسی بھی کلام اللہ تعالےٰ کا ہے لیکن فرق درمیان میں قرآن شریف اور حدیث قدسی کے یہ ہے کہ قرآن شریف واسطے سے جبرئیل علیہ السلام کے پہنچا ہے اور حدیث قدسی کو واسطہ جبرئیل علیہ السلام کا نہیں ہے پس معانی اُس کے اوپر قلب مبارک حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے وارد ہوئے ہیں۔ اور عبارت اُس کی زبان مبارک سے ارشاد فرمائے ہیں۔ جان کہ بیچ اُس عبارت کے مانند قرآن شریف کے معجزہ نہیں ہے۔ جان کہ جیسا کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم ختم المرسلین ہیں ویساہی قرآن شریف ختم کتب اولین ہے۔ کہ بعد اُس کے نہ دوسری کتاب نازل ہوئی ہے نہ قیامت تک ہوگی۔ اور احکام اُس کے قیامت تک جاری رہیں گے۔

فصل ۔ بیچ بیان ایمان و اعتقاد معراج شریف کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ معراج حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم

کا ساتھ جسم مبارک کے بیچ بیداری کے ہوا ہے یعنی اللہ تعالےٰ نے مکہ شریف میں ذات مبارک کے تئیں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور مسجد اقصیٰ سے آسمان اول تک اور آسمان اول سے عرش تک اور عرش سے مقام قاب قوسین او ادنیٰ تک لے گیا ہے۔ جان کہ حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے جمال بیچوں و بیچگونگی کو ان آنکھوں سے دیکھے ہیں اور اس دیکھنے میں بھی علماؤں نے اختلاف کئے ہیں۔ بعضے عدم رویت کے قائل ہیں۔ اور جان کہ حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے تئیں باوجود خاصہ بیشمار کے دو خاصہ بڑے ہیں۔ ایک معراج شریف دوسرا مقام شفاعت کہ بیچ اس کے دوسرے انبیاؤں کے تئیں علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام شرکت نہیں

فصل۔ بیچ بیان ایمان اور اعتقاد روح کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ روح مانند تمام ممکنات کے نو پیدا ہے۔ قدیم نہیں ہے کسی نے قدیم جانا نہایت برائی کیا۔ اور مذہب اہل سنت و جماعت کا خلاف کیا۔

فصل۔ بیچ بیان ایمان اور اعتقاد خیریت امت حبیب رب العالمین۔ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ جیسا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم بہتر تمام انبیاؤں کے ہیں امت آپ کی بہتر تمام امتوں کی ہے۔ اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے بہتر تمام امت کے ہیں۔ اور بعد صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے تابعین اور بعد تابعین کے تبع تابعین ہیں۔

جان کہ صحابی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اس ذات پاک کے تئیں کہتے ہیں کہ ساتھ ایمان کے صحبت سے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے مشرف

ہوے اگرچہ وہ صحبت ایک ساعت تھی۔اور تابعین وہ ہیں جو صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم سے ملاقات کیے اور فیض سے اونہوں کے مشرف ہوئے۔اور تبع تابعین وہ ہیں جو تابعین کو دیکھے اور فرمانبرداری اونہوں کی کیے جان کہ کوئی عام مومن سے مرتبہ اولیاء رحمۃ اللہ تعالے علیہم کو نہیں پہنچتا ہے۔اور کوئی اولیاؤں سے مرتبہ صحابی رضی اللہ تعالے عنہ کو نہیں پہنچتا ہے۔اور کوئی صحابیوں سے رضی اللہ تعالے عنہم مرتبہ رسولوں کو نہیں پہونچتا ہے۔علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔

فصل۔بیچ بیان خلافت خلفاء راشدین رضی اللہ تعالے عنہم کے۔

ایمان لے آ اور یقین جان کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے اور بعد انبیاؤں کے علیٰ نبینا وعلیہم السلام مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ کا ہے کہ آپ جانشین مطلق اور خلیفہ برحق حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے ہیں اور قرابت میں سسر ہیں اور بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ کے مرتبہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے کہ آپ خلیفہ دوسرے آن سرور صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے ہیں آپ بھی سسر ہیں اور بعد حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالے عنہ کے مرتبہ حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالے عنہ کا ہے کہ آپ خلیفہ تیسرے رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے ہیں اور قرابت میں داماد ہیں اور بعد حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالے عنہ کے مرتبہ حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالے وجہہ کا ہے کہ آپ خلیفہ چوتھے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے ہیں آپ بھی داماد ہیں۔اور یقین جان کہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالے عنہ افضل ہیں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ سے اور جان کہ بیچ خلافت حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالے عنہما کے باوجود اشارہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے اجماع تمام صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم کا ہوا تھا۔

تماموں نے بجان و دل فضیلت اور تا ابدادی شیخین رضی اللہ تعالے عنہما کی قبول کئے
جس نے اجماع سے انکار کیا وہ کافر ہوا۔ پس مذہب اہل سنت و جماعت کا یہ ہے
کہ اوپر ترتیب خلافت کے فضیلت اور محبت ہر ایک سے رکھے یعنی بعد حضرت جناب
رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے جیسا مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے
عنہ کا ہے ویسے ہی محبت زیادہ رکھے۔ اور بعد آپ کے حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ
تعالی عنہ سے اور بعد آپ کے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالے عنہ سے اور بعد آپ کے
حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالے وجہہ سے محبت رکھے اگر کسی نے مرتبہ چاروں کا برابر
جانا یا بیچ امور دین کے محبت سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ کے دوسرے
کی محبت زیادہ کیا وہ مذہب اہل سنت و جماعت سے باہر ہوا اور خاصہ اہل سنت
و جماعت کا یہ ہے کہ باوجود تفضیل شیخین رضی اللہ تعالے عنہما کے محبت ختنین اور محبت
اہل بیت رضی اللہ تعالے عنہم کے تئیں جزء ایمان فرماتے ہیں اور جو کہ یہ محبت
نہیں رکھا۔ وہ اہل سنت و جماعت سے خارج ہوا۔ یقین جان کہ صحابہ اور اہل بیت
رضی اللہ تعالے عنہم آپس میں ایک دوسرے پر نثار تھے۔ اور مانند دودھ شکر کے ملے
ہوئے تھے۔ باقی برابر آپس میں کدورت نہیں تھی۔ عیاذ باللہ اگر کسی نے کدورت جانا
وہ اپنی خباثت سے تئیں اُن ذاتوں پاکوں پر خیال کیا جو لڑائیاں کہ بعد حضرت جناب
رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے آپس میں ہوئے وہ واسطے حق کے تھے نہ واسطے
ہوائے نفس کے لیکن فرق یہ تھا کہ ایک طرف دو ثواب ملتے تھے اور دوسری طرف ایک
ثواب ہرگز خیال اُن لڑائیوں پر نہ کر کہ صاف دلی سے تمام صحابہ اور اہل بیت رضی
اللہ تعالے عنہم سے اعتقاد اور محبت کامل رکھنا۔ نعوذ باللہ منہا کسی نے ادنی صحابی سے
یا اہل بیت سے بغض رکھا یقین کہ اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم
سے بغض رکھا پس جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بغض رکھا وہ ایمان سے

یاہر ہوا۔ اور جان کہ بوقت ذکر ہر صحابی اور اہلبیت کے رضی اللہ تعالے عنہ کہنا
اور نیکی سے یاد کرنا۔ جان کہ صحابہ اور اہلبیت رضی اللہ تعالے عنہ بشارت دیے
گئے جنت کے ہیں یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے خوشخبری
جنت کے پہنچائے ہیں بعضوں کو خاص اور بعضوں کو عام لیں عشرہ مبشرہ مشہور
واسطے اس کے ہیں۔ کہ وقت واحد میں زبان مبارک سے نام دسوں کا لے کر بشارت
جنت کی فرمائے ہیں یعنی ابوبکر رضہ بیچ جنت کے اور عمر رضہ بیچ جنت کے اور عثمان رضہ
بیچ جنت کے اور علی رضہ بیچ جنت کے اور طلحہ رضہ بیچ جنت کے اور زبیر رضہ بیچ جنت کے
اور عبدالرحمن رضہ بن عوف بیچ جنت کے اور سعد رضہ بن ابی وقاص بیچ جنت کے
اور سعید رضہ بن زید بیچ جنت کے اور ابو عبیدہ بن جراح بیچ جنت کے۔ اور یہ
عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالے عنہم باوجود بشارت خاص کے تمام بشارتوں میں
شریک ہیں۔ بعد خلفاء چہار رضی اللہ تعالے عنہم چھ صحابی رضی اللہ تعالے عنہم
کہ باقی عشرہ مبشرہ سے مرتبہ اونھوں کا ہے۔ بعد عشرہ مبشرہ رضہ کے مرتبہ اہل بدر رضہ
کا ہے یعنی جو صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم کہ جنگ بدر میں شریک تھے۔ بعد اہل بدر
کے مرتبہ اہل احد رضہ کا ہے یعنی جو صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم کہ جنگ احد میں شریک
تھے۔ بعد اہل احد کے مرتبہ اہل بیعت رضوان کا ہے۔ یعنی جو صحابہ رضی اللہ عنہم
کہ نیچے جھاڑ کے بیعت کیے تھے مرتبہ اونہوں کا ہے جان کہ عام مہاجرین رضی اللہ تعالے
عنہم فاضل ہیں عام انصار رضی اللہ تعالے عنہم سے۔ جان کہ صحابہ رضی اللہ تعالے
عنہم بمقتضائے آیہ شریفہ کے رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ (رحم کرنیوالے آپس میں ۱۲) بیچ شان پاک انہوں کے
نازل ہے۔ آپس میں محبت اور رحم ایک دوسرے پر کرتے تھے۔ اور جیسا عاشق
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے۔ ویسا ہی عاشق ایک دوسرے
پر تھے اور جان اپنی نثار کرتے تھے اور جو لڑائیاں کہ آپس میں ہوئے بہ سبب

اجتہاد کے ہوئے۔ نہ واسطے ہوائے نفس کے نہ واسطے محبت جاہ کے۔ نہ واسطے
ریاست کے نہ واسطے ملک کے نہ واسطے مال کے جان کہ بیچ ان لڑائیوں کے
حق طرف حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے تھا اور طرف دوسروں کے خطا تھی
جبکہ وہ خطا خطائے اجتہادی تھی سبب ایک درجہ ثواب کا تھا نہ موجب عذاب کا۔
اسی جائے سے مقام اور مرتبہ ان ذاتوں پاکوں کا دریافت چاہیئے کرنا۔ کہ جنکی
خطا پر اللہ تعالیٰ ثواب عطا فرماتا تھا۔ پس کسی نے اس خطا پر عتاب کیا یا زبان
لعن وطعن کو دراز کیا اس نے اللہ تعالیٰ سے معارضہ کیا جس نے کہ اللہ تعالیٰ سے
معارضہ کیا وہ ایمان سے اپنے ہاتھ دھویا۔ جان کہ بیچ ان لڑائیوں کے حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ محبوبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کی تھیں اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ عشرہ مبشرہ
سے تھے وہ تھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ سالے جناب رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تھے اور عادل اور فاضل تھے۔ اور صحابا و
بھیاؤں اور شرفاؤں رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے تھے اور کاتب وحی تھے۔ اور
صاحب اجتہاد تھے وہ تھے اور کتنی لڑائیاں بہ سبب اس اجتہاد کے حضرت علی
مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے کئے۔ اگرچہ بیچ اس اجتہاد کے خطا تھی موجب ثواب
کے تھے نہ موجب عذاب کے اور حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمائے ہیں
کہ بھائیاں میرے اوپر میرے باغی ہوئے ہیں نہ فاسق ہیں نہ کافر ہیں۔ نعوذ
باللہ منہا کسی نے فاسق کہا یا کافر لایا زبان لعن وطعن کو دراز کیا اس نے خلاف
حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کا کیا اور دل کو آپ کے آزردہ کیا۔ جان کہ
جب دو بھائی آپس میں لڑتے ہیں اور غیر کی طرف رجوع کرتے ہیں وہ کہتا ہے
کہ تم دونوں بھائی آپس میں ایک ہو ہمارے تئیں کیا کہ ہم بیچ اس کے کہیں اگر ایک

کو کچھ کہتے ہیں دوسرا خفا ہوتا ہے پس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپس میں برادر حقیقی
سے زیادہ تھے۔ کسی نے ایک سے بے ادبی کیا سب کو ناراضا کیا۔ پس سلامتی بیچ
اس کے ہے کہ اپنے تئیں بیچ معاملات ان بزرگواروں کے دخل نہ دینا اور موافق حکم
ہر ایک کے ناموں سے محبت رکھنا۔ جان کہ یہ آیہ شریفہ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ
عَظِیْمٍ بیچ شان مبارک حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نازل
ہے۔ اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس خلق عظیم سے فیض پاکر متخلق ساتھ اخلاق
حمیدہ کے ہوکر صفات ذمیمہ سے پاک اور مبرا ہیں۔ جس نے گمان بد بیچ ان
پاک ذاتوں میں خیال حسد اور بغض اور کینہ کا کیا پس اس نے تاثیر صحبت
مبارک آں سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے آنکھیں اپنی ڈھانپا۔ اور فرمایا
آپ نے کہ بہتر زمانوں کا زمانہ میرا ہے۔ اس نے بدتر زمانوں کا گردانا۔ اور صحابہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ بہتر اور سردار خیر الامم کے ہیں بدتر اس امت کے بلکہ بدتر
تمام امتوں کے کیا نعوذ باللہ من ذالک۔ جان کہ اولیا و غوث و اقطاب محبوب رحمۃ
تعالیٰ علیہم کہ ادنیٰ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرتبہ کو نہیں پہونچتے ہیں
صحبت سے انہوں کے حسد اور بغض اور کینہ صاف ہوکر نفس امّارہ مطمئنہ ہوا
ہے پس جس نے کہ ہمنشینان جناب حبیب رب العالمین کو نسبت حسد اور بغض
اور کینہ کی لگایا اس نے کیا بڑی جرأت کیا۔ اور مرتبہ سے صاحب آں صحابہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہم کے کہ سردار انبیاؤں کے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیٰ نبینا و علیہم السلام
منہ پھیرا۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

فصل: بیچ کیفیت یزید شقی کے۔ جان کہ یزید شقی بدبخت نے کہ حضرت
امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا۔ ایسا برا کیا کہ ابتدائے زمانہ سے یہاں
تک کسی نے نہیں کیا۔ اور انتہا تک کوئی نہیں کرنے کا۔ پس کس نے اُسے اچھا جانا

وہ مذہب اہل سنت و جماعت سے خارج ہوا۔ اور اپنے تئیں یزیدیوں میں داخل کیا۔ اُسے اور اُس کے کام کو برا جان کر خدا پر چھوڑنا۔ اور لعنت اُس پر نہ کرنا۔ جان کر لعنت نہ کرنا واسطے اسبات کے نہیں ہے کہ وہ بدبخت قابل لعنت کے نہیں ہے۔ بلکہ واسطے اس کے ہے کہ مذہب اہل سنت و جماعت میں کسی پر لعنت کرنے سے عبادت کرنا بہتر ہے۔ اگر لعنت بہتر ہوتی پہلے شیطان اور نمرود اور ہامان۔ اور شداد۔ اور فرعون اور ابوجہل۔ اور ابولہب پر لعنت کیا کرتے۔ پس جسے کہ اللہ تعالےٰ نے لعنت کیا ہماری لعنت کرنے سے کیا ہوتا ہے اور جو کہ قابل لعنت کے نہیں ہے اُس پر لعنت ہوتی ہے۔ اس لئے لفظ لعنت سے پرہیز کرنا چاہیئے اور ہر کسی کو کہہ دینا۔

فصل:۔ بیچ فضیلت ازواج مطہرات رضی اللہ تعالےٰ عنہن کے۔

ایمان لے آ اور یقین جان کہ ازواج مطہرات یعنی بیبیاں پیغمبر صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے رضی اللہ تعالےٰ عنہن تمام اُمتوں کی ماں ہیں دفضل سے اللہ تعالےٰ کی ایسی سرفراز ہیں کہ زمانے کی عورتوں سے ممتاز ہیں۔ جان کہ بزرگی میں اور ثواب میں کوئی عورت ان کے برابر نہیں ہے۔ وہ تمام بی بیاں گیارہ ہیں۔ اور بعضی روایت میں زیادہ ہیں۔ کسی جاہل نے ان مطہرات رضی اللہ تعالےٰ عنہن سے بغض رکھا یا زبان طعن کو دراز کیا بیشک اُس نے اپنے پر دروازہ لعنت کا کھولا۔ جان کہ ان تمام بی بیاں رضی اللہ تعالےٰ عنہن میں پہلے مرتبہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا ہے اور بعد آپ کے مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا ہے۔ اور بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے مرتبہ باقی بیبیاں جو ازواج مطہرات سے ہیں اونہوں کا ہے۔ رضی اللہ تعالےٰ عنہن۔ اور جان کہ یہ دو

بی بیاں حضرت حوا اور حضرت آسیہ اور حضرت مریم رضی اللہ تعالےٰ عنہن سے فاضل ہیں۔ اور بعد ازواج مطہرات رضی کے جو بی بیاں کہ صحابیات ہیں افضل ہیں اوپر غیر صحابیات کے رضی اللہ تعالےٰ عنہن۔ جان کہ اولاد اور آل رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے تئیں جان سے زیادہ عزیز رکھنا اور دریائے محبت میں ڈوبے رہنا زیور ایمان اور زینت اسلام ہے۔ بیقین جان کہ فضیلت کو اولاد نبی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی نہیں پہنچتا ہے جیسا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلْفَاطِمَۃُ بِضْعَۃٌ مِّنِّیْ یعنی فاطمہ گوشت کا ٹکڑا میرا ہے رضی اللہ تعالےٰ عنہا۔ اس بزرگی میں دوسرے کو دخل نہیں ہے۔ اور فرمائے پیغمبر خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فاطمہ زہرا رضی سردار ہیں بی بیاں جنت کی اور حضرت امام حسن رضی اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہما سردار ہیں جوانان جنت کے۔ جان کہ حضرت جناب غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیچ غنیۃ الطالبین کے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے تئیں اوپر فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے بزرگی دیئے ہیں۔ اور اکثر علماء اہلسنت و جماعت اوپر اس بات کے ہیں کہ بعضے خصلتوں میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا افضل ہیں اوپر فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے اور بعضے خصلتوں میں حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا افضل ہیں اوپر عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے۔ جان کہ اولاد مبارک حضرت سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے آٹھ ہیں چہار صاحبزادے اور چہار صاحبزادیاں رضی اللہ تعالےٰ عنہم۔ ایک حضرت قاسم دوسرے حضرت عبداللہ۔ تیسرے حضرت ابراہیم۔ چوتھے حضرت طیب رضی اللہ تعالےٰ عنہم اور طاہر لقب حضرت عبداللہ کا ہے اور چہار صاحبزادیوں میں سے ایک حضرت زینب دوسرے حضرت رقیہ تیسرے حضرت ام کلثوم چوتھے حضرت

فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہن۔ جان کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالےٰ عنہ ماریہ بنت شمعون قبطی رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے تھے اور باقی تمام خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے تھے۔

فصل ۱۲ :- بیچ ترتیب بزرگی اولاد چہار یار رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے۔

جان کہ اوپر قول صحیح کے بزرگی اولاد چہار یار رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی موافق ترتیب بزرگی انھوں کے ہے یعنی جیسا بزرگی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اوپر باقی صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے ہے ویسا ہی اولاد آپ کی بزرگ ہیں۔ اولاد سے تماموں کے اور بعد اولاد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بزرگی اولاد کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہے۔ اور بعد اولاد آپ کے بزرگی اولاد کو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہے۔ اور بعد اولاد آپ کے بزرگی اولاد کو حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ کے ہے جو اولاد کہ سوائے فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے تھے اسواسطے کہ اولاد حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی بزرگی اولاد پر تماموں کی ہے اوپر قول دوسرے کے بزرگی علم اور تقویٰ پر ہے یعنی جس کا تقویٰ اور علم زیادہ اُس کی بزرگی زیادہ

فصل ۱۳ :- بیچ بیان کے چچا پیغمبر خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے۔

جان کہ چچا پیغمبر خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارہ تھے۔ اور ساتھ قول بازوں کے دس تھے۔ ان میں سے حضرت امیر حمزہؓ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما مشرف ایمان ہوکر اصحاب جلیل الشان ہوئے۔ اور ابو طالب جو باپ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے تھے۔ اور ابولہب ان دونوں نے زمانہ اسلام کا پایا لیکن مسلمان نہیں ہوئے۔ باقی چھ چچا آگے دعوت کے اوپر دین وملت اپنے کے مرے

فصل ۱۴ :- بیچ ایمان واعتقاد رویت اللہ تعالےٰ کے۔ ایمان لے آ اور

بیقین جان کہ دیکھنا اللہ تعالے کے تئیں بیچ آخرت کے ان آنکھوں سے بے جہت
اور بے مقابلہ اور بے کیف وکیفیت ہے - اہل سنت وجماعت سے کسی نے
بیچ اس کے اختلاف نہیں کیا - انکار کرنے سے رویت کے کافر ہوتا ہے۔
جان کہ بیچ دنیا کے شب معراج میں ان آنکھوں سے بغیر حبیب رب العالمین
صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے کسی نے نہیں دیکھا ہے اور کوئی نہیں دیکھنے
کا پس کسی نے باوجود اختلاف ہونے بیچ دیکھنے حبیب رب العالمین صلی اللہ
تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس دنیا میں ان آنکھوں سے دیکھنے کا دعویٰ کیا وہ
اہل سنت وجماعت سے باہر ہوا بلکہ زندیق ہوا - اور جان کہ دیکھنا اللہ تعالےٰ
کا اس دنیا میں ساتھ چشم باطن کے اوپر صفت بیچوں وبیچگونگی کے جائز ہے۔
اور بیچ دیکھنے خواب کے اختلاف ہے لیکن اکثر مشائخ اوپر جواز رویت کے
ہیں اور دیکھنا اللہ تعالےٰ کا بیچ بہشت کے اوپر مرد اور عورت کے عام
ہے جیسا کہ اخص خواص کے تئیں دولت رویت صبح وشام میسر ہوگی ۔ اور
بعضوں کے تئیں روز جمعہ میں اور تماموں کے تئیں روز عیدین میں میسر ہوگی
اور بعضے علماء کہتے ہیں کہ دولت رویت خاص واسطے مردوں کے ہے نہ واسطے
عورتوں کے اور بیچ رویت فرشتوں کے اختلاف ہے اکثر علماء فرماتے ہیں کہ دیدار
اللہ تعالےٰ کا فرشتوں کو میسر نہیں ہونے کا اور بعضے علماء کہتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام
کے تئیں ایک مرتبہ میسر ہوگا - اور جان کہ جنات جو کافر ہیں ساتھ کافروں کے
بیچ دوزخ کے ہمیشہ رہیں گے - اور جو جن کہ مسلمان ہیں موافق قول حضرت امام
اعظم رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے سوائے بہشت کے مکان دوسرے میں رہیں گے - اور
موافق قول صاحبین رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہما کے بیچ جنت کے رہیں گے - لیکن
دیدار سے اللہ تعالےٰ کے محروم رہیں گے -

فصل ۱۵ :- جان کہ شیعہ کہتے ہیں کوئی پیغمبر علیٰ نبینا وعلیہ السلام کافر سے پیدا نہیں ہوئے ۔ اور کوئی بیٹا پیغمبر کا کافر نہیں ہوا ۔ یہ قول غلط محض ہے ۔ اس واسطے کہ حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ السلام فرزند آذر بت تراش کے تھے ۔ اور نوح علیٰ نبینا وعلیہ السلام کا بیٹا کافر تھا ۔ اور یقین جان کہ تمام رسولان نسب پاک سے ہیں کوئی کافر سے جنے گئے ہیں بیچ پاکی اونہوں کے شبہ نہیں ہے ۔ واسطے جائز ہونے نکاح بیچ کفر کے اور حبیب رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم حج وداع کو تشریف فرما ہوئے قبر والدین پر رونق افزا ہوکر دعا اور التجا جناب باری میں کیے اللہ تعالےٰ نے اُن برگزیدۂ جہان کے تئیں قبر میں زندہ کیا اور وہ دونوں ذات مبارک ایمان سے مشرف ہوئے ۔

یہ خاصہ والدین جناب رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کا ہے ۔

فصل ۱۶ :- بیچ بیان خرق عادت کے ۔ جان کہ خرق عادت انبیا علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام سے ظاہر ہووے اُسے معجزہ کہتے ہیں ۔ اور اولیا سے یعنی دوستان خدا سے ظاہر ہووے اُسے کرامت کہتے ہیں ۔ اور وہ کرامت حقیقت میں معجزہ اُس نبی کا ہے کہ وہ ولی جس کی اُمت میں ہے اور عام مسلمان صالح مرد سے ظاہر ہووے اُسے مونت کہتے ہیں ۔ اور کافر یا فاسق فاجر سے ظاہر ہووے اُسے مکر اور استدراج کہتے ہیں ۔ اور جو چیز کہ سحر سے یا طلسمات سے ظاہر ہووے اُسے خرق عادت نہیں کہتے ہیں ۔ اور انبیا علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے آگے نبی ہونے کے ظاہر ہووے اُسے ارہاص کہتے ہیں ۔ جو کہ معجزہ سے انکار کیا اُس سے اللہ تعالےٰ بیزار ہوا ۔ اور جو کرامت کا انکار کیا وہ راہ صواب کو چھوڑا اور راہ خطا اختیار کیا ۔

فصل ۱۷ :- بیچ بیان امام کے ۔ جان کہ تابعداری امام اپنے کی بیچ ہر

زمانے کے اور خلق اللہ کے لازم ہے امام وہ ہو کہ جو مرد ہووے اور عاقل ہووے اور بالغ ہووے اور آزاد ہووے اور شجاع ہو
و تقویٰ کے مجموعہ ہووے اور اکثر احکام شریعت پر قادر ہووے حسب علم ہووے اور حسب نسب ہووے اور اوپر امامت اس کے چالیس آدمی
بہرہ ہیں گے متفق ہو کر بیعت کریں۔ اور گردن نہیں تابعداری اسکے کہیں بس وہ امام برحق ہے اتفاقاً امام سے کوئی فسق ظاہر ہووے
اور ظاہر ہیں اس کے فتور واقع ہووے مرتبہ امامت سے معزول نہیں ہو جاتا جیسا کہ شیعہ کہتے ہیں کہ امام معصوم ہووے اور اہل زمانہ سے افضل ہووے
یہ قول غلط ہے کہ معصوم سوا پیغمبروں علیہ السلام کے دوسرا نہیں ہے بس جس کہ موافق شریعت کہ اہل زمانہ کے کام نکلیں وہ قابل
امامت ہے کیا ضرور کہ اہل زمانہ سے افضل ہووے اور شیعہ کہتے ہیں کہ امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسواسطے خوف دشمنوں کے چھپے ہوئے
ہیں یہ بات شان امام کے دور ہے اور قول شیعوں کا غلط ہے جا بلکہ وقت ظہور ان کے اللہ تعالیٰ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے پیدا کریگا اور وہ امام برحق ہیں اور بعض دشمن بن بیرغا ہیں اور دوسرے قوم جاہل جنکو غیر مہدیہ کہتے ہیں کہ ذکر کرنے سے جو امام مہدی سمجھ کر
مرتبہ کو اس کے برابر مرتبہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے پہنچا کر ایمان اپنے ہاتھ سے دھوتے ہیں نعوذ باللہ من ذلک الاعتقاد

فصل ۱۸: بیچ بیان ایمان کے جانا کہ ایمان وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی رسالت
دل سے یقین جاننا اور زبان سے اقرار کرنا بعد اسکے جو چیزیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے خلق اللہ
کو پہنچائے ہیں اور آپ فرمائے ہیں سے دل سے یقین جاننا اور زبان سے اقرار کرنا یہی ایمان ہے یقین دل ہو وہ کسی چیز
سے نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم ہوتا ہے لیکن عمل صالح سے زینت و زیبائش اور خوبصورتی پیدا کرتا ہے کوئی ایسا سوال کرے
اور پوچھے کہ تم مسلمان ہو جواب دینا الحمد للہ کہ ہم مسلمان ہیں یقیناً نہ آنکہ انشاء اللہ تعالیٰ بولنا۔

فصل ۱۹: بیچ بیان اعتقاد متفرقہ کے۔ جان کہ کرامات اولیاؤں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے
بیچ دنیا کے حق ہیں یعنی دوستان الٰہی جل جلالہ سے خرق عادات ہوتے ہیں۔ ایمان لاؤ اور یقین جان
کہ اللہ تعالیٰ دعا اپنے بندوں کی قبول کرتا ہے اور حاجتیں اونہوں کی دنیوی اور اخروی کا بر لاتا ہے۔
لیکن بدلہ کافروں کی دعا کا دنیا میں ہے نہ آخرت میں جان کہ دعا سے اور خیرات سے اور پڑھنے سے کلام شریف
کے اور درود کے بخشنے سے مردوں کو ثواب اور فائدہ پہنچتا ہے اور ارواح ان کے خوش ہوتے
ہیں اور دعا دیتے ہیں۔ اور مدد کرتے ہیں اور عنایت اللہ تعالیٰ کی یہ ہے کہ ثواب بخشنے والے
کا کم نہ کر کر مردہ کو پہنچاتا ہے۔ بس جتنوں کو چاہے بخشے سب کو اللہ تعالیٰ ثواب برابر

پہونچتا ہے۔ جان کہ بعضے جائے جنگل میں یا دریا میں یا پہاڑوں میں کہ دعوت
اسلام نہیں پہنچی ہے۔ وہاں کے لوگ جو صاحب عقل ہیں یعنی دیوانے نہیں ہیں اُن
لوگوں کو زمین و آسمان کی دلیل سے اللہ تعالےٰ کی وحدانیت کا سوال کیا جائیگا۔
اور کوئی عذر آڑے نہیں آئیگا۔ اور یقین جان کہ نکاح متعہ حرام ہے بیچ حرمت اس کے
کچھ شبہ نہیں ہے۔ جان کہ مذہب اہل سنت وجماعت میں نماز پیچھے ہر مسلمان کے جائز ہے
نیک افعال ہو خواہ بد افعال، امام معصوم واسطے امامت کے شرط نہیں ہے اور جان
کہ بندہ بالغ اور عاقل ہر چند ساتھ پرہیزگاری کے کامل ہووے اور کسب وریاضت
سے یا بغیر اس کے مرتبہ کمال کو پہنچے اور انتہاء فقری حاصل کرے یعنی ولی اور غوث
اور قطب اور محبوب ہووے۔ تکالیف شرعی سے بیفکر نہیں ہویگا یعنی نماز روزہ حج
زکوٰۃ امر و نہی اُس سے ساقط نہیں ہونے کی اور مجتہدان دین کی اطاعت سے گردن
نہیں پھرنے کی۔ امام اعظم امام شافعی امام مالک امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ
تعالےٰ علیہم یہ چاروں تمام دین کے ہیں اور مذہب اونہوں کے برحق ہیں اور اختلاف
اونہوں کا واسطے مسلمانوں کے رحمت ہے تقلید کرنے والوں میں سے کسی نے انکار کیا وہ مذہب
اہل سنت وجماعت سے باہر ہوا۔ جان کہ اللہ تعالےٰ زیادہ قدرت سے بندوں کو
تکلیف نہیں دیتا ہے۔ اور موافق قدرت اونہوں کے امر و نہی فرمایا ہے۔ جان کہ کسی
نے نیت کیا کہ ایک ہفتہ یا مہینے کے یا کوئی اور مدت مقرر کیا کہ اسلام سے پھر جاکر یہودی
یا نصاری ہو جاؤں گا۔ پس اُسی وقت دائرہ اسلام سے باہر ہوکر کافروں میں داخل
ہوا نعوذ باللہ منہا۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ بہشت دوزخ دونوں حق ہیں واسطے
جزا و سزا اہل دنیا کے طیار کیے گئے ہیں۔ اور فی الحال موجود ہیں۔ لیکن بیچ مکانیت
اونہوں کے اختلاف ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ دوزخ نیچے زمین کے ہے اور بہشت اوپر
آسمان اول کے یا اوپر آسمان چہارم کے یا اوپر آسمان ہفتم کے نیچے عرش کے ہے اور بعضے

کہتے ہیں کہ دوزخ بھی آسمان پر ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ جانے اُن دونوں کی اللہ تعالیٰ
کو معلوم ہے۔ لیکن بہر تقدیر موجود ہیں اور بیچ موجودیت اونہوں کے شبہہ نہیں ہے
جان کہ بعد طلاق دینے یا مرنے بیٹے کے جیسا کہ عورت اُس کی حرام ہے۔ ایام جاہلیت
میں ویسا عورت بیٹے پالے ہوئے کی حرام جانتے تھے۔ اللہ تعالیٰ لئے واسطے اُٹھانے
اس رسم کے بی بی زینب کے تئیں جو عورت زید کی اور زید پالے ہوئے فرزند پیغمبر خدا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تھے یہاں تک کہ اُن کو زید بن محمد پکارتے تھے۔ بعد طلاق
دینے زید کے نکاح اُن کا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوپر آسمان کے کیا۔ اور جبریل
علیہ السلام کو شاہد رکھا۔ جان کہ مفتریان سنت مذہب کہتے ہیں کہ جب نظر رغبت پیغمبر
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اوپر زینب کے پڑی زید سے طلاق ہوئی۔ اسی طور سے
کہ نظر مبارک جس عورت پر پڑتی تھی اوپر شوہر اُس کے حرام ہوتی تھی۔ یہ افترا محض
ہے۔ اوپر اس کے اعتقاد نہ چاہیئے کرنا اور ایمان کو ہاتھ سے نہ کھونا۔ جان کہ جو لڑکی
یا لڑکے کافروں کے مرتے ہیں بعضے علماء فرماتے ہیں کہ بیچ بہشت کے خدمت میں
مسلمانوں کی رہیں گے۔ اور بعضے فرماتے ہیں کہ ساتھ ماں اور باپ اپنے بیچ دوزخ
کے رہیں گے لیکن قوت قول اول کو ہے۔ یقین جان کہ نزدیک اہل سنت وجماعت کے
مسح موزے کا بیچ سفر کے تین دن اور تین راتیں ہیں اور بیچ حضر کے یعنی بیچ گھر کے ایک
دن اور ایک رات ہے۔ جان کہ جس کی زندگی تمام ہوتی ہے اللہ تعالیٰ بیماری وغیرہ
سا سر انجام کرتا ہے اور مارتا ہے اکثر سر انجام میں ایک قتل ہے کہ سوائے موت آپنے
کے کسی کو قتل نہیں کرتا ہے۔ تعظیم دونوں قبلوں کی کرنا۔ ایک بیت المقدس کہ قبلہ
تمام انبیاؤں کا قدیم کا ہے علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام دوسرا کعبۃ اللہ کہ
قبلہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔ نماز اوپر ہر جنازے کی
پڑھنا صالح نیک کردار ہو یا گنہگار بد اطوار۔ جان کہ ایمان درمیان میں خوف ورجا

کے ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے غضب سے ڈرتے رہنا۔ رحم و کرم سے اُس کے اُمیدوار ہونا۔ نہ آنکہ ایک طرف ہو جانا اور جان کہ خلافت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تیس برس تھی اور وہ تیس برس حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت میں تمام ہوئے۔ بعد تیس برس کے بادشاہت اور امارت تھی۔ جان کہ مجتہد سے بیچ امور اجتہاد اُس کے کبھی صواب ہوتا ہے اور کبھی خطا۔ لیکن تعالیٰ خطا پر ایک ثواب اور صواب پر دو ثواب بعضے کہتے کہ دس ثواب عطا فرماتا ہے حالانکہ کوئی کام اللہ تعالیٰ پر واجب و لازم نہیں ہے لیکن تمام وعدہ اور وعید اُس کے حق میں ہیں۔ اور ایمان مقلد کا معتبر ہے بیچ مسلمانی اُس کے کچھ شبہ نہیں ہے اور ایمان وقت یاس میں مقبول نہیں ہے یعنی وقت نظر آنے عذاب آخرت کے ایمان لانا قبول نہیں ہے کوئی نشہ میں ہو کافر نہ کہنا اگرچہ اُس سے کلام کفر صادر ہووے اور حقیقت ہر شے کی ثابت ہے اور یقین جیسا کہ آگ کی حقیقت گرم ہے اور جلا دینا ہے اور پانی کی حقیقت سرد ہے اور ڈبا دینا ہے یہ حقیقت نہ وہم سے کم ہوتی ہے اور نہ خیال سے نہ اعتقاد سے بدلتی ہے جیسا کہ آگ کو سرد تصور کرنے سے سرد نہیں ہوتی ہے اور جلانا موقوف نہیں کرتی ہے۔ اسی طور سے ہر ایک چیز کی حقیقت حق ہے۔ حالانکہ کوئی زاہد صالح متقی کے تئیں یقیناً بہشتی نہ جاننا اور کوئی گنہگار بد بخت کے تئیں یقیناً دوزخی نہ کہنا واسطے مبہم ہونے خاتمہ کے اور نامعلوم ہونے تقدیر کے، حالانکہ تمام چیزیں کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے وہ تمام رزق ہے لیکن بعضوں کو حلال کیا ہے اور بعضوں کو حرام کیا حلال سے راضی ہے اور حرام سے راضی نہیں ہے نہ آنکہ حلال رزق ہے اور حرام رزق نہیں ہے یقین جان کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے سوائے سب چیزیں حادث اور مخلوق ہیں یعنی نئی پیدا کئے گئے ہیں قدیم نہیں ہیں آخر سب فنا ہو ویں گے۔

نیک وہ چیز ہے جسے شرع نے نیک کہی اور بد وہ چیز ہے جسے شرع نے بد بولی یہاں رسم اور عقل کا دخل نہیں ہے۔ اہل قبلہ کے تئیں کافر نہ بولنا یعنی کہ جو لوگ کہ منہ طرف قبلہ کے کرکے نماز پڑھتے ہیں۔ اگر اُن سے فروع دین میں خطا واقع ہووے اطلاق کفر کا نہ کرنا۔

فصل ۲:- بیچ بیان گناہ صغیرہ اور کبیرہ کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ آدمی بسبب گناہ کبیرہ یا صغیرہ کے کافر نہیں ہوتا ہے لیکن لائق عذاب کے ہوتا ہے پس اللہ تعالے مختار ہے۔ توبہ کرنے سے بخشے یا بغیر توبہ کے بخشے۔ یا موافق اُن دونوں کے عذاب کرے۔ جان کہ سوائے کافروں کے اور مشرکوں کے بیچ دوزخ کے کوئی ہمیشہ نہیں رہنے کا۔ اور کسی طور سے اُن کو نجات دوزخ سے نہیں ہونے کی۔ اور گنہگار مسلمان بیچ دوزخ کے موافق گناہ کے عذاب دیکھکر وہاں سے نکلکر بیچ بہشت کے داخل ہوگا۔ اور ہمیشہ بیچ اُس کے رہیگا۔ لازم ہے ہر مسلمان کو گناہ کبیرہ اور صغیرہ سے بچے اور نہایت پرہیز کرے۔ گناہ کبیرہ یہ ہیں اللہ تعالے کی رحمت سے ناامید ہونا۔ اور غضب سے اُس کے بیفکر ہونا۔ عورت پرہیزگار کو تہمت زنا کی کرنا جھوٹی قسم کھانا اور سوائے خدا کے دوسرے کی قسم کھانا۔ شہادت جھوٹی بھرنا سچی شہادت چھپانا۔ کسی پر جادو کرنا یا جادو کروانا۔ یتیم کا مال کھانا۔ سود کھانا۔ سودی پیسہ لینا۔ شراب پینا۔ تمام نشہ کی چیزیں کرنا چوری کرنا۔ خون ناحق کرنا۔ پرائی عورت سے زنا کرنا۔ لڑکے سے بُرا کام کرنا۔ لڑائی سے کافروں کی بھاگنا۔ اگرچہ مسلمانوں سے دوچند ہوویں۔ ماں باپ کو ایذا دینا۔ بیچ حرم مکہ کے جو چیزیں کہ منع ہیں کرنا۔ گوشت سور کا کھانا۔ جھوٹ بولنا۔ روزہ ماہ رمضان کا بغیر عذر شرعی کے کھانا۔ نماز نہ کرنا۔ نماز بے وقت پڑھنا۔ زکوٰۃ مال کی نہ دینا۔ بھائی بہن جو اہل قرابت ہیں اُن سے بغیر عذر شرعی کے قرابت ترک کرنا۔

مسلمانوں سے ناحق جنگ کرنا۔ صحابہ اور اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی
شان میں بد بولنا۔ رشوت کھانا۔ چغلی نزدیک بادشاہ اور امیر کے کھانا۔ باوجود
قدرت کے امر بالمعروف و نہی عن المنکر نہ کرنا۔ جاندار کو آگ میں جلانا۔ عورت بغیر مانی مرد کی کرنا مرد
اوپر عورت کے ظلم کرنا۔ بیچ ماپ کے اور تول کے کمی کرنا۔ درمیان میں مرد اور عورت
کے جدائی اور لڑائی ڈالنا۔ علمائے دین کی اہانت کرنا۔ کسی پر ظلم کرنا۔ کسی کو پیچھے بدی
سے یاد کرنا۔ کسی کے حق میں گمان بد کرنا۔ اپنے تئیں غیروں سے اچھا جاننا۔ کسی سے
وعدہ کر کے وفا نہ کرنا۔ غیر عورت کو نظر بد سے دیکھنا۔ امانت میں خیانت کرنا۔ قصداً
خدا تعالیٰ کا فرض ترک کرنا۔ قرآن شریف پڑھ کے بھول جانا۔ بتوں کے نام کا کھانا
کھانا۔ تہواروں میں کافروں کے اور جاتراؤں میں بتوں کے جانا۔ سوائے خدا تعالیٰ کے دوسرے
کو سجدہ کرنا۔ قرآن شریف کی مجلس میں دوسرے کام میں مشغول ہونا۔ جماعت
ہمیشہ ترک کرنا۔ مسلمانوں کو کافر کہنا۔ گلہ کسی کا سننا۔ ظالموں کی خوشامد کرنا۔
قضیہ ناحق پر فیصلہ کرنا۔ مول چکا کر زبردستی کم دینا۔ جورو باندی سے حیض و نفاس
کی حالت میں صحبت کرنا۔ اناج کی گرانی سے خوش ہونا۔ نامحرم عورت کے پاس
اکیلے بیٹھنا۔ جانوروں سے جماع کرنا۔ رسم کافروں کی پسند کرنا۔ نجومی اور برہمن کی
باتوں کو سچا جاننا۔ دعویٰ اپنی عبادت یا تقویٰ کا کرنا۔ مردے پر پیٹنا۔ پکار کے
رونا۔ کھانے کو برا کہنا۔ ناچ دیکھنا۔ راگ باجوں سے سننا۔ عبادت لوگوں کے
بتانے کو کرنا۔ بے اجازت گھر میں کسی کے چلے جانا۔ کسی کو مسخرگی سے بے حرمت کرنا۔
شطرنج اور چوسر اور جوا کھیلنا۔ دو طرف سے شرط باندھنا۔ سننا ہی شراب
بیچنے والا اور ناچنے گانے والا۔ سود کھانے والا۔ کہ سوائے اس کے دوسرا حیلہ
نہیں کرتا ہے۔ اس کے گھر کا کھانا کھانا۔ سوائے اس کے گناہ کبیرہ بہت ہیں۔
اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو بچا دے۔ اور حفاظت میں اپنے رکھے۔ جان کہ سوائے

گناہ کبیرہ کے گناہ صغیرہ بیشمار ہیں یعنی کبیرہ سے چھوٹے۔ اور جو گناہ صغیرہ
ہمیشہ کرے وہ کبیرہ ہوتا ہے۔

فصل ۲۱ :- بیچ بیان افعال واقوال کے کہ آدمی اس سے کافر ہوتا ہے۔

یقین جان کہ بندہ مسلمان بعضے کاموں سے اور بعضے باتوں سے کافر ہوتا ہے۔
اور مسلمانی سے باہر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اونہوں سے بچا دے۔ اور
حفاظت میں اپنی رکھے۔ اللہ تعالیٰ کا شریک کرنا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم کی اہانت کرنا۔ یہانتک کہ چادر مبارک کو آپ کی اہانت سے میلی بولنا۔ موئے
مبارک کو اہانت سے بال کہنا۔ یا کوئی ایک پیغمبر علیٰ نبینا وعلیہ السلام سے پھر جانا۔
فرشتوں سے اللہ تعالیٰ کے عداوت رکھنا۔ کتابوں سے اللہ تعالیٰ کی منکر ہونا۔
دن قیامت کے تئیں باور جاننا۔ اور سوائے اس کے جو باتیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ایمان کی پہنچی ہیں اُن کو یقین نہ جاننا۔ اللہ تعالیٰ کی
رحمت سے نا اُمید ہونا اور اُس کے خوف سے بےفکر ہونا۔ کلمہ کفر اعتقاد یا بغیر
اعتقاد سے بولنا۔ کاہن کی باتوں کو جو غیب کی بات بولتے ہیں اُن کو یقین جاننا
گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ اس کے تئیں ہلکا جاننا۔ جو چیزیں کہ لائق اللہ تعالیٰ کو
نہیں ہیں اُن چیزوں سے تعریف کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ کے نام کی مسخرگی کرنا۔ یا اور نبی
کو اُس کے مسخرگی کرنا۔ وعدہ اور وعید سے اللہ تعالیٰ کے منکر ہونا۔ نجومی کی باتوں
کو یقین جاننا۔ اور غیب کی باتیں کرنا۔ کہ علم غیب سوائے اللہ تعالیٰ کے دوسرے
کو نہیں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنی عنایت سے نبی کو وحی سے اور ولی کو الہام
علم غیب عنایت فرماتا ہے۔ سوائے اُن کے دوسرے کو لازم نہیں ہے کہ باتیں
غیب کی بولے۔ اور شرع نے جسے حلال کہا اُسے حرام جاننا۔ اور جسے حرام
بولی اُسے حلال جاننا۔ اور کسی حرام چیز کی آرزو کرنا کہ کاش کہ حلال ہوتی۔ یا

حلال چیز کی آرزو کرنا کہ کاش کہ حرام ہوتی ۔ یا کسی سے کفر ثابت ہوا ۔ اور اس سے خندہ کرنا ۔ یا کسی کو ساتھ کفر کے کہنے کی رضا دینا ۔ اور نماز بغیر طہارت کے پڑھنا ۔ یا قصداً قبلہ سے منہ پھیر کر نماز پڑھنا ۔ یا حرام کام کو بسم اللہ سے شروع کرنا ۔ یا شریعت کی مسخرگی یا اہانت کرنا ۔ جان کہ سوائے اس کے کفر کی باتیں بہت ہیں کہ بیچ اس مختصر کے گنجائش نہیں ہے ۔ اللہ تعالیٰ اُن سب تصدق سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے محفوظ رکھے ۔

فصل ۲۲ :- بیچ کراماً کاتبین کے ۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ کراماً کاتبین دو فرشتے ہیں ۔ کہ نیکی اور بدی آدمی کی لکھتے ہیں ۔ نیکی سیدھی طرف کا فرشتہ لکھتا ہے ۔ اور بدی بائیں طرف کا فرشتہ لکھتا ہے اور بعضے علماء فرماتے ہیں کہ دو فرشتے صبح سے شام تک لکھتے ہیں اور چلے جاتے ہیں اور دوسرے دو شام سے صبح تک لکھتے ہیں اور چلے جاتے ہیں ۔

فصل ۲۳ :- بیچ ایمان اور اعتقاد مرنے کے ۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ کہ اللہ تعالیٰ نے جسے پیدا کیا ہے اور روح بدن میں اُس کے پھونکا ہے آدمی ہو یا فرشتہ ہو یا جن ہو یا وحش ہو یا طیور ہو سب کو مرنا ہے ۔ اور اس دنیا سے جانا ہے اور یقین جان کہ بعد مرنے کے قبر میں زندہ ہونا ہے ۔ بیچ اس کے سوال و جواب ہے ۔ اور ثواب و عذاب ہے یعنی دو فرشتے ایک کا نام منکر دوسرے کا نام نکیر سیاہ رنگ ازرق چشم ساتھ صورت دہشتناک کے بیچ قبر کے آوینگے ۔ اور تین سوال کریں گے ۔ ایک مَنْ رَّبُّكَ یعنی کون سا ہے رب تیرا ۔ دوسرا مَنْ نَّبِيُّكَ یعنی کون سا ہے نبی تیرا ۔ تیسرا مَا دِيْنُكَ یعنی کونسا ہے دین تیرا پس جو کہ ایمان سے مرا ہے فضل سے اللہ تعالیٰ کے جواب دیگا کہ رب میرا اللہ تعالیٰ ہے اور نبی میرے حضرت محمد رسول اللہ

صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور دین میرا اسلام ہے۔ بعد اُس جواب باصواب
کے وہ فرشتے کہیں گے کہ تو مانند دلہن کے خوش اور خرم سو رہو۔ قبر اس کی کشادہ
ہوگی۔ ایک دریچہ بہشت سے کھلیگا۔ اور جو بے ایمان مرا ہے اُس سے جواب نہیں
سدھریگا پس قبر اُس کی تنگی کریگی۔ یہاں تک کہ پسلیاں اُس کی اِدھر سے
اُدھر نکلیں گی۔ اور گرز آتشین سے ماریں گے۔ دریچہ ایک دوزخ سے کھلیگا
پس قیامت تک اسی طور سے عذاب رہیگا۔ جان کہ جو گنہگار مومن کہ بیچ
دن جمعہ کے یا رات جمعہ کے دفن ہو ویگا قیامت تک اُسے عذاب قبر نہیں ہونے
کا۔ جان کہ سوال وجواب ثواب وعذاب منحصر قبر میں نہیں ہے کسی کو شیر کھاوے
یا جلجاوے۔ یا ڈوب جاوے قدرت سے اللہ تعالےٰ کے سب جا سے سوال
وجواب ثواب وعذاب ہے۔

نشانی قیامت کی

فصل ۴۲:- بیچ بیان نشانیاں قیامت کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ
دن قیامت کا آنے والا ہے یعنی جو ذی روح کہ دنیا میں مرے ہیں اُس دن سب
زندہ ہو وینگے۔ اور اپنے اپنے جسم سے اٹھیں گے کسی نے قیامت سے انکار
کیا وہ کافر ہوا۔ اور جو نشانیاں قیامت کی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمائے ہیں وہ تمام حق ہیں۔ کہ اُس میں بال برابر شبہ نہیں ہے
ایک نشانی پیدا ہونا امام مہدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ہے اور وہ امام اولاد سے
سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے ہو ویں گے اور نام آپ کا
محمد اور نام باپ کا عبداللہ ہو ویگا۔ بلند بینی کشادہ پیشانی ہو وینگے۔ ابر
سر پر سایہ کریگا۔ فرشتہ ابر میں سے پکاریگا۔ یہ مہدی ولی اللہ ہیں۔ امام
آخر الزمان ہیں۔ اطاعت اونہوں کی کرو۔ جہان کو ظلم سے پاک کرینگے بچھونا
عدل وانصاف کا بچھاوینگے مسلمانوں کو نعمت ظاہری اور باطنی سے سرفراز

فرماوینگے ۔ اور باغ دنیا کو تر و تازہ کریں گے ۔ دوسری نشانی قیامت
کی ظاہر ہونا دجال کا ہے اور وہ دجال بنی آدم سے ہے ۔ جزیرہ دریا میں
قید ہے اور کافروں سے ہے یہانتک کہ دعوی خدائی کا کریگا ۔ پیشانی میں اُس
کے کاف ۔ فے ۔ رے ۔ لکھا ہوگا ۔ ایک آنکھ میں انگور کے مانند اونچا ہوگا ۔
دوسری آنکھ سے دیکھیگا ۔ واسطے آزمائش خلق اللہ کے اللہ تعالے اُس کے
تئیں استدراج دیگا ۔ یعنی قدرت بڑی عنایت فرماویگا بہ سبب اُس قدرت
کے خلق اللہ کو گمراہ کریگا ۔ آگے نکلنے اُس کے تین برس کی بارش ہوگی ۔ قحط پڑیگا ۔
جب باہر آویگا کہیگا کہ میں خدا ہوں ۔ پس جو شہر والے یا گاؤں والے اقرار
اُس کمبخت کی خدائی کا کریں گے اور خدا سے پھروں سے پھرینگے ۔ اُس شہر پر اور
گاؤں پر کہیگا کہ پانی برسو پانی برسے گا ۔ زمین کو کہے گا کہ نقصان اپنے باہر لا ۔
زمین طرح طرح کے میوے باہر لائے گی ۔ گائے بکریوں کو کہیگا کہ دودھ زیادہ دیو
وہ دودھ زیادہ دیوینگے اور جو شہر والے یا گاؤں والے کہیں گے کہ تو دجال ہے
ہے کہ نبی ہمارے محمد صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ وسلم نے تیرے سے خبر فرمائی تھی تو وہی
شیطان ہے ۔ ہمارا اللہ وحدہٗ لا شریک ہے ۔ اور نبی ہمارے حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ وسلم ہیں پس اُس شہر پر اور گاؤں پر کہ جسمیں دوستان الہی
ہوویں گے کہیگا پانی نہ برسے پانی نہ برسیگا ۔ قحط زیادہ ہوگا ۔ وہاں کی زمین کو کہیگا
کہ نقصان اپنی باہر مت لا ۔ زمین میوے نہیں دینے گی ۔ اور گائے بھینس کو کہیگا کہ
دودھ مت دیو ۔ دودھ نہیں دینے کے چند روز کی تکلیف اونھوں پر ہوویگی ۔
آخرت میں جزا اُس کی بہت ہی ملیگی ۔ اور کہیگا کہ تمھارے ماں اور باپ جو مر
گئے ہیں زندہ ہوکر میری خدائی کا اقرار کریں جب تم یقین کروگے پس اُسی وقت
شیاطین ساتھ صورت ماں اور باپ اُن لوگوں کے ظاہر ہوکر اُس کی خدائی کا

اقرار کرینگے۔ بعضے نادان اس بات سے دام میں اُس کے آوینگے اور بعضے ایماندار
کا ایمان قوی ہوگا۔ ایک طرف اُس کے باغ اور پانی ہوگا اُسے بہشت کہیگا۔
وہ حقیقت میں دوزخ ہے۔ دوسری طرف آگ ہوگی اُسے دوزخ کہیگا وہ حقیقت
میں بہشت ہے۔ جس نے اُس کی خدائی کا اقرار کیا اُسے اپنی بہشت میں ڈالیگا
اور جس نے انکار کیا اُسے اپنی دوزخ میں ڈالیگا۔ اسی طور سے تمام جہان چالیس
روز میں۔ روایت دوسری میں چالیس برس میں خراب کریگا۔ لیکن مدینہ منورہ
اور کعبۃ اللہ میں دخل اس کا نہیں ہونیکا۔ اللہ تعالیٰ شر سے اُس کے مسلمانوں
کو بچا دے۔ اور حفاظت میں اپنے رکھے۔ تیسری نشانی قیامت کی اُترنا حضرت
عیسیٰ علی نبینا وعلیہم السلام کا ہے یعنی بیچ وقت فتنۂ دجال کے کہ حضرت امام
مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کو واسطے مقابلہ اُس کے تیار کریں گے
اور مسلمان مقابلے سے اُس کے ہراساں ہوونگے۔ اُسی عرصہ میں حضرت عیسیٰ
علی نبینا وعلیہ السلام آسمان سے اُتریں گے۔ وقت نماز عصر کا ہوگا پس حضرت
عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام واسطے تعظیم امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کے ایک نماز پیچھے حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑھیں گے۔
اور باقی نمازاں آپ پڑھاویں گے۔ اور مانند مجتہدوں کے اوپر شریعت محمدی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چلیں گے۔ اور خلق اللہ کے تئیں اوپر اُس کے
بلاویں گے اور داخل ہونے سے اُمت میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فخر اپنا
کریں گے۔ امام کے تئیں اور مسلمانوں کے تئیں اُترنے سے آپ کے بڑا سرور
اور بڑی قوت ہوگی۔ بعد نماز کے نیزہ لے کر واسطے مقابلہ دجال کے متوجہ
ہوویں گے۔ جس کافر کو کہ بو آپ کے دم کی پہنچیگی اُسی وقت مریگا۔ اور
بو دم کی نظر جہاں تک پہنچتی ہے وہاں تک پہنچیگی۔ دجال خوف سے آپ کے

نشانی ۳ قیامت کی

لرزاں اور ترساں بھاگے گا اور آپ پیچھا اُس کا کرینگے۔ یہاں تک کہ نزدیک دروازے دوران کے کہ وہ زیتون ہے۔ وہاں نیزے سے مار ینگے اور وہ نیزہ خون بھرا ہوا مسلمانوں کو بتا وینگے۔ بعدازاں جو مسلمان کہ ظلم سے اُس کے تکلیف پائے تھے اُن کو نہایت سرافراز فرمایئں گے۔ اور تسلی بخشیں گے۔

نشانی چہارم

چوتھی نشانی قیامت کی آنا یاجوج اور ماجوج کا ہے۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا علیہ السلام کے تئیں اللہ تعالےٰ حکم فرماویگا کہ تم ساتھ مسلمانوں کے کوہ طور میں پوشیدہ ہو کہ ہم ایک گروہ کو باہر لاتے ہیں۔ کسی کے تئیں طاقت مقابلہ اُنکی نہیں ہے اُسی وقت حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام ساتھ مسلمانوں کے کوہ طور میں پوشیدہ ہوویں گے۔ پس سد سکندری ٹکڑے ٹکڑے ہوگا۔ وہاں سے یاجوج اور ماجوج باہر آویں گے۔ وہ بنی آدم ہیں اور کافر ہیں۔ قد یاجوج کا ایک بالشت اور ماجوج کا سات گز کا۔ اونچا ہوگا۔ تمام جہان خراب کریں گے۔ یہاں تک کہ جو چیز سامنے آویگی۔ آدمی۔ بیل۔ گدھا۔ گھوڑا۔ چرند۔ پرند۔ جھاڑ۔ پہاڑ۔ سب کھا جاوینگے۔ پانی دریا کا پی جاوینگے خلق اللہ کو مارینگے۔ اور عمارتاں گرا دینگے۔ یہاں تک کہ بیت المقدس تک پہنچیں گے۔ آپس میں کہیں گے اہل زمین کو مارے اب اہل آسمان کو ماریں گے۔ پس تیراں طرف آسمان کے روانہ کرینگے۔ اُن تیروں کو اللہ تعالےٰ خون آلودہ کریگا۔ بہت خوش ہووینگے کہ اہل آسمان کو مارے۔ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام اور مسلمان کھانے پینے سے عاجز ہوکر دعا کرینگے اللہ تعالےٰ ایک پھوڑا گردن میں اونھوں کے نکالیگا۔ تماموں کے تئیں دفعۃً ماریگا۔ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کوہ طور سے نیچے آویں گے ایک بالشت زمین گندگی سے اونہوں کے خالی نہیں رہنے کی۔ کہ مسلمان کھڑے رہیں۔ پھر دعا کرینگے۔ جانور بڑے بڑے اللہ تعالےٰ بھیجوائیگا۔ ایک ایک کو پکڑ کر دریا کے

کنارے سے آفتاب نکلنے کی جائے پر ڈالیں گے۔ بعدہٗ پانی بہت برسیگا۔ زمین پاک ہوگی خلق اللہ جہاں کی پانچ برس تک تیر و کمان اُن کے جلادیں گے۔ بعد اس کے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام بیچ مکے کے رہیں گے۔ خلق اللہ کو دین محمدی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم پر بلادیں گے۔ عدل و انصاف بیشمار فرمادیں گے۔ دُنیا میں برکت زیادہ ہوگی۔ زمین نعمتاں اپنی باہر لادیگی۔ سوائے دین محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی ملت نہیں رہنے کی، تمام مسلمان اور خلق اللہ جہاں کے خوش و خرم اور باآرام رہیں گے۔ بعد سات برس کے بعضی روایت میں چالیس برس کے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام انتقال فرمادیں گے اور قبہ نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم میں دفن ہووینگے۔

۵ نشانی قیامت کی

پانچویں نشانی قیامت کی نکلنا دابۃ الارض کا ہے۔ وہ دابۃ الارض جانور ہے۔ چہرہ اُس کا مانند چہرۂ آدمی کے ہوگا۔ اور دو بازو پر دو پر ہوں گے۔ سر مانند بیل کے۔ اور کان مانند کان ہاتھی کے۔ اور سینہ گردن مانند سینہ گردن اونٹ کے۔ دُم مانند بکری کے۔ رنگ مانند رنگ چیتے کے ہوگا۔ قد ساٹھ گز اونچا ہوگا۔ اور اور ایک روایت میں آسمان تک پہنچیگا۔ جاں کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام بیچ طواف کعبہ کے ہووینگے۔ زمین نیچے پاؤں کے ہلیگی۔ صحن مسجد حرام کا ٹکڑے ٹکڑے ہوگا۔ دابۃ الارض قریب رکن کے نکلنا شروع کریگا۔ تین دن تک نکلتے رہیگا۔ جب باہر آویگا زبان عربی فصیح سے باتیں کریگا۔ چار طرف منہ پھیرا کر کہیگا۔ تمام دین باطل ہیں۔ مگر دین اسلام۔ وہاں آسمان تک آواز اُس کا پہنچیگا۔ عصا حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام کا اور انگوٹھی حضرت سلیمان علیٰ نبینا و علیہ السلام کی نزدیک اُس کے ہوگی۔ جس کی پیشانی پر کہ عصا اور مُہر رکھیگا بیچ پیشانی مسلمان کے نقطہ سفید ظاہر ہوگا۔ منہ اُس کا مانند ستارے کے روشن ہوگا۔ اور نقش انگوٹھی کا اُٹھے گا۔ اِنَّہٗ مُؤْمِنٌ یعنی تحقیق وہ مسلمان ہے بیچ پیشانی کافر کے کالا نقطہ پیدا ہوگا۔ منہ اُس کا مانند دیگ کے کالا ہوگا۔ نقش

انگوٹھی کا اٹھیگا۔ اِنَّہٗ کَافِرٌ یعنی تحقیق وہ کافر ہے۔ بعد اس کے مسلمان کو کہیگا
اَنْتَ مُؤْمِنٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ یعنی تو مسلمان ہے اہل جنت سے اور کافر
کو کہیگا اَنْتَ کَافِرٌ مِنْ اَهْلِ النَّارِ یعنی تو کافر ہے اہل دوزخ سے۔ چھٹی
نشانی قیامت کی نکلنا آفتاب کا ہے مغرب سے وہ رات بڑی دراز ہوگی۔
صبح کو آفتاب زرد کانپتا ہوا مغرب سے نکلکر بالائے آسمان تک پہونچیگا۔ بعد اس کے
اسی طرف ڈوبیگا۔ پھر موافق معمول کے مشرق سے نکلا کریگا۔ جان کہ دروازہ توبہ کا
اس دن سے بند ہوگا۔ یعنی توبہ کافروں کی کفر سے۔ اور منافقوں کی نفاق سے قبول نہیں
ہونے کی۔ اور توبہ مسلمانوں کی گناہوں سے قبول ہوگی۔ اس دن آدھے آدمی اور آدھے
[illegible] ہوں ہیں مرینگے۔ ساتویں نشانی قیامت کی۔ پیدا ہونا دھوئیں کا ہے۔ وہ
مشرق سے مغرب تک بھر جائیگا۔ مسلمانوں کو اس سے زکام پیدا ہوگا اور کافروں
کو حالت نشہ ظاہر ہوگی۔ کافروں کی ناک سے اور کانوں سے اور پیچھے سے نکلیگا۔
آٹھویں نشانی قیامت کی نکلنا آگ کا ہے۔ وہ مشرق سے یا عدن سے نکلکر مغرب
تک چلی جاویگی۔ نویں نشانی قیامت کی۔ خسف ایک بیچ مغرب کے ہے یعنی طرف
مغرب کے ایک ٹکڑا زمین کا غارت ہوگا۔ دسویں نشانی قیامت کی۔ خسف ایک
بیچ مشرق کے ہے یعنی طرف مشرق کے ایک ٹکڑا زمین کا غارت ہوگا۔
گیارہویں نشانی قیامت کی۔ خسف ایک بیچ جزیرۂ عرب کے ہے یعنی بیچ ملک
عرب کے ایک ٹکڑا زمین کا غارت ہوگا۔

فصل ۲۵: بیچ بیان دن قیامت کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ بعد ظاہر ہونے
ان نشانیوں کے۔ اور بعد وفات حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کے ہوا مشک سے
زیادہ خوشبو طرف سے یمن کے چلیگی۔ تمام ایمانداروں فرحت اور خوشبوئی سے
جان دیوینگے۔ بدترین آدمی کافران اور فاسقان رہینگے۔ مانند حیوانوں کے

چھٹی نشانی قیامت کی
ساتویں نشانی قیامت کی
آٹھویں نشانی قیامت کی
نویں نشانی قیامت کی
دسویں نشانی قیامت کی
گیارہویں نشانی قیامت کی

راستے بازار میں جفتی کریں گے ۔ اور گناہوں میں نہایت ڈوبیں گے ۔ یہاں تک کہ کوئی نام اللہ تعالیٰ کا نہیں لینے کا ۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیل علیٰ نبینا و علیہ السلام کو حکم صور پھونکنے کا فرماویگا ۔ پھر دصور پھونکنے کے دن قیامت کا قائم ہوگا تمام مخلوق جہان کے مریں گے ۔ پہاڑ پہاڑ اور مکانات مانند روئی کے اُڑیں گے ۔ آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو وینگے زمین خراب ہوگی ۔ آفتاب اور ماہتاب اور تارے کالے ہو کر گریں گے ۔ بہشت اور دوزخ لوح و قلم اور کرسی اور فرشتے فنا ہو ویں گے ۔ اُس صور سے کوئی جاندار باقی نہیں رہنے کا ۔ مگر اللہ تعالیٰ جسے چاہے وہ نہیں مریگا ۔ چالیس برس تک سب فنا رہیں گے ۔ اللہ تعالیٰ فرماویگا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ یعنی واسطے کس کے ہے ۔ ملک آج کے دن پھر آپ ہی فرماویگا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنی واسطے اللہ تعالیٰ کے ہے ایسا اللہ کہ واحد ہے اور قہار ہے ۔

فصل ۲۶ :- بیچ بیان اُٹھنے خلق اللہ کے ۔ بیچ دن قیامت کے ۔ جان کہ اللہ جل جلالہٗ بہشت اور دوزخ ۔ عرش و کرسی ، لوح و قلم آسمان ۔ زمین جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہ السلام اور حاملان عرش ان تماموں کے تئیں پھر دفنا کرنے کے تئیں پیدا کریگا ۔ بعد چالیس برس کے اسرافیل علیٰ نبینا و علیہ السلام کے تئیں حکم دوسرا صور پھونکنے کا فرماویگا ۔ تمام قالب تیار ہو وینگے پھر اسرافیل علیٰ نبینا و علیہ السلام دوسرا صور پھونکیں گے ۔ ارواحیں صور سے نکلکر اپنے اپنے قالب میں داخل ہو ویں گے ۔ تمام قالب زندہ ہو کر اُٹھ کھڑے رہیں گے ۔ جان کہ کسی کو شیر کھاوے یا کوئی جل جاوے یا ڈوب جاوے ۔ یا کوئی اعضا کٹ کر بدن سے گر جاوے ۔ قدرت سے اللہ تعالیٰ کے تیار ہو کر تمام انسان اور جنات تمام مخلوقات کہ پیدا ہوئے تھے اپنے اپنے جسم سے اُس دن اُٹھیں گے ۔ اور میدان حشر میں حاضر ہو وینگے بعد اُس کے پھر مرنا نہیں ہے ۔ جان کہ سوائے آدمی اور جنات کے تمام جیوناسے

اور پرند سے کہ ایک دوسرے پر ظلم کئے ہیں بدلہ اُس کا اللہ تعالیٰ دلوا کر سب کو معدوم اور ناچیز کر دیگا۔ مگر وہ جانور کہ ذبح ہوئے ہیں اُن کے تئیں مٹی جنت کی بنا دے گا۔ اور آفتاب سوا نیزے پر آئیگا۔ زمین تانبے کی ہوگی۔ ایسی برابر کہ انڈا مرغی کا مشرق میں رکھیں مغرب سے دکھے گا۔ تمام آدمی موافق اعمال اپنے کوئی ٹخنوں تک کوئی پنڈلیوں تک کوئی رانوں تک۔ کوئی کمر تک۔ کوئی بغل تک۔ کوئی حلق تک کوئی لبوں تک پسینے میں ڈوبے رہینگے۔ جان کہ دن قیامت کا پچاس ہزار برس کا ہوگا۔ اور ایسی سختی رہے گی کہ کوئی اپنے میں آپ نہیں رہنے کا۔ یہاں تک کہ باپ بیٹے سے بیٹا باپ سے اور ماں بیٹی سے بیٹی ماں سے خویش خویش سے دوست دوست سے بھاگیں گے۔ اور سب پیغمبران اولوالعزم علی نبینا وعلیہم السلام نفسی نفسی پکاریں گے۔ اور حبیب رب العالمین یعنی محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اُمتی اُمتی فرماتے رہینگے۔

فصل ۲۷:- بیچ بیان شفاعت کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ شفاعت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے اُمت مرحوم کے۔ اور واسطے تمام اُمتوں کے بلکہ واسطے ملائکہ اور مرسلین کے صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور واسطے جمیع ممکنات کے حق ہے کہ ہر ایک کو موافق مرتبہ اُس کے شفاعت فرماویں گے۔ جان کہ جائیں شفاعت کی بہت ہیں مانند عرصات کے اور پل صراط کے اور وقت سوال وجواب کے اور حساب وکتاب کے۔ اور دخول دوزخ کے سوائے اس کے بہت سے مقام ہیں۔ کوئی مقام اور کوئی جائے مصیبت کی۔ اور محنت کی۔ اور عذاب کی نہیں ہے کہ بغیر شفاعت حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نجات ہووے۔ سب جگہ شفاعت آپ کی درکار ہے پس دن قیامت کے تمام آدمی کھڑے رہنے سے عرصات کے۔

اور گرمی سے آفتاب کے نہایت حیران اور پریشان ہوکر واسطے شفاعت کے طرف
آدم علیٰ نبینا و علیہ السّلام کے جاویں گے۔ اور ساتھ عاجزی کے عرض کرینگے کہ اللہ تعالیٰ
نے آپ کو اپنے ید قدرت سے بنایا ہے۔ باپ ہمارا کیا ہے۔ خلیفہ اپنا گردانا ہے۔
اور تمام ملائک سے سجدہ کروایا ہے۔ آپ جناب باری میں عرض کرکر اس مصیبت
سے نجات دلواؤ۔ حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہ السلام فرماوینگے۔ اللہ تعالیٰ آج بڑے
جلال ہیں اور غضب میں ہے کبھی نہ ہوا تھا۔ نہ آگے ہوگا۔ میں نہایت شرمندہ ہوں
میرے تئیں گیہوں کھانے سے منع فرمایا تھا۔ اور میں نے اُس کے تئیں کھایا۔ یہ کام
بڑا مجھ سے نہیں ہونے کا۔ تم طرف نوح علیٰ نبینا و علیہ السّلام کے جاؤ۔ تمام خلق اللہ
حضرت نوح علیٰ نبینا و علیہ السلام کے پاس آویں گے اور عرض کریں گے۔ آپ نبی اللہ
ہو ہمارے تئیں اس عذاب سے خلاصی دلاؤ۔ آپ فرماویں گے۔ یہ کام عظیم الشان
میرے سے نہیں ہونے کا۔ میں وقت طوفان کے واسطے بیٹے اپنے کے دعا کیا۔ میرا
بیٹا کافر تھا۔ وہ دُعا خلاف مرضی اللہ جل جلالہٗ کے تھی۔ تم طرف ابراہیم علیٰ نبینا
و علیہ السّلام کے جاؤ۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے پاس آویں گے اور عرض کرینگے
آپ کے تئیں اللہ تعالیٰ نے دوست اپنا بنایا ہے۔ آپ جناب باری میں ہماری
شفاعت کرو۔ حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ السلام فرماویں گے۔ کہ میرے سے دنیا میں
تین کام ہوئے کہ میں اُس سے شرمندہ ہوں۔ اوّل یہ کہ تمام کافر ان واسطے جترا
کے باہر شہر کے چلے۔ میرے تئیں ساتھ اپنے بلائے میں نے بیماری کا عذر کیا۔ حقیقت
میں بیمار نہیں تھا۔ اور دوسرا کام یہ کہ جب وہ چلے گئے میں بتخانے میں جاکر کلہاڑی
سے تمام بتوں کی ناک کان توڑ کر کلہاڑی بڑے بُت کے کاندھے پر رکھا۔ جب باہر
سے آئے بتوں کو دیکھکر غمگین ہوئے۔ آپس میں کہے یہ کام ابراہیم کا ہے کہ وہ اونہوں
کی تعظیم نہیں کرتے تھے۔ اور گالیاں دیتے تھے۔ پس وہاں سے میرے گھر کو آئے

کہے کہ تم نے ہمارے خداؤں کو توڑے ہیں۔ میں نے جواب دیا۔ کہ یہ کام بڑا انہوں کا ہیں دیکھو کلہاڑی اونہوں کے کاندھے پہ ہے حقیقتاً توڑا میں تھا۔ اور بڑا بتا موں کا میں تھا۔ ظاہرا اُس کا نام لیا۔ تیسرا کام یہ ہے کہ ایک بادشاہ ستمگر عورتوں کو ظلم سے پکڑتا تھا۔ بی بی سارا جو عورت میری تھی۔ چچیری بہن میری تھی۔ جب لوگ اُس ظالم کے پکڑنے آئے۔ کہا میں کہ یہ بہن میری ہے۔ میں ان تینوں کاموں سے بہت شرمندہ ہوں۔ کام شفاعت کا موسیٰؑ سے ہوگا۔ سب نزدیک موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام کے آویں گے اور عرض کریں گے آپ کلیم اللہ ہو۔ اور رسول اولعزم ہو۔ ہماری شفاعت کرو۔ اس مصیبت سے خلاصی بخشواؤ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام فرمادینگے کہ میں نے ایک قبطی کو مکی مارا۔ وہ اُس مکی سے مرگیا۔ ایسے جلال میں اللہ تعالےٰ ہے۔ کہ کبھی نہیں ہوا تھا۔ اور کبھی نہیں ہونے کا۔ مجھے اس وقت کلام کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ تم طرف عیسیٰ علیہ السلام کے جاؤ اور حاجت اپنی عرض کرو۔ وہاں سے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام کے پاس آویں گے اور عرض کریں گے کہ آپ کے تئیں اللہ تعالےٰ نے بغیر باپ کے پیدا کیا۔ روح اللہ خطاب فرمایا۔ اور مسیحؑ آپ کے مُردوں کو زندہ کروایا۔ آج ہماری مدد کرو۔ اس درد و غم سے خلاصی بخشواؤ۔ آپ فرمادینگے دُنیا میں جب قوم نے میری خدا سے منہ پھیرے۔ میرے تئیں خدا بولے اس بات سے میں گلتا ہوں۔ مجھے اس وقت دم مارنے کی طاقت نہیں ہے۔ تم حضرت سیدالمرسلین خاتم النبیین محبوبؐ رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم کے پاس جاؤ اور مصیبت اپنی عرض کرو۔ حضرت آدمؑ حضرت نوحؑ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور تمام انبیا علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام ساتھ اُمتوں اپنے نیچے جھنڈے محمدیؐ صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم کے آویں گے اور باعاجزی تمام عرض کریں گے۔ کہ اے حبیب رب العالمین۔ رب العالمین

نے کبھی سخن آپ کا رد نہیں کیا۔ واسطے آپ کے زمین و آسمان اور تمام ممکنات پیدا کیا۔ آپ پناہ دینے والے بیکسوں کے اور غم کو پہونچنے والے غمگینوں کے ہو۔ رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین ہو۔ ہم غریبوں پر رحم فرماؤ۔ اور جناب باری میں شفاعت کرو۔ بعد سماعت فرمانے کے آپ کھڑے رہیں گے۔ میدان شفاعت میں تشریف لاویں گے۔ مقام محمودہ میں سجدہ فرماویں گے۔ حمد و ثنا جناب الٰہی کی کریں گے۔ کہ کسی نے نہیں کیا تھا۔ اور کوئی نہیں کریگا۔ بعدہٗ اللہ تعالےٰ فرماوے گا اے محبوب میرے سر اٹھاؤ۔ اور مانگو کیا مانگتے ہو۔ میں دنیا و آخرت واسطے محبت تمھاری پیدا کیا ہوں۔ ربوبیت اپنی واسطے دوستی تمھاری کے ظاہر کیا ہوں۔ اگر تم نہ ہوتے فلک سے اور ملک سے نشان نہ ہوتا۔ تم نہ ہوتے زمین اور آسمان کا ٹھکان نہ ہوتا۔ تم نہ ہوتے عرش کرسی اور لوح قلم بہشت دوزخ سے نام ہوتا۔ تم نہ ہوتے آدم و حوا کا کام نہ ہوتا۔ اے حبیب میرے۔ و اے محبوب میرے سر اٹھاؤ مانگو کیا مانگتے ہو۔ عرش سے فرش تک تمام میری رضا طلب کرتے ہیں۔ اور میں تمھاری رضا طلب کرتا ہوں۔ تب اس کے جناب سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم سر سجدے سے اٹھاویں گے۔ اور عرض کرینگے خدایا اُمت ایک گنہگار رکھتا ہوں میں۔ اگر عذاب کرے تو اونہوں کے تئیں۔ بیشک وہ بندے تیرے ہیں۔ اور بخشے تو اونہوں کے تئیں یقین کہ تو غفور رحیم ہے۔ اللہ تعالےٰ گرمی کو آفتاب کے اور تکلیف کو عرصات کے کم کریگا۔ سوال و جواب حساب و کتاب شروع فرماوے گا۔ اور ایک حصہ اُمت مرحومہ کو بخشے گا۔ اس امر سے ملائکہ مقربین اور تمام نبیین اور مرسلین کو تسکین ہوگی۔ پھر جناب سید المرسلین صلوات اللہ تعالےٰ علیہ و علیٰ آلہ اجمعین سر مبارک کو دوبارہ سجدہ میں لیجاویں گے۔ دیر تک اُمتی اُمتی فرماویں گے۔ اور عرض کرینگے کہ اے کریم۔ و اے رحیم اُمت گنہگار کے تئیں بخش۔ پھر حکم ہوگا۔ اے حبیب میرے

وے محبوب میرے اے نبی میرے وے رسول میرے سر اٹھاؤ۔ بعد اس حکم کے جناب سید المرسلین حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سر مبارک کو اٹھاویں گے حمد وثنائے الٰہی بجا لاویں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اور ایک حصہ امت مرحومہ کو بخشیگا پھر جناب سید المرسلین حبیب رب العالمین صلوات اللہ علیہ وآلہ اجمعین تیسری بار سر مبارک سجدے میں لے جاویں گے رَبِّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ رَبِّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ فرماتے ہیں گے۔ پھر حکم ہوگا اے محمد میرے وے حامد میرے سر اٹھاؤ اور مانگو کیا مانگتے ہو۔ آپ سر مبارک کو اٹھاویں گے حمد وثنا بجا لا کر عرض کرینگے الٰہی یہ فرمان تیرا ہے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی اور البتہ قریب ہے عطا کریگا تجھے تیرا رب تیرا پس راضی ہوگا تو۔ اس وعدے کو اپنے وفا کر۔ امت گنہگار کو عطا کر۔ پس دریائے رحمت جوش میں آویگی حکم ہوگا غَفَرْتُ لِجَمِیْعِ اُمَّتِہٖ مُحَمَّدٍ یعنے بخشا میں تمام امت محمد کو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ بعد اس کے دوسرے امتوں کے۔ اور تمام خلائق کے واسطے شفاعت فرماویں گے۔ اللہ تعالیٰ شفاعت آپ کی قبول فرماویگا۔ تماموں کے تئیں بخشیگا پس اس دن پردہ آنکھوں سے سب کے اٹھیگا۔ مرتبہ حبیب رب العالمین سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا معلوم ہوگا کہ جیسے آج کے دن بادشاہت اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی ہے ویسا محبوبیت اور قربیت حبیب رب العالمین کی ہے تمام فرع ہیں آپ اصل ہیں۔ آپ دعوتی ہیں تمام طفیلی ہیں۔ الٰہی تمام امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تئیں قدم مبارک سے نزدیک کر کر دامن شفاعت سے لپیٹ۔ آمین یا رب العالمین۔

ترجمہ رب میرے بخش تو امت کو میرے اے پروردگار بخش میرے تو امت کو میرے ۱۲

فصل ۲۳ بیچ بیان حساب کے۔ ایمان لیا اور یقین جان کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے حساب لیگا۔ جو سکھیا رہیا ان کو اس حساب سے آسانی ہے

اور جو گنہگار ہیں اُن کو پریشانی ہے۔

فصل ۲۹ :- بیچ بیان سوال کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ اللہ تعالے سوال اپنے بندوں سے کریگا۔ پہلے جبریل علیہ السلام سے پوچھیگا کہ تم نے میری امانت وحی اوپر انبیاؤں کے کس طور سے پہنچائے۔ بعدۂ انبیاؤں کو صلوٰۃ اللہ تعالے علیہم اجمعین پوچھیگا کہ تم نے احکام میرے اوپر بندوں میرے کے کس طور سے ادا کئے عبادات میں پہلے سوال نماز کا ہوگا۔ اور معاملات میں خون کا۔ اسی طور سے اللہ تعالے تمام مخلوقات سے سوال فرماویگا۔ اور جواب اُس کا سُنے گا۔

سوال و جواب سے لرزہ تماموں کے بدن میں پڑیگا۔

فصل ۳۰ :- بیچ بیان اعمالنامے کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ اعمالنامہ جس میں نیکی اور بدی لکھی ہوگی۔ مسلمانوں کے تئیں اور نیکبختوں کے تئیں سیدھے ہاتھ میں دویں گے۔ منافقوں اور کافروں کے تئیں سینہ چیر کر بایاں ہاتھ پیچھے نکال کر دیویں گے اور کہیں گے کہ اپنے اپنے اعمالنامے پڑھو اور اعمال دریافت کرو۔

فصل ۳۱ :- بیچ بیان میزان کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ اعمال بندوں کے ترازو سے یا کسی اور چیز سے کمی اور زیادتی معلوم ہو تولیں گے۔ نیکی تل برابر کسی کی زیادہ ہوگی اُس کے تئیں دوزخ سے چھٹکارا ہے۔ فرشتوں سے مبارکبادی کا پکارا ہے۔ بدی تل برابر کسی کی زیادہ ہوگی اُس کے تئیں جا بجا ٹھکارا ہے۔ نعوذ باللہ منہا۔

فصل ۳۲ :- بیچ بیان پل صراط کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ خلق اللہ پل صراط پر سے گذریں گے۔ جان کہ اوپر دوزخ کے ایک پل ہے اور وہ پل تین ہزار برس کا راستہ ہے۔ بال سے باریک اور تلوار سے تیز۔ ایک ہزار برس کا چڑھاؤ۔ اور ایک ہزار برس کا برابر اور ایک ہزار برس کا اُتار۔ تمام خلق اللہ

اُس پر سے گذریں گے ۔ کافران اور منافقان گنہگاران کٹ کٹ کر دوزخ میں گرینگے
مسلمان موافق قوت ایمان کے کوئی مانند بجلی کے کوئی مانند ہوا کے ۔ کوئی مانند گھوڑے
کے کوئی مانند آدمی کے ۔ کوئی مانند چیونٹی کے ۔ اور کوئی اُس سے بدتر چلیں گے ۔
پلصراط پر اندھیرا بہت ہوگا ۔ جناب حبیب رب العالمین واسطے اُمت اپنی کے
تشریف فرما ہوویںگے ۔ روشنی میں نور محمدی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے ۔
تمام مسلمان گذر کر بہشت میں داخل ہو جاوینگے ۔

فصل ۴۳ :- بیچ بیان حوض کوثر کے ۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ جناب
سید المرسلین حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کا حوض ہے کہ نام
اُس کا حوض کوثر ہے ۔ لنبا چوڑا ایک مہینے کے راستے کا ہے ۔ پانی اس کا دودھ سے
سفید شہد سے میٹھا زیادہ ہے ۔ اطراف اُس کے کوزے اور پیالے بلور کے ۔ تاروں
کے مانند چمکتے ہوئے روشن ہیں ۔ حبیب خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم
دست مبارک سے پانی لے کر حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہٗ کو عنایت فرماوینگے
اور آپ تمام اُمت مرحومہ کو تقسیم کریں گے ۔ اور پلاوینگے ۔ اور فرمائے حضرت
علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہٗ کہ جس کے دل میں محبت اور تعظیم جناب صدیق اکبر رضی
اللہ تعالےٰ عنہ کی نہیں ہونے کی ۔ اُسے ایک قطرہ پانی کا نہیں دینے کا ۔ اور جو
کہ ایک قطرہ پانی حوض کوثر کا پئے گا اُسے کبھی پیاس نہیں ہونے کی ۔

فصل ۴۴ :- بیچ بیان دوزخ کے ۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ دوزخ واسطے
عذاب کرنے کافروں کے اور منافقوں کے اور واسطے بعضے گنہگاروں کے ہے ۔
وہ دوزخ کے سات درجے ہیں ۔ ایک سے ایک سخت زیادہ ہے ۔ اور بیچ اس کے
طرح طرح کا عذاب ہے ۔ انگار سے اور سردی سے اور سانپوں سے اور بچھوؤں
سے ، کھانا اُس کا جھاڑ سے سینڈھ کے ہیں ۔ اور پانی اُس کا پیپ اور لہو ہے

تمام کافروں اور منافقوں کو اور بعضے گنہگاروں کو اس میں ڈالیں گے۔ گنہگار موافق گناہ کے عذاب دیکھکر و یا شفاعت سے حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نکلکر پانی سے حوض کوثر کے نہاکر بہشت میں جاوینگے۔ کافران اور منافقان ہمیشہ بیچ اس کے رہیں گے۔ اُن کے تئیں عذاب سے کبھی نجات نہیں ہووے گی۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے تئیں بتصدق سے نعلین مبارک حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ اجمعین کے اس سے بچاوے۔

فصل ۳۵ :- بیچ بیان جنت کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ جنت واسطے مسلمانوں کے ہے۔ اور ادنیٰ جنتی کے تئیں دس برابر دنیا کے مکان ملیگا۔ اس جنت کے آٹھ درجے ہیں۔ ایک سے ایک زیادہ اور بہتر ہے۔ نعمتوں کو اس کے انتہا نہیں ہے۔ اور نعمتان اس کے ایسے ہیں کہ کسی کے دل میں خطرہ نہیں گذرا۔ اور کسی کی آنکھوں نے نہیں دیکھے۔ اور کسی کے کانوں نے نہیں سنے۔ حوریان اور غلمان اور مکانات موتیوں کے ہیں۔ ہزار ہا درخت اور ہزار ہا میوے اور طرح طرح کے پوشاک ہیں اور اقسام ہا کے طعام اور جانور ہیں۔ چہار ندیاں ہیں ایک میں پانی اور دوسرے میں دودھ تیسرے میں شہد اور چوتھی میں شراب۔ نہ ایسی شراب کہ آدمی کو بے ہوش کرے اور دردسر پیدا کرے۔ جان کہ بہشتی جس کھانے کے طرف یا میوے کے طرف یا جانور کے طرف خواہش سے دیکھے روبرو موجود ہوتا ہے۔ اور بخوشی تمام اپنے تئیں کھلاتا ہے۔ لذت اس کے سر سے پاؤں تک رہتی ہے۔ جان کہ لذت ایک میوے کی ستر قسم کی ہے۔ ایک طرف سے کھاتے جاویں گے دوسری طرف سے نیا ہوگا۔ جس قدر کہ کھاتے جاوینگے ہوس اور رغبت زیادہ ہوگی۔ پس تو بیان خوبیان جنت کی بیان کرنے کی طاقت نہیں ہے بہشتی جب بیچ اس کے داخل ہوگا۔ ہمیشہ بیچ اس کے رہیگا۔ نہ

کبھی مریگا۔ اور نہ کسی چیز کا غم کریگا۔ اور دریائے رضا میں ڈوبے گا۔ باوجود
اس دولت عظیم کے اور نعمت کریم کے دیکھنا موافق اپنے مرتبے کے نہر روز یا ہر
ہفتے میں جمال مبارک حبیب رب العالمین صلوات اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ اجمعین
کا ہے۔ کہ تمام نعمتاں روبرو اس کے ناچیز ہیں۔ اور کچھ مرتبہ نہیں رکھتے ہیں۔ اوپر
اس سرافرازی کے۔ دوسری سرافرازی دیکھنا اللہ تعالےٰ کا ہے۔ کہ تمام نعمتاں
اپنے بھول جاوے گا۔ اور دیدار الٰہی میں ڈوب جاویگا۔ خدایا تصدق سے نعلین
مبارک حضرت حبیب تیرے کے دیدار سے تیرے مشرف کر آمین یا رب العالمین
وصلی اللہ تعالےٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین
عنایت سے اللہ تعالےٰ کے اور تصدق سے نعلین مبارک حبیب خدا صلی اللہ
تعالےٰ وعلیہ وآلہ وسلم کے رسالہ عقائد کا ۱۲۹۵ھ بارہ سے پچانوے ہجری میں تمام
ہوا۔ نام اس کا عقائد ضروریہ رکھا گیا۔ اللہ تعالےٰ اس رسالہ کے تئیں مقبول
اہل زمانہ کا کرے۔ اور بسبب اس کے مسلمانوں کے تئیں فائدہ بخشے۔ آمین۔
یا رب العالمین۔ لازم اور ضرور ہے ہر شخص کے تئیں کہ موافق عقائد اہل سنت
وجماعت کے اعتقاد اپنا درست کرے۔ اور مضبوط رکھے۔ کہ سوائے گروہ
اہل سنت وجماعت کے کسی کے تئیں آخرت میں نجات نہیں ہے۔ بعد درست
کرنے عقائد کے عمل موافق شریعت کے جاری رکھے۔ یعنی کہ جسے شرع نے حلال
کہی اس کے تئیں بجان ودل بجا لاوے۔ اور جسے کہ شرع نے حرام کہی اس سے
نہایت پرہیز کرے۔ اور پیچھے بمقتضائے بشریت اگر خطا ایک واقع ہووے
اس سے نادم ہووے۔ اور توبہ کرے۔ بعد عقائد کے اور عمل موافق
شریعت کے قدم محبت الٰہی میں رکھے۔ تاکہ مومن عام سے مومن خاص میں
داخل ہووے۔ جان کہ محبت الٰہی بغیر نعلین برداری شیخ کامل مکمل کے

کے حاصل نہیں ہوتی ہے۔ علامت شیخ کامل کی وہ ہے کہ بال برابر خلاف شرع
نہ کرے۔ نہ ظاہراً نہ باطناً بمجرد صحبت اُس کے غم دنیا دل سے دھو جاوے اور
توجہ الی اللہ پیدا ہووے اور وہ خود راہ دان اور راہ بین ہووے۔ اور مقامات
سلوک پیر کامل سے طے کیا ہووے۔ پس ویسی ذات مبارک کی غلامی اختیار کرے
اور عمر اپنی نیچے سایۂ قدم مبارک اونہوں کے آخر کرے تاکہ نجات اخروی حاصل
ہووے اور عیش ابدی کامل ہووے۔ اور یقین جان کہ طریقۂ نقشبندیہ اور قادریہ
اور چشتیہ اور سہروردیہ اور کبرویہ اور طیفوریہ اور طبقاتیہ اور رفاعیہ وغیرہ سب حق ہیں۔ اور
پہنچانے والے طرف اللہ تعالیٰ کے ہیں۔ اور کسی طریقہ میں بال برابر خلاف شرع نہیں ہے
اور کوئی صاحب طریقہ نے خلاف شرع نہیں کیا ہے۔ پس کسی نے نفسانیت سے
اپنے کوئی کام خلاف شرع کیا اور نام اور نام پیروں کا لیا۔ اُس نے پیروں کو
اپنے بدنام کیا۔ اور نا رضا کیا۔ اور آخرت اپنی خراب کیا نعوذ باللہ منہا۔ اور تمام طریقوں
میں اولیا نجبا۔ نقبا غوث اور قطب ابدال اور اوتاد و محبوب ہوئے ہیں۔ لازم
ہے کہ ان سب بزرگان دین سے اور اکابر راہ یقین سے اعتقاد درست رکھنا
اور کسی ایک اولیاء اللہ سے بد اعتقاد نہ ہونا۔ کسی ایک سے بد اعتقاد ہوا گو یا سب سے
بد اعتقاد ہوا پس جس نے دوستان الٰہی سے بد اعتقاد ہوا اس نے راہ جنت چھوڑا اور راہ دوزخ اختیار کیا اللہ تعالیٰ
اُس سے سب مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ اور یقین جان کہ سب طریقوں میں طریقہ
نقشبندیہ افضل اور اعلیٰ ہے۔ اور سلسلہ اس طریقۂ عالیہ کا حضرت صدیق
اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہونچتا ہے کہ آپ خلیفہ برحق اور جانشین مطلق جناب
حبیب رب العالمین کے ہیں اور محبوب محبوب خدا کے ہیں۔ اور باوجود کمالات
ولایت محمدیہ کے حامل بار نبوت احمدی احمدی کے ہیں۔ اسی واسطے بعد
سید المرسلین اور انبیاء متقدمین صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے خلافت

سے افضل بشریت کے سرافراز ہوئے ہیں۔ پس جو طریقہ کہ افضل بشر کے تئیں پہنچا ہے البتہ سب طریقوں میں افضل اور اعلیٰ ہوگا۔ جاں کہ اکابر اس طریقے کے رحمہم اللہ تعالیٰ واسطے اسی کے سوائے متابعت سنت سنیہ کے راستہ نہیں بتائے ہیں۔ اور قدم مبارک اپنا دائرہ عزیمت سے باہر نہیں رکھے ہیں۔ انتہا دوسروں کی ابتدا میں اونہوں کے شریک ہے۔ شروع عالم امر سے فرمائے ہیں۔ عالم خلق کے تئیں ضمن میں اس کے صاف کئے ہیں۔ سفر بیچ وطن کے مقرر کئے ہیں۔ خلوت بیچ انجمن کے حاصل کئے ہیں۔ حضور اور آگاہی وقت رکھتے ہیں۔ سوائے ذات مجردہ کے خواہاں دوسرے کے نہیں ہیں۔ دریائے محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں خصوصًا اس زمانے میں زینت عالمین کے اور قوت فاضلین کے۔ راہ بتانے والے سالکین کے۔ اور پیشوا عارفین کے۔ دلیل متکلمین کے۔ اور نگینہ خاتم شرع متین کے۔ مقدم راہ یقین کے۔ نور طریقت کے۔ محور حقیقت کے۔ شہسوار میدان معرفت کے۔ آفتاب طریقہ نقشبندیہ کے۔ مہتاب نسبت شریفہ احراریہ کے فیض پہنچانے والے مقامات مجددیہ کے۔ اور بتانے والے کرامات مظہریہ کے۔ خلفاؤں سے قطب الاقطاب فرد الافراد حضرت شاہ عبداللہ المعروف بہ غلام علی شاہ دہلویہ کے۔ شیخ میرے مرشد میرے ہادی میرے حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ دام اللہ ظلالہم صحبت شریف پہنچانے والی جمعیت کو نظر شریف اٹھانے والی غیریت کو باطنًا حضرت شاہ نقشبند اور مجدد الف ثانی ہیں ظاہرًا جسم سے اپنے فانی ہیں۔ خوشا نصیب اونہوں کے کہ کمر ارادت کی باندھی اور حلقۂ غلامی کے تئیں کان میں اپنے ڈالے۔ اور بجان و دل نعلین برداری کئے۔ نعمت باطنی کامل کئے۔ عیش ابدی حاصل کئے۔ الٰہی اس غریب اور فقیر کے تئیں کہ نام اس کا محمد نعیم ہے اور مردود ساتھ مسکین شاہ کے ہے

نعلین برداری میں ممتاز کر اور فرمانبرداری میں سرافراز کر آمین یا رب العالمین و
صلی اللہ تعالے علیٰ خیر خلقہٖ سیدنا محمدؐ و آلہٖ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

تمت

ومن ارشادہ الشریف لمد اللہ تعالے علی رؤس لمخادمین ظلہم العالی ما کر رب الایام و اللیالی

نامرادی مراد اپنی ہے
خوب سمجھو یہ بات اپنی ہے

دل مقابل وجوب کے اپنا
فی الحقیقت ثبات اپنی ہے

قم باذنی و قم باذن اللہ
جان جاناں نہ بات اپنی ہے

ہے مخالف یہ نفس آمارہ
آہ اس میں حیات اپنی ہے

جبہہ سائی در محمدؐ کی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم
شاد بادا نجات اپنی ہے

ہے خیال وجود میں مسکین
عدم محض ذات اپنی ہے

تمام شد

عقائد ضروریہ

مسائل ضروریہ فی الصلوٰۃ المفروضہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ رب العلمین الصلوٰۃ والسلام علی خیر المرسلین محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ۰

بعد حمد وصلوٰۃ کے جان کہ فرائض اور واجبات اور سنتیں اور مستحبات نماز کے نا جان کر نماز پڑھنے سے نماز کامل نہیں ہوتی ہے اس واسطے فقیر مسکین نے بیچ اس مختصر کے ساتھ سہل طریق کے بیان کیا ہے لازم ہے ہر مسلمان کو کہ موافق اس کے یاد کر کر عمل کرے تاکہ درستی نماز ہو کر خوبی آخرت پیدا ہووے۔

غسل کے تین ۳ فرض

پہلا ۱ فرض غرارہ کرنا۔ دوسرا ۲ فرض ناک میں پانی لینا۔ تیسرا فرض سر سے پاؤں تک تمام بدن دھونا۔

غسل کے پانچ ۵ سنتیں

پہلی ۱ سنت دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا۔ دوسری ۲ سنت جسم کو کہیں نجاست لگی ہو دھونا۔ تیسری ۳ سنت استنجے پاکخانے کی جائے دھونا۔ چوتھی سنت وضو کرنا۔ پانچویں سنت تمام بدن سر سے پاؤں تک تین مرتبہ دھونا۔

وضو کے ۴ چار فرض

پہلا فرض تمام منہ دھونا۔ دوسرا فرض دونوں ہاتھ کہنیاں تک دھونا۔ یعنے کہنیاں بھی دھونا۔ تیسرا فرض پاؤ سر کا مسح کرنا۔ چوتھا فرض دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھونا۔ یعنے ٹخنے بھی دہونا

وضو کے ۱۳ تیرہ سنتیں

پہلی سنت — دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا یعنی دونوں پہنچے بھی دھونا۔ دوسری سنت بِسۡمِ اللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیۡنِ الۡاِسۡلَامِ بولنا۔ تیسری سنت نیت کرنا۔ یعنی نَوَیۡتُ اَنۡ اَتَوَضَّأَ لِرَفۡعِ الۡحَدَثِ وَلِاسۡتِبَاحَۃِ الصَّلٰوۃِ دل سے بولنا۔ چوتھی سنت تین بار کلیاں کرنا۔ پانچویں سنت مسواک کرنا۔ چھٹی سنت ناک میں پانی لینا۔ ساتویں سنت داڑھی کا خلال کرنا۔ آٹھویں سنت تمام سر کا مسح کرنا۔ نویں سنت کانوں کا مسح کرنا۔ دسویں سنت سیدھے طرف سے دہونا۔ گیارہویں سنت ترتیب سے دھونا۔ بارھویں سنت ہات اور پاؤں کے انگلیوں کا خلال کرنا۔ تیرہویں سنت ہر اعضا کو تین تین مرتبہ دھونا۔ جاننا کہ مسح گردن کا مستحب ہے۔

آگے وضو کے ۲ دو سنتیں ہیں

ایک سنت پیچھے پیشاب کے اور پیچھے پاخانہ کے ڈھیلے لینا۔ دوسری سنت پانی سے دھونا۔

وضو کے چھ مکروہ

پہلا مکروہ وقت استنجے کے بات کرنا۔ دوسرا مکروہ بائیں ہاتھ سے بیغیر منھ میں اور ناک میں پانی لینا۔ تیسرا مکروہ ہے سیدھے ہاتھ سے بیغیر ناک چھینکنا۔ چوتھا مکروہ پانی اوپر منھ کے زور سے مارنا۔ پانچواں مکروہ کلیاں جان بوجھ کر بیچ پانی کے کرنا۔ چھٹا مکروہ ناف سے گھٹنے تک اپنا بدن تھوڑا یا بہت بیچ وضو کے دکھنا

وضو گیارہ چیزوں سے ٹوٹتا ہے

پہلی چیز پیشاب کے جائے سے کچھ نکلنا۔ دوسری چیز پائخانے کی جائے سے کچھ نکلنا۔ تیسری چیز کسی جائے سے لہو بہنے موافق نکلنا۔ چوتھی چیز کسی جائے سے پیپ بہنے موافق نکلنا۔ پانچویں چیز قے منھ بھر کر نکلنا۔ چھٹی چیز ٹیکا لگا کر سونا۔ ساتویں چیز دیوانہ ہونا۔ آٹھویں چیز کسی آزار سے بیہوش ہونا۔ نویں چیز نشہ سے بیہوش ہونا۔ دسویں چیز ننگا ہو کر ننگی عورت کو لپٹنا۔ گیارہویں چیز نماز میں بالغ نے پکار کر ہنسنا۔

تیمم میں تین فرض

پہلا فرض نیت کرنا نَوَیْتُ اَنْ اَتَیَمَّمَ لِرَفْعِ الحَدَثِ وَلِاِسْتِبَاحَةِ الصَّلٰوۃِ دوسرا فرض دونوں پنجے پاک مٹی پر مار کر اوپر منہ کے ملنا۔ تیسرا فرض پھر دونوں پنجے مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک ملنا۔

نماز کے چودہ فرض سات فرض باہر کے

پہلا فرض تن پاک کرنا۔ دوسرا فرض جامہ پاک کرنا۔ تیسرا فرض جائے پاک کرنا۔

چوتھا فرض ستر عورت کرنا۔ پانچواں فرض وقت پہچاننا۔ چھٹا فرض قبلہ پہچاننا۔ ساتواں فرض نیت کرنا۔

سات فرض اندر کے

پہلا فرض تکبیر تحریمہ بولنا۔ دوسرا فرض قیام کرنا تیسرا فرض قرأت پڑھنا۔ چوتھا فرض رکوع کرنا۔ پانچواں فرض دو سجدہ کرنا۔ چھٹا فرض قاعدہ آخر کا بیٹھنا ساتواں فرض بعد قاعدہ آخر کے اپنے اختیار سے نماز سے باہر ہونا۔

نماز کے بارہ ۱۲ واجب

پہلا واجب سورۂ فاتحہ پڑھنا۔ دوسرا واجب ضم سورہ کرنا۔ تیسرا واجب فرض نماز کے دو رکعت اوّل میں قرأت پڑھنا۔ چوتھا واجب فجر اور مغرب اور عشا میں پکار کر پڑھنا۔ پانچواں واجب ظہر اور عصر میں آہستہ پڑھنا۔ چھٹا واجب ترتیب سے رکن ادا کرنا۔ ساتواں واجب آرام سے رکن ادا کرنا۔ آٹھواں واجب نماز فرض میں اور وتر میں بیچ کا قاعدہ بیٹھنا۔ نواں واجب دونوں قاعدوں میں اَلتَّحِیَّات عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھنا۔ دسواں واجب لفظ سلام بولکر نماز کے باہر ہونا۔ گیارہواں واجب وتر میں دعا قنوت پڑھنا۔ بارہواں واجب ہر نماز میں عید کے چھ تکبیریں بولنا۔

نماز کے بیس ۲۰ سنتیں

پہلی سنت دونوں ہاتھ مرداں کا کانوں تک، اور عورتیں مونڈھوں تک اٹھانا۔ دوسری سنت نیچے ناف کے مرداں اور عورتیں اوپر چھاتی کے رکھنا۔ تیسری

سنت سیدھا ہاتھ اوپر بائیں کے رکھنا۔ چوتھی سنت نظر جائے سجدہ پر رکھنا۔ پانچویں سنت سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھنا۔ چھٹی سنت اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بولنا۔ ساتویں سنت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سے الحمد شروع کرنا۔ آٹھویں سنت آخر میں الحمد کے آمین بولنا۔ نویں سنت رکوع میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ بولنا۔ دسویں سنت امام رکوع سے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوئے اُٹھنا۔ گیارہویں سنت مقتدیان رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ بولنا۔ بارہویں سنت سجدہ میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى بولنا۔ تیرہویں سنت تمام تکبیریں اُٹھنے اور بیٹھنے کے بولنا۔ چودھویں سنت فرض کے دو رکعت آخر میں فقط الحمد کا سورہ پڑھنا۔ پندرہویں سنت مردان بائیں پاؤں پہ اور عورتیں دونوں پاؤں سیدھے طرف نکال کر چوتڑوں پہ بیٹھنا۔ سولھویں سنت بیچ قاعدہ کے نظر گود میں رکھنا۔ سترھویں سنت سر پا ہاتھ پاؤں کے انگلیوں کا وقت سجدے کے اور وقت قاعدے کے طرف قبلہ۔ اٹھارہویں سنت درود قاعدہ آخر میں بعد التحیات کے پڑھنا۔ انیسویں سنت بعد درود کے کچھ دعا ماثورہ دین میں مانگنا۔ بیسویں سنت وقت سلام کے سیدھے اور بائیں طرف منھ پھیرنا۔

نماز کے انیس ۱۹ مکروہ

پہلا مکروہ سیدھے اور بائیں طرف دیکھنا۔ دوسرا مکروہ پیشانی سے مٹی یا غبار پونچھنا۔ تیسرا مکروہ پگڑی کے پھیرے پر یا ٹوپی پر سجدہ کرنا۔ چوتھا مکروہ باوجود کپڑوں کے اور پگڑی ٹوپی کے ننگے آنگ اور ننگے سر نماز پڑھنا۔ پانچواں مکروہ سر یا کاندھوں پر کپڑا ڈال کر دونوں پلو لٹکے ہوں نماز پڑھنا۔ چھٹا مکروہ ہاتھ کمر پر رکھ کر کھڑے رہنا۔ ساتواں مکروہ جماعت سے جدا کھڑے رہنا۔ آٹھواں مکروہ بایاں ہاتھ سیدھے ہاتھ پہ رکھنا۔ نواں مکروہ انگلیاں ہاتھ اور پاؤں کے توڑنا۔ دسواں مکروہ آنکھیں اُٹھا کر آسمان کو دیکھنا۔ گیارہواں

مکروہ کپڑے سے یا کسی چیز سے کھیلنا۔ بارہواں[12] مکروہ جائے سجدہ کے کنکریوں کا نا۔ تیرہواں مکروہ بیچ سجدے کے کہنیاں زمین پر رکھنا۔ چودہواں[14] مکروہ تصویر جاندار کی چھت پر یا زمین پر یا بازو پر یا سامنے ہونا۔ پندرہواں[15] مکروہ نزدیک پائخانہ کے نماز پڑھنا۔ سولھواں[16] مکروہ سیدھے پاؤں پر بیٹھنا۔ سترہواں[17] مکروہ مانند عورتوں کے چوتڑوں پر بیٹھنا۔ اٹھارہواں[18] مکروہ آگے التحیات کے بسم اللہ پڑھنا۔ انیسواں[19] مکروہ جان بوجھ کر کوئی سنت نماز کی نہ کرنا۔

نماز بائیس[22] چیزوں سے ٹوٹتی ہے

پہلی[1] چیز کسی کو السلام علیکم بولنا۔ دوسری[2] چیز جواب سلام کا دینا۔ تیسری[3] چیز تھوڑی یا بہت بات کرنا۔ چوتھی[4] چیز واسطے دنیا کے رونا۔ پانچویں[5] چیز واسطے دنیا کے پکارنا۔ چھٹی[6] چیز واسطے دنیا کے اُف کرنا۔ ساتویں[7] چیز واسطے دنیا کے آہ بھرنا۔ آٹھویں[8] چیز کچھ کھانا۔ نویں[9] چیز کچھ پینا۔ دسویں[10] چیز کوئی بات کا جواب دینا۔ گیارہویں[11] چیز بیہودہ کھنکارنا۔ بارہویں[12] چیز اللہ سے دنیا کی مراد مانگنا۔ تیرہویں[13] چیز منہ طرف سے قبلہ کے پھیرنا۔ چودھویں[14] چیز نماز کا کوئی رکن نہ کرنا۔ پندرہویں[15] چیز قرارت نہ پڑھنا۔ سولھویں[16] چیز ناف سے گھٹنے تک اکثر عضو کا کھلنا۔ سترہویں[17] چیز کلام اللہ دیکھ کر پڑھنا۔ اٹھارہویں[18] چیز اپنے امام کے سوائے دوسرے کو بتانا۔ انیسویں[19] چیز ایک رکن میں تین حرکت کرنا۔ بیسویں[20] چیز دونوں ہاتوں سے ایک مرتبہ کچھ کام کرنا۔ اکیسویں[21] چیز ایسی حرکت کرنا کہ دوسرا دیکھنے والا سمجھے کہ نماز میں نہیں ہے۔ بائیسویں[22] چیز خندہ کرنا یعنی اپنی ہنسی کا آواز آپ سننا۔ جان کہ رات دن میں سترہ[17] رکعت نماز پڑھنا فرض ہے۔ دو رکعت فجر میں چار رکعت ظہر میں۔ چار رکعت عصر میں۔

تین رکعت مغرب ہیں۔ چار رکعت عشا ہیں تین رکعت واجب الوتر ہیں۔
جان کہ دن رات میں بارہ رکعت نماز پڑھنا سنت موکدہ ہے۔ دو رکعت فجر
میں چھے رکعت ظہر ہیں۔ دو رکعت مغرب ہیں دو رکعت عشا ہیں۔

اس طرح سے التحیات بیچ قاعدوں کے پڑھنا

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ
وَرَسُوْلُہٗ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ
بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی
اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَ
لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ
مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا
اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝

اس طور سے دعا قنوت بیچ واجب الوتر کے پڑھنا۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ

عَلَيْكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ۞

بعد نماز کے یہ دعا پڑھنا

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَأَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ -

بعد اذان کے یہ دعا پڑھنا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۞

بیان غسل میت کا

مستحب ہے کہ نہلانے والا میت کا خویش نزدیک کا ہووے یعنی باپ یا بھائی یا بیٹا ہووے اور باوضو ہووے اگر اسے علم نہلانے کا نہیں ہے

دوسرا کوئی پرہیزگار نہلاوے۔ پہلے عود تختے کو دلا کر میت اوپر اس کے سلا کر
تمام کپڑے اس میت کے اتار کر لنگی ناف سے گھٹنے تک ڈھانپ کر نہلانا شروع کرے
اور سوائے نہلانے والوں کے دوسرے نہ دیکھیں۔ نہلانے تک عود جلاوے
اور غفرانک یا رحمٰن بولتے رہوے۔ بیر کی پتی ڈال کر پانی گرم کرے۔
اگر نہ ملیں سادہ پانی کفایت کرتا ہے۔ پہلے ایک ڈھیلے سے استنجے کی جائے
کو صاف کرنے بعد تین یا پانچ یا سات ڈھیلے سے پاخانے کی جائے کو صاف
کر کر کپڑا ہاتھوں کو لپیٹ کر استنجے پاخانے کی جائے دھو کر وضو کراوے بغیر منھ
میں اور ناک میں پانی ڈالنے کے لاکن مستحب ہے کہ کپڑا گیلا انگلی پر لپیٹ کر دانتوں
پر پھراوے۔ اور سوراخ ناک کے اسی طور سے صاف کرے۔ بعد وضو کے اگر
بال داڑھی کے اور سر کے ہوویں لعاب چھال گلخیرو کے دہووے۔ وگرنہ صابن
کفایت کرتا ہے۔ بعدہٗ کروٹ کرے اوپر بائیں مونڈھے کے اور دھووے
سیدھا طرف تمام اس کا اس طور سے کہ پانی تختے تک پہنچے۔ بعد اس کے
کروٹ کرے اوپر سیدھے مونڈھے کے۔ اور دھووے بایاں طرف تمام اس کا
بعدہٗ ٹیکا پیچھے دیکر آہستہ پیٹ ملے۔ اگر پاخانے یا پیشاب کی جائے سے
کچھ نکل آوے اسے دھووے پھر دوبارہ وضو نہ کراوے۔ اگر میت پھولی ہو
فقط پانی پیٹ پر ڈالے بعد اس کے موافق ترتیب سابق کے تین مرتبہ کروٹ
کرے۔ ہر کروٹ میں تین تین یا پانچ پانچ یا سات سات مرتبہ پانی ڈالے۔
جانکہ کر زیادہ سات مرتبہ سے کراہیت ہے۔ بعد غسل کے کفن پہناوے۔
ایسے کپڑے کا کہ عید اور جمعہ کو پہنتا تھا۔ جان کہ مرد کو کفن سنت تین کپڑے
ہیں ایک نام کفنی دوسری ازار تیسری لفافہ۔ کفنی گلے سے ٹخنوں تک ازار اور
لفافہ سر سے پاؤں تک۔ اور عورتوں کو پانچ کپڑے سوائے ان تینوں کے

دو کپڑے اور ہیں ۔ ایک سربند دوسرا سینہ بند ۔ درازی سربند کے
دو گز شرعی اور چوڑائی ایک بالشت درازی سینہ بند کی تین گز اور چوڑائی
بغل سے ران تک ۔ اگر کفن سنت نہ ملے مرد کو کفن کفایت دو کپڑے ایک
ازار دوسرے لفافہ اور عورت کو تین کپڑے ایک کفنی دوسرے ازار اور
تیسرا لفافہ اور یہ بھی نہ ملے کفن ضرور جتنا کہ پاوے دیوے ۔ اگر کفن مطلق نہ
ملے میت کو بیچ گھاس خوشبو کے یعنی روسہ کے لپیٹے ۔ چانکہ پہلے لفافہ بیچ اس
کے ازار اوپر اس کے کفنی بچھا کر میت اوپر اس کے سلا کر خوشبو لگا دے ۔ یعنی
عطر ملے ۔ بعدہٗ کافور سات جگہ لگا دے ۔ ایک پیشانی دو ہتھیلیاں دو گھٹنے
دو پنجے پاؤں کے بعدہٗ پہلی ازار بائیں طرف سے پیچھے سیدھے طرف سے
لپیٹ کر بعد اس کے لفافہ اسی طور سے لپیٹے ۔ بعدہٗ تین جائے باندھے ۔ ایک
اوپر سر کے ۔ دوسرا بیچ کمر کے ۔ تیسرا نیچے پاؤں کے اور عورتوں کو بعد کفنی پہنانے
کے بال سر کے دو حصے کر کے چھاتی پر ڈال کر پیچھے اس کے سربند یعنی دامنی
اوپر سر کے اوڑھا کر دونوں پلوں سے دونوں طرف کے بال لپیٹے پیچھے اس کے
سینہ بند پیچھے اس کے لفافہ لپیٹ کر تین جائے باندھے ۔ اور نماز موافق شریعت
لکھے ہوئے کے پڑھے ۔ جان کہ نیت نماز جنازہ فرض ہے ۔ اگر جنازہ مرد کا ہے
برابر سینے کے کھڑے رہوے اگر جنازہ عورت کا ہے برابر سر کے کھڑے رہوے
اور نیت یوں کرے ۔ نماز پڑھتا ہوں میں اس جنازہ کی ساتھ چار تکبیروں کے اور
دعا واسطے اس میت کے اگر امام ہووے پیچھے اس امام کے بولے واسطے
اللہ تعالےٰ کے اللہ اکبر بول کر ہاتھ باندھے ۔ بعد اس کے ثنا پڑھے یعنی سُبْحَانَكَ
اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ
وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھے ۔ بعد اس کے پھر بغیر ہاتھ اٹھانے کے اللہ اکبر بول کر

درود کہ بیچ التحیات کے ہے تمام پڑھے۔ پھر بغیر ہاتھ اُٹھانے کے اللہ اکبر بول کر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ بعد اس دعا کے پھر اللہ اکبر بول کر سلام پھیرے۔ نماز جنازہ تمام ہوئی۔ اگر جنازہ لڑکے کا ہے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور جنازہ لڑکی کا ہے تو یوں پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً۔

بیان روزے ماہ رمضان المبارک کا

جان کہ روزے تمام ماہ رمضان کے اور نیتیں اُن کے فرض کے ہیں نیت یہ ہے نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا فَرْضًا مِّنْ شَھْرِ رَمَضَانَ الْمُبَارَکِ لِلّٰہِ تَعَالٰی یا یوں کہے روزہ رکھتا ہوں میں فرض اس ماہ رمضان کا واسطے اللہ تعالےٰ کے۔ جان کہ بعد آدھی رات کے ساتواں حصہ رات کا رہے تک سحر کرنا سنت ہے۔ ساتواں حصہ رات کا چار گھڑی ہوتی ہے۔ بعضے دراز راتوں میں سوا یا ساڑھے چار گھڑی ہوتی ہے۔ لاکن قریب ساتویں حصے کے کھانا کھانے سے سنت نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم بخوبی ادا ہوتی ہے پس وہاں سے کہ صبح صادق شروع ہے آفتاب ڈوبے تک تین چیزیں حرام ہیں۔ ایک چیز کچھ کھانا۔ دوسری چیز کچھ پینا۔ تیسری چیز جماع کرنا۔ جب یقین ہوا کہ آفتاب ڈوبا مختار ہے کسی چیز سے افطار کرے کہ وقت افطار کا ہے۔ نیت افطار کی شرط نہیں ہے۔ بلکہ فاتحہ پڑھے۔ اور شکر اللہ کا کرے

اور دعا مانگے کہ وقت قبولیت کا ہے۔ کوئی جان بوجھ کر بیچ روزہ کے ان تین چیزوں سے ایک چیز کیا یعنی کچھ کھایا یا کچھ پیا یا جماع کیا۔ اُس پر قضا اُس روزے کے اور کفارہ آیا۔ یعنی ایک غلام یا ایک باندی آزاد کرے اور ایک روزہ قضا کا رکھے۔ یا باندی غلام میسر نہیں ساٹھ غریبوں کو پیٹ بھر کھانا کھلاوے اور ایک روزہ رکھے۔ یا قدرت کھانا کھلانے کی نہیں ساٹھ روزہ پے در پے رکھے۔ اور روزہ قضا کا رکھے۔ اگر کوئی مٹی کنکرے یا موتی یا سیپی سولے ان کے جو چیز کہ نہیں کھانے کی ہے کھایا یا غرغرہ کیا یا ہاتھ سے شہوت باہر نکالا۔ یعنی انزال کیا روزہ گیا۔ لاکن بغیر کفارہ کے قضا روزہ لازم پڑا۔ اور کسی نے بھولے سے پیٹ بھر کھایا تھوڑا پیٹ کھانا کھایا یا پانی پیا یا شہوت سے خود بخود چھوٹ گیا۔ یا خواب میں جماع سے انزال کیا روزہ نہیں گیا۔ اور اگر کسی نے کھانے کی چیزوں سے زبان پر رکھا لاکن حلق تک نہیں پہنچا روزہ مکروہ ہوا۔ یا کسی نے روٹی چابکر لڑکے کو کھلایا۔ وقت ضرور کے جائز آیا اور کسی نے حجامت کیا یعنی فصد لیا۔ جونکوں سے۔ سرنگیوں سے لہو نکالا یا سرمہ آنکھوں میں لگایا یا تیل سر میں ڈالا۔ یا خوشبو سونگا۔ ان تمام صورتوں میں روزہ نہیں گیا۔ اور کچھ گناہ نہیں ہوا۔

تمام شد رسالہ مسائل ضروریہ فی صلوٰۃ المفروضہ :۔ من تالیف فقیر حقیر محمد نعیم

بن محمد حفیظ

المعروف بمسکین شاہ

نقشبندی

الحیدرآبادی

قصیدۂ حکیمیہ قلم ارشاد رقم حضرت عالی الشان قبلۂ روحی فداہ مدظلہ و زاد فیضہ

ہیں فخرِ رسل انجمن آرائے مدینہ
کرّو بیان رکھتے ہیں تولائی مدینہ

وحدت میں فنا ہو دیں نہ کس طور سے اب ہم
رکھتے ہیں دل و جان سے تمنائے مدینہ

دریائے محبت میں سراپا ہے ڈوبا
جو دل سے ذرا دیکھیں تماشائے مدینہ

اے اہلِ نظر غور سے دیکھو تو ذرا تم
تصویر کا عالم ہے سراپائے مدینہ

اب صحو کو ہے تسلیم ہے اور دور سے آداب
جس روز سے ہم ہوگئے شیدائے مدینہ

لیجاؤں اگر سر کو فلک پر تو سزا وار
رہتا ہے میرے سر میں جو سودائے مدینہ

واللہ نظر حور پہ ہرگز نہ کریں ہم
ہے اپنے مقابل رخِ زیبائے مدینہ

یثرب کے ہر ایک ذرے میں محبوب کا دیدار
رشکِ چمنِ طور ہے ہاں جائے مدینہ

ہر ذرہ ممکن کا مفر یثرب و بطحا
مولائے جہاں ہے مرا مولائے مدینہ

مسکین کی اب خاک کو اے بادِ صبا تو
لیجا کے فنا کردے بصحرائے مدینہ

ہم عاصیاں شفاعت احمد سے جائیں گے
ٹھنڈی ہوا بہشت کی کیا خوب کھائیں گے

دیدار مصطفیٰ پہ میری جان ہے فدا
صدقے سے اُن کے رویت جاناں کو پائینگے

مثل پدر ہے فاطمہ زہرا کی ہم پہ مہر
دستِ حسین سر پہ غریبوں کے لائینگے

ہمکو حضورِ تام سے آگر کرے خدا
پھولوں نہ اپنے جسم میں پھر ہم سمائیں گے

یارب تو فضل بد سے یہ مسکین کو بچے
جنت میں وہ ہمارے نہیں ساتھ آئیں گے

(ختم شد)

رسالۂ فقہ

موسوم بہ

صورتِ نماز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر المرسلین محمد وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین ٥ بعد حمد وصلوٰۃ کے بوجھ کر جاننا فرض کا اوپر عاقل وبالغ کے فرض ہے۔ اور جاننا واجب کا واجب اور جاننا سنت کا سنت اور جاننا مستحب کا مستحب ہے۔ فرض اللہ تعالیٰ کے حکم کو کہتے ہیں۔ اور واجب بھی اسی کا حکم ہے اور سنت جس کام پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیشگی فرماتے ہیں اس کو کہتے ہیں۔ اور مستحب جو کام بیچ عبادت کے ہووے اُسے کہتے ہیں۔ اگرچہ تعریف ہر ایک کی بیچ بڑے جلدوں کے مکتوب ہے لیکن یہ واسطے فہم لڑکوں کے خوب ہے۔ بوجھ ثابت کرے تیرے تئیں اللہ تعالیٰ اوپر راہ مستقیم کے۔ اس بات کو کہ ایمان چھ چیزوں کے یقین کرنے کو کہتے ہیں۔ پہلے اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کا یقین کرنا یعنی نہیں ہے دوسرا شریک اُوسے۔ دوسرا فرشتوں کا یقین کرنا کہ مخلوق نورانی ہیں۔ اور ہمیشہ عبادت بیچ الٰہی ہیں۔ تیسرا انبیاؤں کا یقین کرنا کہ واسطے راہ بتانے آدمیوں کے بھیجے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ہیں۔ چوتھا

کتابوں کا یقین کرنا۔ کہ یہ کلام اللہ تعالےٰ کا اوپر اُن نبیوں کے اُترا ہے۔
پانچواں تقدیر کا یقین کرنا۔ کہ نیکی اور بدی رنج اور راحت اللہ تعالےٰ سے ہے
چھٹا قیامت کے دن کا یقین کرنا کہ لوگ اُٹھیں گے اور اپنے اپنے اعمال کی جزا پاوینگے
خوب سمجھ کہ ایمان قائم ہونے کے پانچ تھم ہیں۔ پہلا زبان سے لا الٰہ
اِلّا اللّٰہ محمّد الرّسُولُ اللّٰہِ کہنا ہے۔ دوسرا نماز ہے۔ تیسرا روزہ ہے
چوتھا زکوٰۃ ہے۔ پانچواں حج ہے۔ اب فرائض اور واجبات اور سنتیں
ان سب کی ساتھ سہل طریق کے بیان کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل
سے سب اہل اسلام کو یاد کرنے کی ہدایت دیوے۔ تاکہ مضبوطی ایمان کی ہووے
اور دو چیزیں کہ عین ایمان ہیں ایماندارں کو نصیب کرے ایک تو وحدانیت
اللہ جل جلالہٗ کی دُوسرے محبّت رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی
الٰہی طفیل سے اہل ایمان کے اس مسکین کو دریاے احدیت اور
دریاے عشق احمدیت میں غرق کرے آمین ثم آمین۔ بیت:۔

محمدؐ سے ملے وحدت خدا کی ॥ الٰہی دے محبّت مصطفیٰ کی

غسل کے تین فرض

غسل کے تین فرض ہیں ✤ پہلا فرض غرارہ کرنا دوسرا فرض ناک میں پانی
لینا۔ تیسرا فرض تمام بدن کو دہونا۔ غسل کے ۵ سُنتیں پہلی سنّت دونوں

غسل کے پانچ سنت

ہاتھ پہنچوں تک دھونا۔ دوسری سنت جسم کو کہیں نجاست لگی ہو دھونا۔
تیسری سنت استنجے پاخانے کی جائے دھونا۔ چوتھی سُنّت وضو کرنا۔
پانچویں سنت تمام بدن تین مرتبہ دھونا۔ وضو کے چار فرض۔ پہلا فرض

وضو کے چار فرض

تمام منھ ہاتھ دھونا۔ یعنی پیشانی کے بال اُگنے کی جائے سے نیچے تک ٹھوڈی
کے اور ایک کان کی لولک سے دوسرے کان کی لولک تک دھونا۔ دوسرا
فرض دونوں ہاتھ کہنیاں تک دُہونا۔ یعنی کہنیاں بھی دُہونا۔ تیسرا فرض

وضو کی تیرہ سنتیں

پاؤ سر کا مسح کرنا۔ چوتھا[۴] فرض دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھونا۔ یعنی ٹخنے بھی دھونا۔ وضو کے تیرہ[۱۳] سنتیں۔ پہلی سنت دونوں ہاتھ پہونچوں تک دھونا۔ دوسری[۲] سنت بِسْمِ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ یہ بولنا۔ اگر کسی کو یاد نہووے فقط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کفایت کرتا ہے۔ تیسری سنت نَوَیْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَلِاسْتِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ بولنا۔ اگر کوئی عربی بول نہ سکے تو یہ بولنا۔ وضو کرتا ہوں میں واسطے دور ہونے حدث کے۔ اور واسطے درستی نماز کے سنت ادا ہوتی ہے۔ چوتھی[۴] سنت کلیاں کرنا۔ پانچویں[۵] سنت مسواک کرنا۔ چھٹی[۶] سنت ناک میں پانی لینا۔ ساتویں[۷] سنت ڈاڑھی کا خلال کرنا۔ آٹھویں[۸] سنت تمام سر کا مسح کرنا۔ نویں[۹] سنت کانوں کا مسح کرنا۔ دسویں[۱۰] سنت سیدھی طرف سے دھونا۔ یعنی پہلے سیدھا سیدھا پیچھے بایاں دھونا۔ گیارھویں[۱۱] سنت ترتیب سے دھونا یعنی پہلے منہ پیچھے ہاتھ بعد مسح سر کے پاؤں دھونا۔ بارھویں[۱۲] سنت ہر ہر اعضا کو تین تین مرتبہ دھونا یعنی ہر ہر کسے کو ہاتھ اور پاؤں کے۔ تیرھویں[۱۳] سنت ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں کا خلال کرنا۔ جان کہ مسح گردن کا مستحب ہے لازم ہے کہ مسح سر کا اور کان کا ایک پانی سے کرے اور واسطے مسح گردن کے دوسرا پانی لیوے (لیوتہ) کہ آگے وضو کے دو سنتیں ایک سنت پیچھے پیشاب کے اور پیچھے پاخانے کے ڈھیلے لینا دوسرے[۲] سنت پانی لینا یعنی پانی سے دھونا۔

وضو کی ۲ دو سنتیں

وضو کے چھ مکروہ ہیں

پہلا مکروہ وقت استنجے کے بات کرنا۔ دوسرا مکروہ بائیں ہاتھ سے

سیدھے منھ میں اور ناک میں پانی لینا۔ تیسرا مکروہ سیدھے ہاتھ سے سینڈ ناک چھینکنا۔ چوتھا مکروہ پانی اوپر منھ سے زور سے مارنا۔ پانچواں مکروہ کلیاں جان بوجھ کر بیچ پانی کے کرنا۔ چھٹا مکروہ ناف سے گھٹنے تک اپنا بدن تھوڑا یا بہت بیچ وضو کے دیکھنا۔

وضو گیارہ چیزوں سے ٹوٹتا ہے

پہلی چیز پیشاب کی جائے سے کچھ نکلنا یعنی پیشاب یا مذی یا وذی یا منی بے شہوت نکلے۔ دوسرے چیز پاخانہ کے جائے سے کچھ نکلنا۔ یعنی پاخانہ یا ہوا یا کدو دانہ کیڑا نکلے۔ تیسری چیز کسی جائے سے لہو بہنے موافق نکلنا۔ چوتھی چیز کسی جائے سے پیپ بہنے موافق نکلنا۔ پانچویں چیز قے منھ بھر کر نکلے۔ چھٹی چیز ٹیکہ لگا کر سونا۔ ساتویں چیز دیوانہ ہونا۔ آٹھویں چیز کسی آزار سے بے ہوش ہونا۔ نویں چیز نشہ سے بے ہوش ہونا۔ دسویں چیز ننگا ہو کر ننگی عورت کو لپٹنا۔ گیارہویں چیز نماز میں بالغ کے پکار کر ہنسنا۔ بوجہ کہ وقت نہ ہونے پانی کے اللہ جل جلالہ نے واسطے آسانی اُمت محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے طہارت مٹی سے فرمایا ہے۔ نام اس طہارت کا تیمم ہے۔ یقین جان کہ یاں برابر طہارت پانی اور طہارت مٹی میں فرق نہیں ہے۔ کس واسطے کہ دونوں حکم اُسی اللہ جل جلالہٗ کے ہیں۔ تیمم کے آٹھ سبب ہیں۔ پہلا سبب پانی چو طرف کوس بھر تک دور ہوئے۔ دوسرا سبب کنواں ہووے ڈول رسی نہ ہووے۔ تیسرا سبب پانی کی جائے جان یا مال کا ڈر ہووے یعنی شیر یا چور رہووے۔ چوتھا سبب پانی والا قیمت سے پانی کے زیادہ مانگے۔ یعنی قیمت سے بستی والوں کے مسافروں سے زیادہ مانگے۔ پانچواں

پانچواں سبب وضو کرنے سے پیاسا ہووے۔ چھٹا سبب لگانے سے پانی کے ہاتھ پاؤں اکڑیں۔ ساتواں سبب لگانے سے پانی کے آزار زیادہ ہووے۔ آٹھواں سبب وضو کرنے سے عید یا میت کی نماز جاوے۔

تیمم کے تین فرض

پہلا فرض نیت کرنا نَوَیْتُ اَنْ اَتَیَمَّمَ لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَلِاِسْتِبَاحَةِ الصَّلٰوۃِ اس طور سے کہہ نہ سکے تو یہ کہے نیت کرتا ہوں میں تیمم کی واسطے دور ہونے حدث کے اور واسطے درستی نماز کے۔ دوسرا فرض دونوں پنجے پاک مٹی پر مار کر اوپر منہ کے ملے۔ تیسرا فرض پھر دونوں پنجے مٹی پر مار کر دونو ہاتھوں کو کہنیاں تک ملے۔ جان کہ نماز کے چودہ فرض باہر کے سات فرض اندر کے باہر کے یعنی آگے نماز کے ادا کرنا۔ اندر کے یعنی بیچ نماز کے ادا کرنا۔

لازم کے چودہ فرض سات فرض باہر کے

سات فرض باہر کے۔ پہلا فرض تن پاک کرنا۔ یعنی احتیاج غسل کی ہو غسل کرنا۔ یا احتیاج وضو کی ہو وضو کرنا۔ سوائے ان دو کے کسی جائے نجاست لگی ہو تو پاک کرنا۔ دوسرا فرض جامہ پاک کرنا۔ یعنی کپڑے نماز پڑھنے کے پاک ہونا۔ تیسرا فرض جائے پاک کرنا۔ یعنی نماز پڑھنے کی جائے نجاست سے پاک رہنا چوتھا فرض ستر عورت کرنا۔ یعنی مرداں نیچے ناف کے نیچے تک گھٹنوں تک ڈھانپنا۔ اور عورتاں سوائے منہ اور سیوائے پنچے ہاتھوں پاؤں کے تمام بدن ڈھانپنا۔ اور باندیاں مانند مردوں کے ڈھانپنا۔ لاکن پیٹ اور پیٹھ بھی ڈھانپنا پانچواں فرض وقت پہچاننا یعنے وقت پانچوں نمازوں کا پہچاننا۔ چھٹا فرض قبلہ پہچاننا یعنے وقت نماز کے منہ طرف قبلہ کے کرنا۔ ساتواں فرض نیت کرنا یعنی نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ صَلٰوۃَ ھٰذَا الْوَقْتِ اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَام

لِلّٰہِ تَعَالیٰ یا جو نماز ہووے نام اُس نماز کا بیچ جائے وقت کے بولے۔ کوئی زبان عربی نا سمجھے یوں کہے نماز پڑھتا ہوں میں فجر کی پیچھے اس امام کے واسطے اللہ کے اور رکعتیں ہر نماز کی بولے بہتر ورنہ دل میں تصور کرے اگر نمازی اکیلا ہے۔

نیت عربی میں اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَامِ۔ نیت ہندی میں پیچھے اس امام کے نہ بولے بیچ سنت اور نفل کے نماز پڑھتا ہوں میں واسطے اللہ تعالیٰ کے اتنا کفایت کرتا ہے۔ سات فرض اندر کے۔ پہلا فرض تکبیر تحریمہ ہے۔ یعنے بعد نیت کے اللہ اکبر بولے۔ دوسرا فرض قیام ہے یعنی بعد اللہ اکبر کے کھڑا ہووے۔ تیسرا فرض قرأت ہے یعنی کلام اللہ سے کچھ پڑھے۔ چوتھا فرض رکوع ہے۔ یعنی دونوں ہاتھوں سے دونوں گھٹنے پکڑ کے جھکے اور پیٹھ اور سر تختے کے برابر رکھے۔ پانچواں فرض سجدہ ہے۔ یعنے سات ٹکڑے بدن کے زمین پر رکھے۔ ایک سر اور دو پنجے ہاتھوں کے اور دو گھٹنے اور دو پنجے پاؤں کے۔ وآں کہ ناک شریک سر کے ہے۔ چھٹا فرض قاعدہ آخر ہے یعنی ہر نماز کے آخر میں موافق التحیات پڑھنے کے بیٹھے۔ ساتواں فرض بعد قاعدہ آخر کے اپنے اختیار سے باہر ہونا ہے۔ یعنی کچھ کام یا کلام کرے۔ نماز کے بارہ واجب پہلا واجب سورہ فاتحہ پڑھنا۔ یعنے الحمد کا سورہ پڑھنا۔ دوسرا واجب ضم سورہ کرنا یعنی بعد الحمد کے کلام سے کوئی سورہ پڑھنا۔ تیسرا واجب فرض نماز کی دو رکعت اول میں قرأت پڑھنا۔ چوتھا واجب پکار کر پڑھنا۔ یعنی بیچ فجر اور مغرب اور عشا کے۔ پانچواں واجب آہستہ پڑھنا یعنی بیچ ظہر اور عصر کے۔ چھٹا واجب ترتیب سے رکن ادا کرنا۔ یعنی پہلے قیام پیچھے رکوع پیچھے سجدہ کرنا۔ ساتواں واجب آرام سے رکن ادا کرنا۔ اس طور سے کہ ہر ٹکڑا ہاتھ پاؤں کا اپنے جائے پر آکر آرام پکڑے۔ آٹھواں واجب نماز

فرض میں اور وتر میں قاعدہ بیچ کا بیٹھنا۔ نواں[9] واجب دونوں قاعدوں میں التحیات تمام پڑھنا۔ یعنی وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تک پڑھنا۔ دسواں[10] واجب لفظ سلام بولنا یعنی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ سیدھے اور بائیں طرف بولکرنا زکے باہر ہونا۔ گیارہواں[11] واجب وتر میں قنوت پڑھنا۔ بارہواں[12] واجب ہر نماز میں عید کے چھ تکبیریں بولنا۔ یعنی پیچھے تکبیر تحریمہ کے تین تکبیریں بولکر قرارت شروع کرنا۔ اور دوسری رکعت میں بعد قرارت کے تین تکبیریں بولکر رکوع کرنا۔ جان کہ تکبیر اس رکوع کے واجب ہے۔ اور جو تکبیر کہ دو رکعت میں فرض کے قرارت پڑھنا فرض ہے۔ اور باقی رکعتوں میں مستحب ہے۔ اور تمام رکعتوں میں وتر اور سنت اور نفل کے قرارت فرض ہے اور قاعدہ بیچ کا سیوائے وتر کے فرض ہے۔

نماز کے بیس[20] سنتیں

پہلی سنت دونوں ہاتھ مرداں کا کانوں تک اور عورتاں مونڈوں تک اُٹھانا۔ دوسری سنت نیچے ناف کے مرداں اور عورتاں اوپر چھاتی کے رکھنا۔ تیسری سنت سیدھا ہاتھ اوپر بائیں کے رکھنا۔ چوتھی سنت نظر جائے پر سجدہ کے رکھنا۔ پانچویں سنت سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھنا۔ چھٹی سنت اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بولنا۔ ساتویں سنت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ سے الحمد شروع کرنا۔ آٹھویں سنت آخر میں الحمد کے آمین بولنا۔ نویں[9] سنت تین مرتبہ رکوع میں سُبْحَانَ

رَبِّیَ الْعَظِیْم بولنا۔ دسویں[10] سنت رکوع سے امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہوئے اٹھنا۔ گیارہویں[11] سنت مقتدیاں رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ بولنا۔ بارھویں[12] سنت تین مرتبہ سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی بولنا تیرھویں[13] سنت تمام تکبیریں اٹھنے کی اور بیٹھنے کی بولنا۔ چودھویں[14] سنت فرض کے دو رکعت آخر میں فقط الحمد کا سورہ پڑھنا۔ پندرہویں[15] سنت مرداں بائیں پاؤں پر اور عورتاں دونوں سیدھے طرف نکالکر چوتڑوں پر بیٹھنا۔ سولھویں[16] سنت بیچ قاعدہ کے نظر گود میں رکھنا۔ سترہویں[17] سنت سر ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا وقت سجدے کے اور قاعدہ کے طرف قبلہ کے رکھنا۔ اٹھارہویں[18] سنت درود قاعدہ آخر میں بعد التحیات کے پڑھنا۔ انیسویں[19] سنت بعد درود کے کچھ دعا ماثور دین میں مانگنا۔ بیسویں[20] سنت وقت سلام کے سیدھے اور بائیں طرف منھ پھیرنا۔

ترتیب نماز

ترتیب نماز جان کہ حاجت سے پیشاب اور پاخانہ کے فارغ ہوکر ساتھ درستی تمام کے فرضان اور سنتان وضو کے ادا کر کر دل سے خطرات ماسوائے اللہ جدا کر کر اوپر مصلے کے مانند غلام کے با ادب آکر با ادب کھڑا رہوے اور دونوں ہاتھوں کو دونوں جہان سے اٹھاکر دونوں کانوں تک لاکر نیت نماز کی کہے۔ بعدہٗ ساتھ لفظ اللہ کے دو لولک کو دونوں انگوٹھے لگاکر ساتھ عظمت وجلال کے تصور اپنے معبود کا کر کر ماننا۔ پیچھے ناف کے ہاتھوں کو لاکر نیچے ناف کے رسے پر اکبر کے باندھے۔ اس طرح سے کہ تین انگلیاں سیدھے ہاتھ کے بائیں ہاتھ پر رہویں۔ چھوٹی انگلی اور انگوٹھے سے پہونچا پکڑے۔ اور درمیان میں دونوں پاؤں کے فاصلہ چار انگلیوں کا رہوے۔ اور نظر جائے سجدے کے رہوے بعد اس کے ثنا اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھکر سورۂ فاتحہ تمام کرے۔ اور آخر میں اس کے آمین بولے۔ بعدہٗ کوئی سورہ ضم کرے اور دل کو سوائے اللہ کے

کسی طرف نہ رکھے۔ یا طرف معنی یا لفظوں کے رکھے۔ پیچھے ختم سورہ کے اللہ اکبر
اس طور سے کہے کہ رے اکبر کا بیچ رکوع کے آخر ہووے وقت رکوع کے دونوں
پنجوں سے دونوں گھٹنے پکڑکر ہاتھوں کو مانند چلے کے سیدھے اور اور پیٹھ کو مانند
تختے کے رکھکر نظر بیچ پیر پاؤں کے رکھے۔ بیچ رکوع کے تین یا پانچ مرتبہ تسبیح کہہ
کر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ بولتے ہوئے اٹھے۔ اور سیدھا مانند ستون
کے آرام سے موافق ایک تسبیح کے کھڑے رہووے۔ بعد اس کے ساتھ اللہ اکبر
کے سجدے میں جھکے کہ رے اکبر کا بیچ سجدے کے تمام ہووے۔ جان کہ
واسطے سجدے کے ایسا بیٹھے گویا کسی نے پتھر بیچ پانی کے مارا۔ اور طریق بیٹھنے
کا یہ ہے کہ پہلے سیدھا گھٹنا زمین پر رکھے پیچھے بایاں گھٹنا رکھے۔ بعدہٗ پہلے
سیدھا ہاتھ پیچھے بایاں ہاتھ رکھے۔ بعد اُن کے پہلے ناک پیچھے پیشانی رکھکر
نظر کو ناک یا گال پر رکھے۔ اور سر درمیان میں ہاتھوں کے ایسا رکھے کہ کنکر کان سے
گرے تو ہاتھوں پر پڑے۔ پیٹ کو رانوں سے اور بازو کو پسلیوں سے اور
پنڈلیاں اور کہنیاں کو زمین سے دور رکھے۔ اور عورتاں ان تمام کو ملا دیویں۔
نہایت عجز سے سجدہ کرے۔ بیچ سجدے کے تین یا پانچ مرتبہ تسبیح کہکر اللہ اکبر
بولتے ہوئے اٹھے۔ وقت اٹھنے کے پہلے پیشانی پیچھے ناک اٹھاوے۔ بعدہٗ
پہلے بایاں ہاتھ پیچھے سیدھا ہاتھ اٹھاکر درمیان میں دونوں سجدوں کے آرام
سے موافق ایک تسبیح کے بیٹھے۔ بعد اُس کے اسی طور سے دوسرا سجدہ کرے۔
بعد دوسرے سجدے کے پہلے بایاں گھٹنا پیچھے سیدھا گھٹنا اٹھاکر قیام میں کھڑے
رہووے۔ بوجھ کہ اس جاۓ ایک رکعت تمام ہوئی۔ اور دوسری رکعت مانند
رکعت اول کے پڑھکر قاعدے میں بیچ حضوری کے با ادب بیٹھے۔ اور نظر
گود میں رکھے۔ پنجوں کو ہاتھوں کے زانوؤں پر ایسا رکھے کہ سر انگلیوں کا گھٹنا پر

گھٹنوں کے رہو سے۔ اور انگلیاں آپس میں نہ ملی نہ بہت کشادہ رہو ہیں۔ طرف
قبلہ کے سر ہاتھ پاؤں کے انگلیوں کا رہو سے۔ بعد قاعدے کے التحیات
اس طور سے پڑھے۔ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَا
مُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ
عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ
مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط بعد اس کے
پہلے سیدھے طرف اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ پھر بائیں طرف سلام
بولے گردن پھیرا دے۔ وقت سلام کے اگر اکیلا ہے فرشتوں کے ساتھ کراماً کاتبین
کے نیت کرے اور اگر امام ہے مقتدیوں کے ساتھ فرشتوں کے اور مقتدیان
امام کے اور بازو والوں کے اور فرشتوں کی نیت کریں۔ اللہ تعالیٰ نماز
مومنوں کی اس طور سے ادا کروا دے۔ نماز میں انیس ۱۹ مکروہ ہیں۔ پہلا
مکروہ سینہ بائیں طرف دیکھنا دوسرا مکروہ پیشانی سے مٹی یا غبار پونچھنا۔
تیسرا مکروہ پگڑی کے پیچ پر یا ٹوپی پر سجدہ کرنا۔ چوتھا مکروہ باوجود
کپڑوں کے اور پگڑی ٹوپی کے ننگے آنگا اور ننگے سر نماز پڑھنا۔ پانچواں
مکروہ سر یا کاندھوں پر کپڑا ڈال کر دونوں پلو لٹکے ہوئے نماز پڑھنا۔

نماز میں انیس ۱۹ مکروہ ہیں

چھٹا مکروہ ہاتھ کمر پر رکھکر کھڑے رہنا۔ ساتواں مکروہ جماعت سے جدا
کھڑے رہنا۔ آٹھواں مکروہ بایاں ہات سیدھے ہاتھ پر رکھنا۔ نواں مکروہ
انگلیاں ہات پاؤں کے توڑنا۔ دسواں مکروہ آنکھیں اٹھاکر آسمان دیکھنا۔
گیارہواں مکروہ کپڑے سے یا کسی چیز سے کھیلنا۔ بارہواں مکروہ جاے سجدہ
کے کنکر سے صاف کرنا۔ تیرہواں مکروہ بیچ سجدے کے کہنیاں زمین پر رکھنا۔ چودہواں
مکروہ تصویر جاندار کی چھت یا زمین پر یا بازو میں یا سامنے ہونا۔ پندرھواں
مکروہ نزدیک پاخانے کے نماز پڑھنا۔ سولہواں مکروہ سیدھے پاؤں پر بے
عذر بیٹھنا۔ سترہواں مکروہ مانند عورتوں کے چوتڑوں پر بیٹھنا۔ اٹھارہواں
مکروہ آگے التحیات کے بسم اللہ پڑھنا۔ انیسواں مکروہ جہاں پر جگہ کوئی [illegible]
نماز کی [illegible]۔ [illegible] اگر اپنا [illegible] کیا وہ کافر ہوا۔

نماز باطل [illegible]

نماز باطل کرنے والی چیزوں کا بیان

پہلی چیز کوئی کلام قصداً یا بھول کر بولنا۔ دوسری چیز جواب سلام کا دینا۔ تیسری
چیز [illegible] بات کرنا۔ چوتھی چیز دنیا کے واسطے رونا۔ پانچویں چیز
[illegible] پکارنا۔ چھٹی چیز [illegible] آہ کرنا۔ ساتویں
چیز واسطے [illegible]۔ آٹھویں چیز کچھ کھانا۔ نویں چیز کچھ پینا۔
دسویں چیز کسی کو کوئی بات کا جواب دینا۔ گیارہویں چیز بے عذر کھنکارنا۔ بارہویں
چیز اللہ سے دنیا کی مراد مانگنا۔ تیرہویں چیز منہ طرف سے قبلہ کے پھیرنا۔
چودہویں چیز نماز کا کوئی رکن نکرنا یعنی قیام یا رکوع یا سجدہ چھوڑ دینا۔
پندرہویں چیز قرأت نہ پڑھنا یعنی کلام اللہ سے کچھ نہ پڑھنا۔ سولہویں چیز
ناف سے گھٹنے تک اکثر عضو کا کھلنا یعنی بہت سے ران یا پشت کھلنا

یا دوسرا بدن دیکھنا۔ سترہویں[۱۷] چیز کلام اللہ دیکھکر پڑہنا۔ اٹھارہویں[۱۸] چیز اپنے امام کے سیوائے دوسرے کو بتانا۔ اُنیسویں[۱۹] چیز ایک رکن میں تین حرکت کرنا۔ یعنی تمام قیام یا تمام رکوع یا دوسرے رکنوں میں ایک ہاتھ سے تین مرتبہ کچھ کام کرنا۔ یعنے پگڑی یا کپڑا درست کرنا۔ بیسویں[۲۰] چیز دونوں ہاتھوں سے ایک مرتبہ کچھ کام کرنا۔ اکیسویں[۲۱] چیز ایسی حرکت کرنا کہ دوسرا دیکھنے والا سمجھے نماز میں نہیں ہے۔ بائیسویں[۲۲] چیز خنداں کرنا۔ چانکہ ہنسنا تین[۳] قسم پر ہے ایک قہقہہ دوسرا خندہ تیسرا تبسم۔ قہقہہ وہ ہے کہ آواز ہنسنے والے کا بازو والا سنے اُس سے وضو جاتا ہے۔ خندہ وہ ہے کہ ہنسنے والا اپنا آواز آپ سُنے اُس سے نماز جاتی ہے۔ تبسم وہ ہے کہ آپ بھی نہ سُنے یعنی لبوں میں مسکرا دے اُس سے نہ وضو جاتا نہ نماز جاتی۔ بوجے کہ رات دن میں سترہ رکعت پڑہنا پڑہنا فرض ہے۔ فجر کو دو رکعت ظہر کو چار رکعت عصر کو چار رکعت مغرب کو تین رکعت۔ عشا کو چار رکعت۔ وقت فجر کا ابتداء صبح صادق سے آفتاب نکلنے تک ہے ابتدأً صبح صادق کی چار گھڑی رات سے ہوتی ہے لاکن روشنی ہوئی پر پڑہنا مستحب ہے۔ وقت ظہر کا ابتداء آفتاب ڈھلنے سے سایہ ہر شئے کا سیوائے سایۂ اصلی کے دو برابر ہوئی تک ہے۔ سایہ اصلی وہ کہ وقت سر پہ ہولنے آفتاب کے زمین پہ پڑے۔ جاڑوں کے دنوں میں سایہ اصلی طرف شمال کے پڑتا ہے۔ اور بعضے دنوں میں دھوپ کے نہیں پڑتا ہے لاکن سیوائے سایہ اصلی کے سایہ اول میں پڑہنا مستحب ہے۔ اور وقت عصر کا بعد دو سایہ کے آفتاب ڈوبنے تک ہے لاکن زرد ہوئے پر آفتاب کے پڑہنا کراہیت ہے۔ اور وقت مغرب کا بعد آفتاب ڈوبنے کے شفق ڈوبنے تک ہے۔ جان کہ بعد آفتاب ڈوبنے کے سرخی ہوتی ہے۔ بعد سرخی کے سفیدی

رات دن میں سترہ[۱۷] رکعت

بیان اوقات نماز

ہوتی ہے۔ اس سفیدی کو شفق کہتے ہیں۔ دو گھڑی رات تک شفق رہتی ہے۔
لاکن بہت تارے نکلنے پر پڑھنا کراہیت ہے۔ اور وقت عشا کا بعد سفیدی
ڈوبنے کے سفیدی تک صبح صادق کی ہے۔ لاکن چھ گھڑی رات سے پہر رات
تک پڑھنا مستحب ہے۔ جان کہ نماز عیدین کے اور جمعہ کی اور وتر کی واجب
ہے۔ نیت عیدین کی یہ ہے دو رکعت نماز واجب پڑھتا ہوں میں اس عید الفطر
کی یا اس عید الضحیٰ کی ساتھ چھ تکبیروں کے پیچھے اس امام کے واسطے اللہ تعالےٰ
کے۔ اور نیت جمعہ یہ ہے۔ دو رکعت نماز پڑھتا ہوں میں اس جمعہ کی بدلے میں
فرض ظہر کے پیچھے اس امام کے واسطے اللہ تعالےٰ کے۔ اور نیت وتر کی یہ ہے
تین رکعت نماز واجب الوتر کی پڑھتا ہوں میں واسطے اللہ تعالےٰ کے تیسری
رکعت میں بعد ضم سورہ کے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر تکبیر کہہ کر پھر ہاتھ
باندھے۔ بعدہٗ دعائے قنوت اس طور سے پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ
وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَ نُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ
وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَ نَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَ نَحْفِدُ وَ
نَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَ نَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ
مُلْحِقٌ ط بعد دعائے قنوت کے رکوع کرے نماز تمام کرے۔ جان کہ
سنت دو قسم پر ہے ایک موکدہ دوسرے غیر موکدہ۔ موکدہ وہی ہے
کہ نبی ہمارے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے تمام عمر پڑھے ہو ویں۔ ایک
دو مرتبہ نہ پڑھے ہو ویں۔ غیر موکدہ وہ ہے کہ تمام عمر میں ایک دو مرتبہ پڑھے
ہو ویں۔ رات دن میں سنت موکدہ کی بارہ رکعت ہیں دو رکعت آگے فجر کے
چار رکعت آگے ظہر کے دو رکعت بعد ظہر کے۔ دو رکعت بعد مغرب کے دو رکعت

نیت نماز عیدین

نیت جمعہ

نیت وتر

رات دن میں سنت موکدہ ۱۲ رکعت ہیں۔

بعد عشا کے۔ پنج جمعہ کے دس رکعت موکدہ ہیں۔ چار رکعت آگے جمعہ کے
چھ رکعت بعد جمعہ کے۔ رات دن میں سنت غیر موکدہ کی آٹھ رکعت ہیں۔
چار رکعت آگے عصر کے چار رکعت آگے عشا کے۔ سنت موکدہ کا نہ پڑھنے
والا گنہگار ہے۔ اور آخرت میں عذاب کے سزاوار ہے۔ واسطے سنت غیر موکدہ
کے مختار ہے پڑھے یا نہ پڑھے۔ لاکن نہ پڑھنے والا ثواب عظیم کا چھوڑنے والا ہے

سجدہ سہو کے پانچ سبب

سجدہ سہو کے پانچ سبب۔ پہلا سبب تاخیر فرض کرنا۔ یعنی بعد تکبیر تحریمہ کے
دیر سے قرات شروع کرنا۔ بعد قرات کے ٹھہر کر رکوع کرنا۔ یا دوسرے
کوئی فرض کو دیر کرنا۔ دوسرا سبب دو مرتبہ بھولے سے رکن ادا کرنا۔ یعنی
دو قیام یا دو رکوع یا تین سجدہ کرنا۔ تیسرا سبب رکن کی تقدیم تاخیر کرنا۔
یعنی بعد تکبیر تحریمہ کے پہلے رکوع کرنا۔ بعد قیام کرنا۔ یا پہلے سجدہ کرنا بعد
رکوع کرنا۔ یا کسی اور رکن کو آگے پیچھے کرنا۔ چوتھا سبب دو مرتبہ واجب
کو ادا کرنا۔ یعنی دو مرتبہ سورہ الحمد کو پڑھنا۔ یا نماز فرض میں دو مرتبہ بیچ
کا قاعدہ بیٹھنا۔ یا اور کوئی واجب کو دو مرتبہ ادا کرنا۔ پانچواں سبب ترک
واجب کرنا۔ الحمد کا سورہ نہ پڑھنا۔ یا ضم سورہ نہ کرنا۔ یا بیچ کا قاعدہ نماز
فرض کا نہ بیٹھنا۔ یا قرات پکار کر پڑھنے کی جائے آہستہ پڑھنا۔ یا آہستہ
پڑھنے کی جائے پکار کر پڑھنا۔ یا سوائے ان کے اور کوئی واجب چھوڑ دینا۔
تمام ان صورتوں میں سجدہ سہو آتا ہے۔ سجدہ سہو کا اس طور سے ادا کرے
کہ قاعدہ آخر میں بعد اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
پڑھنے کے امام ایک طرف سلام پھیرے اور اکیلا دو طرف سلام پھیر کے
دو سجدہ کرے۔ بعد سجدہ کے پھر ابتدا سے التحیات پڑھ کر سلام پھیرے
اللہ تعالیٰ اپنے رحم سے اس نماز کو مانند نماز بے سہو کے قبول کرتا ہے۔

ایک نے جماعت سے جا کر پڑھا سب کے ذمہ کی ادا کیا۔

بیان غسل میت کا

بیان غسل میت

غسل میت مستحب ہے کہ نہلانے والا میت کا خویش نزدیک کا ہووے۔ یعنی باپ یا بھائی یا بیٹا ہووے۔ اور باوضو ہووے۔ اگر اُسے علم نہلانے کا نہیں ہے دوسرا کوئی پرہیزگار نہلاوے۔ پہلے عود تختے کو دلا کر میت کو اوپر اوپر اُس کے سُلا کر تمام کپڑے اُس میت کے اُتار کر لنگی ناف سے گھٹنے تک ڈھانپ کر نہلانا شروع کرے اور سوائے نہلانے والوں کے دوسرے نہ دیکھیں۔ نہلانے تک عود جلاوے اور غفرانک یا رحمٰن بولتے رہے۔ بیر کے پتے ڈال کر پانی گرم کرے۔ اگر نہ ملیں سادہ پانی کفایت کرتا ہے۔ پہلے ایک ڈھیلے سے استنجے کی جائے کو صاف کرے۔ بعد تین یا پانچ یا سات ڈھیلے سے پاخانے کی جائے کو صاف کر کر کپڑا ہاتھوں کو لپیٹ کر استنجے پاخانے کی جائے دھو کر وضو کراوے۔ بغیر منھ میں اور ناک میں پانی ڈالنے کے۔ لاکن مستحب ہے کہ کپڑا گیلا اُنگلی پر لپیٹ کر دانتوں پر پھراوے۔ اور سوراخ ناک کے اسی طور سے صاف کرے۔ بعد وضو کے اگر بال داڑھی کے اور سر کے ہووین لعاب سے چھال گلخیرو کی دھووے وگرنہ صابون کفایت کرتا ہے۔ بعدہٗ کروٹ کرے اوپر بائیں مونڈھے کے اور دھووے سیدھا طرف تمام اُس کا۔ اس طور سے کہ پانی تختے تک پہونچے۔ بعد اُس کے کروٹ کرے اوپر سیدھے مونڈھے کے۔ اور دھووے بایاں طرف تمام اُس کا۔ بعدہٗ ٹیکا پیچھے دیکر آہستہ پیٹ ملے۔ اگر پاخانے یا پیشاب کے جائے سے کچھ نکلے اُسے دھووے پھر دوبارہ وضو نہ کراوے۔ اگر میت پھولی ہے فقط پانی پیٹ پر ڈالے۔ بعد اُس کے موافق شیعہ

سابق کے تین مرتبہ کروٹ کرے ہر کروٹ میں تین تین یا پانچ پانچ یا سات سات مرتبہ پانی ڈالے ۔ یوںجہ کہ کہ زیادہ سات مرتبہ سے کراہیت ہے ۔

بیان کفن میت

بعد غسل کے کفن پہناوے ایسے کپڑے کا کہ عید اور جمعہ کو پہنتا تھا ۔ جان کہ مرد کو کفن سنت تین کپڑے ہیں ایک کفنی دوسرے ازار تیسرے لفافہ کفنی گلے سے ٹخنوں تک ازار اور لفافہ سر سے پاؤں تک اور عورتوں کو پانچ کپڑے سوائے ان تین کے دو کپڑے اور ہیں ۔ ایک سربند دوسرا سینہ بند درازی سربند کی دو گز شرعی اور چوڑائی ایک بالشت ۔ درازی سینہ بند کی تین گز اور چوڑائی بغل سے ران تک ۔ اگر کفن سنت نہ ملے ۔ مرد کو کفن کفایت دو کپڑے ایک ازار دوسری لفافہ اور عورت کو تین کپڑے ایک کفنی دوسرے ازار تیسرا لفافہ ۔ اور اگر یہ بھی نہ ملے کفن ضرورت جتنا کہ پاوے دیوے ۔ اگر کفن مطلق نہ ملے میت کو بیچ گھانس خوشبو کے لپیٹے یعنی روسہ وغیرہ کے لپیٹے جان کہ پہلے لفافہ ۔ اوپر اس کے ازار اوپر اس کے کفنی بچھا کر میت کو اوپر اس کے سلا کر خوشبو لگاوے ۔ یعنی عطر ملے ۔ بعدہٗ کافور سات جگہ لگاوے ایک پیشانی دو ہتھیلیاں دو گھٹنے ۔ دو پنجے پاؤں کے ۔ بعدہٗ پہلے ازار بائیں طرف سے پیچھے سیدھے طرف لپیٹ کر اوپر اس کے لفافہ اسی طور سے لپیٹے ۔ بعدہٗ تین جائے باندھے ۔ ایک اوپر سر کے دوسرا بیچ کمر کے تیسرا نیچے پاؤں کے اور عورتوں کو بعد کفنی پہنانے کے بال سر کے دو حصہ کر کر چھاتی پر ڈال کر پیچھے اس کے سربند یعنی دامنی اوپر سر کے اوڑا کر دونو پلوں سے دونوں طرف سے بال لپیٹے ۔ پیچھے اس کے سینہ بند پیچھے اس کے لفافہ لپیٹ کر تین جائے باندھے اور نماز موافق ترتیب لکھے ہوئے کے پڑھے ۔ یوں جگہ کہ نیت نماز جنازہ کی فرض ہے اگر جنازہ مرد کا ہے برابر

سینہ کے کھڑے رہے۔ اگر جنازہ عورت کا ہے برابر سر کے کھڑے رہے اور
نیت یوں کرے نماز پڑھتا ہوں میں اس جنازہ کی ساتھ چار تکبیروں کے
اور دعا واسطے اس میت کے۔ اگر امام ہووے پیچھے اس امام کے بولے واسطے
اللہ تعالیٰ کے۔ اللہ اکبر بولکر ہاتھ باندھے بعد اس کے ثنا پڑھے یعنی۔
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ
وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھے۔ بعد اس کے پھر بغیر ہاتھ اٹھا
کے اللہ اکبر بول کر درود کہ بعد التحیات کے ہے تمام پڑھے۔ پھر بغیر ہاتھ
اٹھانے کے اللہ اکبر بول کر یہ دعا پڑھے۔
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا
وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى
الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ط بعد اس دعا
کے پھر اللہ اکبر بولکر سلام پھیرے۔ نماز جنازہ تمام ہوئی۔ اگر جنازہ لڑکے
کا ہے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّ
ذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور اگر جنازہ لڑکی کا ہے تو
یوں پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا
وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً

بیان روزے ماہ رمضان المبارک کا

جان کہ روزے تمام ماہ رمضان کے اور نیتیں ان کے فرض ہیں۔ نیت
یہ ہے:۔ نَوَيْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا فَرْضًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ
الْمُبَارَكِ لِلّٰهِ تَعَالٰى۔ یا یوں کہے روزہ رکھتا ہوں میں فرض اس ماہ رمضان

واسطے اللہ تعالےٰ کے ۔ جان کہ بعد آدھی رات کے ساتواں حصہ رات کا باقی رہے تک سحر کرنا سنت ہے ۔ ساتواں حصہ رات کا چار گھڑی ہوتی ہے بعضے دراز راتوں میں سوا یا ساڑھے چار گھڑی ہوتی ہے ۔ لاکن قریب ساتویں حصہ کے کھانا کھانے سے سنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخوبی ادا ہوتی ہے پس وہاں سے کہ صبح صادق شروع ہے آفتاب ڈوبنے تک تین چیزیں حرام ہیں ایک چیز کچھ کھانا ۔ دوسری چیز کچھ پینا ۔ تیسری چیز جماع کرنا ۔ جب یقین ہوا کہ آفتاب ڈوبا فقط اسے کسی چیز سے افطار کرے ۔ کہ وقت افطار کا ہے نیت افطار کی شرط نہیں ہے بلکہ فاتحہ پڑھے اور شکر اللہ کا کرے اور دعا مانگے کہ وقت قبولیت کا ہے ۔ کوئی جان بوجھ کر روزے کے ان تین چیزوں میں سے ایک چیز کیا ۔ یعنی کچھ کھایا یا کچھ پیا یا جماع کیا اس پر قضا اس روزے کی اور کفارہ آیا ۔ یعنی ایک غلام یا ایک باندی آزاد کرے ۔ اور ایک روزہ قضا کا رکھے ۔ اور اگر باندی غلام میسر نہیں تو ساٹھ غریبوں کو پیٹ بھر کھانا کھلا دے ۔ اور ایک روزہ رکھے اور اگر قدرت کھانا کھلانے کی نہیں تو ساٹھ روزے پے درپے رکھے اور روزہ قضا کا رکھے ۔ اگر کوئی مٹی یا کنکر سے یا موتی یا تنکی سوائے ان کے جو چیز کہ نہیں کھانے کی ہے کھایا یا غرغرہ کیا یا ہاتھ سے شہوت باہر نکالا ۔ یعنی انزال کیا روزہ گیا ۔ لاکن بغیر کفارہ کے قضا روزہ لازم پڑا ۔ اور اگر کسی نے بھولے سے پیٹ بھر کھایا یا تھوڑا پیٹ کھانا کھایا یا شہوت سے خود بخود چھوٹ گیا یا خواب میں جماع سے انزال کیا روزہ نہیں گیا ۔ اور اگر کسی نے کھانے کی چیزوں سے زبان پر رکھا لاکن حلق تک نہیں پہنچا ۔ روزہ مکروہ ہوا ۔ یا کسی نے روٹی چبا کر لڑکے کو کھلایا وقت ضرور کے جائز آیا ۔ اور اگر کسی نے حجامت کیا یعنی فصد لیا ۔ جو کوئی سر منگوائی

لہو نکالا۔ یا سرمہ آنکھوں میں لگا یا یا تیل سر میں ڈالا۔ یا خوشبو سونگھا۔ ان تمام صورتوں میں روزہ نہیں گیا۔ اور کچھ گناہ نہیں ہوا۔ جو امت محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم سے یہ دعا بعد کہنے یا سننے اذان کے پڑھے گا۔

دعائے بعد اذان

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ دامن شفاعت میں لپٹا رہیگا گوش دل سے سن اور پھول ایمان کے اعتقاد کے ہاتھ سے چن کر دن قیامت کے جلال سے اللہ جل جلالہٗ کے لوح اور قلم اور عرش سے فرش تک کل مخلوقین اور ملائکین و مقربین اور مرسلین مکملین لرزان اور ترساں رہینگے کسی کو قدرت دم مارنے کی نہیں رہے گی۔ اس وقت سید المرسلین صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ مقام محمود کے سجدہ ادا کرینگے اور ثنائے الٰہی بجا لاوینگے۔ پس اللہ جل جلالہٗ سات رحم تمام کے کلام رحمۃ اللعالمین سے کریگا۔ اور فرماوے گا اے رسول میرے اور اے مقبول میرے سر اٹھا اور مانگ کیا مانگتا ہے۔ اے حبیب میرے اور اے محبوب میرے ہر کوئی رضا میری چاہتا ہے۔ میں رضا تیری چاہتا ہوں۔

بیان شفاعت کبرای

اس وقت شفیع المذنبین پہلے شفاعت جبرئیل علیہ السلام کی اور جمیع ملائک کی کرکر بعدہٗ ساتھ امت اپنے تمام امتوں کے شفاعت کریں گے بجرد کلام کرنے اللہ جل جلالہٗ نے ساتھ خیر الانام کے تمام مخلوق اور ملائک اور مرسلین کو تسکین خاطر ہوگی جان کہ تسکین خاطر کل کی شفاعت کل کی ہے سبب پہلے شفاعت جبرئیل علیہ السلام کا یہ ہے کہ اس دار دنیا میں جبرئیل علیہ السلام نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عہد و پیمان کئے ہیں اور

عرض کئے ہیں اے سید و آسے محبوب خدا دن قیامت کے پہلے شفاعت
واسطے جبرئیل کے جناب باری میں کلام کیجئے ۔ بعدہٗ ملائکہ مقربین اور مخلوق کی
شفاعت کیجئے ۔ اسے وہ لوگوں کہ دم امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
مارتے ہو لازم ہے کہ فرمان سے اُن کے ہرگز نہ منھ پھیرو اور اور شرع سے سرمو
تجاوز نہ کرو اور نماز پنجگانہ ادا کرو اور جان و مال اپنا اُن پہ فدا کرو اور محبت میں
اُن کے مرو کہ دن قیامت کے شفاعت میں اُن کے رہو یہیں یہ مسکین بے تسکین
کہ نالین بردار سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے چند مسئلہ ضرور یہ
نماز کے واسطے یاد کرنے لڑکوں کے تحریر کر کر نام اُس کا صورت نماز رکھا ہے
الٰہا خدایا غفورا رحیما طفیل سے صورت محمدی اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلَیْہِ وَآلِہٖ صورت نماز کو قبول کر کر اس مسکین کو اور والدین
کو اور برادران اور اقربا اور محبان اور کاتبان اور ناظران اور قاریان کو اور کل
مسلمین اور مسلمات کو مومنین اور مومنات کو دامن میں شفاعت حضرت سید المرسلین
صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے لپیٹ آمین ثم آمین بتاریخ دوسری محرم الحرام
کے ۱۲۵۷ بارہ سو چھپن ہجری نبوی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم گذرے تھے
کہ نقش صورت نماز کا پردہ بطون سے صفحہ ظاہر پر اوٹھا ۔

تمام شد

محال گر نبودے کس نبودے ٭ نبودے ہر دو عالم را وجودے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم
دائمًا کثیرًا
کثیرا ۵

تجویدالحروف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

ا ب ت ث ج ح خ

د ذ ر ز س ش

ص ض ط ظ ع غ

ف ق ک ل م ن و

ه لا ء ی والسلام

جاں کہ یہ قطرہ قرات کا ہے اور دریائے عظیم آگے ہے۔

مانند
فَاَمَّا مَنْ طَغٰی
اور کَاْسًا دِهَاقًا کے
باقی
اٹھائیس مثالاں قیاس کرا وپر
اس
کے۔

قاعدہ اخفا بعد نون ساکن اور نون تنوین کے ان پندرہ حرفوں ...

مانند
وَفِرْعَوْنَ اور
وَنَمَارِقُ کے

قاعدہ ترقیق را ماقبل حرف ...

مانند
یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور
یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ کے اور
باقی دو مثال قیاس
کرا وپر اس کے

... پیش یا زبر ہووے ...

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
اَجْمَعِیْنَ ۝

رسالہ قراءت موسوم بہ قواعد التجوید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ قاعدہ قلب بعد نون ساکن اور نون تنوین کے ب آوے تو نون کے تئیں بدل میم سے کرتے ہیں ۔ اور باغنہ پڑھتے ہیں ۔ مانند مِنْۢ بَعْدِ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِھٰذَا الْبَلَدِ کے

قاعدہ قلب

قاعدہ ادغام باغنہ بعد نون ساکن اور نون تنوین کے یومن میں سے کوئی حرف آوے تو نون کے تئیں بدل اس حرف سے کرتے ہیں ۔ اور باغنہ پڑھتے ہیں ۔ مانند فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ کے ۔

قاعدہ ادغام باغنہ

قاعدہ ادغام بے غنہ ۔ بعد نون ساکن اور نون تنوین کے ر یا ل آوے نون کے تئیں بدل ر سے یا ل سے کرتے ہیں اور بغیر غنہ کے پڑھتے ہیں ۔ مانند اَنْ رَّاٰہُ اسْتَغْنٰی ؕ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ کے ۔ قاعدہ اظہار بعد نون ساکن اور نون تنوین کے ء اور ھ اور ح اور خ اور ع اور غ ان چھ حرفوں میں سے کوئی حرف آوے نون کے تئیں ظاہر کرتے ہیں ۔ اور پڑھتے ہیں مانند وَاٰمَنَھُمْ مِّنْ خَوْفٍ کُفُوًا اَحَدٌ کے

قاعدہ ادغام بے غنہ

قاعدہ اظہار

قاعدہ اخفا بعد نون ساکن اور نون تنوین کے ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ک ان پندرہ حرفوں سے کوئی حرف آوے نون کے تئیں اخفا کرتے ہیں ۔ یعنے پوشیدہ کرکر ساتھ غنہ کے پڑھتے ہیں ۔ مانند فَاَمَّا مَنْ طَغٰی ؕ وَکَاْسًا دِھَاقًا کے قاعدہ تفخیم

ماقبل لفظ مبارک اللہ کے پیش آوے یا زبر آوے لفظ مبارک کے تئیں پر پڑھتے ہیں ۔ مانند اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؛ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ کے قاعدہ ترقیق ماقبل لفظ مبارک کے زیر آوے یا خود زیر دار ہووے لفظ مبارک کے تئیں باریک پڑھتے ہیں ۔ مانند بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ کے قاعدہ تفخیم را ماقبل حرف را کے پیش یا زبر ہووے یا خود پیش دار ہووے یا زبر دار ہووے پُر پڑھتے ہیں مانند یا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؛ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ کے ۔ قاعدہ ترقیق را ماقبل حرف را کے زیر ہووے یا خود زیر دار ہووے باریک پڑھتے ہیں ۔ مانند رِزْقٌ کَرِیْمٌ ؛ وَ بَارِقٌ کے ۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝

رسالہ قراءت موسوم بہ ہدایت القراء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ اَنْبِیَائِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بعد حمد و صلوٰۃ کے اے تلاوت کرنے والے قرآن شریف کے ۔ اللہ تعالیٰ نے تعریفیں ہیں اور آپ صفت ہیں بیچ حدیث قدسی فرمایا ہے ۔ جو چاہے کہ میرے سے بے واسطہ باتیں کرے پس وہ کلام شریف پڑھے ۔ اس واسطے فقیر مسکین نے چند قواعد قراءت کے

ساتھ سہل طریق کے بیان کیا ہے۔ لازم ہر قاری کے تئیں کہ موافق اس کے
قرأت پڑھے۔ تاکہ نرمی سے بایقیں عذاب باری سے کرے۔ اے قاری نون
اوپر دو قسم کے ہے۔ ایک نون ساکن جزم دار کے تئیں کہتے ہیں مانند
اَنْ کے دوسری نون تنوین دو پیش دو زبر دو زیر کے تئیں کہتے ہیں مانند
ٌ ً ٍ کے تمام اٹھائیس حرف ہیں اُن میں سے ب بعد اُن دونوں
نونوں کے آوے نون کے تئیں بدل میم سے کرتے ہیں۔ اور ساتھ غنہ کے
پڑھتے ہیں غنہ وہ ہے کہ آواز طرف ناک کے جاوے۔ مانند مِنْۢ بَعْدِ
وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ کے اسے قاعدہ قلب کہتے ہیں۔ باقی
رہے ستائیس حرف اُن میں سے ی و م ن کہ مجموع اُن کا یُؤْمِنُ
ہوتا ہے۔ بعد ان دونوں نونوں کے آوے۔ ادغام ساتھ غنہ کے کرتے ہیں
یعنی نون کے تئیں بدل اس حرف سے کرتے ہیں اور با غنہ پڑھتے ہیں مانند
مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ کے باقی جو مثالاں قیاس کر اوپر اس کے
اسے قاعدہ ادغام کہتے ہیں۔ باقی رہے تئیس حرف اُن میں سے ر اور ل
بعد اُن دونوں نونوں کے آوے نون کے تئیں بدل را سے کرتے ہیں اور
بغیر غنہ کے پڑھتے ہیں۔ مانند اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى کے یا نون کے تئیں بدل
لام سے کرتے ہیں۔ اور لام میں ادغام کرتے ہیں۔ یہاں بھی بغیر غنہ کے پڑھتے
ہیں۔ مانند وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ کے اگر رے اور لام یومن میں
شریک ہووے مجموع اس کا یرملون ہوتا ہے۔ اسے قاعدہ یرملون
کہتے ہیں۔ باقی رہے اکیس حرف اُن میں سے ء اور ھ اور ح اور خ
اور ع اور غ ان حرفوں کو حرف حلقی کہتے ہیں۔ بعد اُن دونوں نونوں
کے آوے نون دونوں کو ظاہر کرتے ہیں اور پڑھتے ہیں مانند وَاٰمَنَهُمْ

مِنْ خَوْفٍ اور کُفُوًا اَحَدٌ کے باقی دس مثالاں قیاس کر اوپر اس کے
اسّے قاعدہ اظہار کہتے ہیں۔ باقی رہے پندرہ حرف ت ث ج د
ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ك اِن پندرہ حرفوں
سے بعد اُن دونوں لونوں کے کوئی حرف آوے نون کے تئیں اخفا کرتے
ہیں۔ یعنے پوشیدہ کر کر سات غنہ کے پڑھتے ہیں مانند فَاَمَّا مَنْ طَغٰی
اور کَاْسًا دِهَاقًا کے باقی اٹھائیں مثالاں قیاس کر اوپر اس کے اسے
قاعدہ اخفا کہتے ہیں۔ اسّے قاری لفظ مبارک اللّٰہ دل سے تیرے جاری
ماقبل اُس کے پیش یا زبر آوے لفظ کے تئیں پُر پڑھتے ہیں۔ مانند اَللّٰهُ
اَکْبَرُ اور نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ کے اسے قاعدہ تفخیم کہتے ہیں۔ اگر ماقبل اس کے
زیر آوے یا خود زیردار ہووے لفظ مبارک کے تئیں باریک پڑھتے ہیں۔
مانند بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
کے۔ اسے قاعدہ ترقیق کہتے ہیں۔ اور اسی طور سے حال حرف رے کا
ہے کہ ماقبل اس کے پیش ہووے یا زبر ہووے یا خود پیش دار ہووے
یا زبردار ہووے پُر پڑھتے ہیں۔ مانند یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور
یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ کے باقی دو مثالاں قیاس کر اوپر اس کے۔
اس قاعدہ کے تئیں بھی تفخیم کہتے ہیں۔ اگر ماقبل حرف رے کے زیر
ہووے یا خود زیردار ہووے باریک پڑھتے ہیں مانند فِرْعَوْنَ وَنَمَارِقُ
کے اس قاعدہ کے تئیں بھی ترقیق کہتے ہیں۔ اسے قاری اللہ تعالیٰ نے کلام
شریف میں فرمایا ہے پڑھو تم قرآن شریف کو ساتھ آہستگی کے یعنے علم
قرارت کے تئیں تحقیق کر کر حرف اور مد اور شد بخوبی ادا کرو۔ اور
رضائے الٰہی میں ڈوبو اسے قاری جو تحریر فقیر کی ہے الف بے قرارت

کی ہے اس پر قناعت نہ کر کر بحر قراءت میں غوطہ مار کر موتی کمال کے تین بیچ ہاتھ کے لاکر شب و روز بیچ قراءت کلام مجید کے رہو۔ اور عمر اپنی بیچ اس کے آخر کرو۔ تاکہ شفاعت سے کلام شریف کے دن قیامت کے نجات پاؤ

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؁

خطب

الخطبة الاولى لیوم الجمعه

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ط وَخَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ ط اَیْ عَلٰی صُوْرَةٍ جَمِیْلَةٍ شَرِیْفَةٍ نَجِیْبَةٍ ط لِاَنَّهٗ خَلِیْفَةُ اللّٰهِ ط وَاللَّازِمُ لِلْخِلَافَةِ مِنْ اٰتِیَتِهٖ الْجَمَالِ وَالْكَمَالِ هٰذَا هُوَ الْخُلُقُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ وَصَفَ اللّٰهُ تَعَالٰی حَبِیْبَهٗ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ بِهٖ حَیْثُ قَالَ فِیْ كَلَامِهٖ الْقَدِیْمِ ـ وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ط اَلْخُلُقُ الْعَظِیْمُ ط اَلْخُلُقُ الْعَظِیْمُ هِیَ عُكُوْسُ الْاَسْمَاءِ

وَالصِّفَاتِ الَّتِیْ انْطَبَعَتْ فِیْ مِرْآۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ وَظَہَرَ فِیْہِ الْکَمَالَاتُ الْقَدِیْمَۃُ الْوُجُوْبِیَّۃُ الرَّبُوْبِیَّۃُ لِاَنَّہٗ مِرْآۃُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ فِی الدَّارِ الدُّنْیَا مُحِبًّا وَمَحْبُوْبًا وَفِیْ دَارِ الْاٰخِرَۃِ مَحْبُوْبًا صِرْفًا فَلِلّٰہِ دَرُّ مَنْ قَالَ فِیْ حَقِّہٖ ؎

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

شَفِیْعٌ مُطَاعٌ نَبِیٌّ کَرِیْمٌ قَسِیْمٌ جَسِیْمٌ نَسِیْمٌ وَسِیْمٌ

اَیُّہَا النَّاسُ اِعْلَمُوْا وَافْہَمُوْا اَنَّ نَبِیَّکُمْ وَرَسُوْلَکُمْ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰہِ لَا شَرِکَۃَ لِاَحَدٍ فِیْ مَرْتَبَتِہٖ عِنْدَ اللّٰہِ بَلْ ہُوَ حَبِیْبُ اللّٰہِ لِہٰذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ۔

فَقَبِلَ اللّٰهُ تَعَالٰی دُعَاءَ آدَمَ لِسَبَبِهٖ وَنَجّٰی نُوْحٌ نَبِیُّ اللّٰهِ بِمَدَدِهٖ
وَكَانَ النَّارُ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی خَلِیْلِهٖ لِقُوَّتِهٖ وَخَرَجَ
مُوْسٰی كَلِیْمُ اللّٰهِ مِنَ الْبَحْرِ بِنَظَرِهٖ ۔ فَاتَّبِعُوْا شَرِیْعَةَ
نَبِیِّكُمْ وَاسْلُكُوْا طَرِیْقَةَ رَسُوْلِكُمْ طَرِیْقُ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰی قِسْمَیْنِ اَلْقِسْمُ الْاَوَّلُ
اِعْتِقَادِیٌّ وَالْقِسْمُ الثَّانِیْ عَمَلِیٌّ ۔ وَالْاِعْتِقَادِیُّ اِنَّمَا
هُوَ مُنْحَصِرٌ فِیْ مَذْهَبِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ لَا
خِلَافَ فِیْهِ قَدْرَ رَاسِ شَعْرَةٍ ۔ وَكُلُّهٗ حَقٌّ حَقِیْقٌ دَقِیْقٌ
فَالْاِلْزَامُ عَلَی النَّاسِ كُلِّهِمْ اَنْ یَّعْتَقِدُوْا وَفْقَ اِعْتِقَا
دِهِمْ لِاَنَّهٗ لَا سَبَبَ لِلنَّجَاةِ وَالْفَلَاحِ اِلَّا هُوَ
وَالْعَمَلِیُّ مُنْحَصِرٌ فِی اجْتِهَادِ حَنَفِیٍّ شَافِعِیٍّ مَالِكِیٍّ وَحَنْبَلِیٍّ
اَلْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ وَهُمْ كُلُّهُمْ عَلَی الْحَقِّ ۔ فَاتَّبِعْ لِمَنْ شِئْتَ
مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَةِ وَاعْمَلْ عَلٰی حُكْمِهٖ وَكُنْ فِیْ مَحَبَّةِ الثَّلَاثَةِ
الْبَاقِیَةِ كَمَحَبَّةِ اِمَامِكَ ۔ فَبَعْدَ الْاِعْتِقَادِ لَا بُدَّ مِنَ
الْعَمَلِ الْكَامِلِ عَلَی الشَّرِیْعَةِ الْمُصْطَفَوِیَّةِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَدَاءُ الصَّلٰوتِ الْخَمْسَةِ
وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاَدَاءُ الزَّكٰوةِ عَلٰى صَاحِبِ النِّصَابِ
وَالْحَجُّ مِنَ الْحَسَنِ الْوُجُوْهِ اِذَا اسْتَطَعْتُمْ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ط وَ
بَعْدَهٗ سُلُوْكُ طَرِيْقِ الصُّوْفِيَّةِ يَعْنِيْ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى
مِنَ الْقَلْبِ وَاللِّسَانِ مُوَافِقُ اِرْشَادِ صَاحِبِ الْاِرْشَادِ
لِاَنَّ الْفَنَاءَ وَالْبَقَاءَ وَقُرْبَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَحَبَّةَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى دَرَجَةِ
الْكَمَالِ لَا يَحْصُلُ اِلَّا بِهٖ وَالذَّاكِرُ كَذَا يَصِلُ اِلَى الْاِيْمَانِ
الْحَقِيْقِيِّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

الخطبة الثانية ليوم الجمعة

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ قَدَّرَ لَنَا الْاِيْمَانَ ط اَلصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ

ھدٰونا طریق الاسلام والاحسان خصوصًا علٰی
افضل الصحابۃ بالتحقیق امیر المؤمنین حضرت
ابی بکر ن الصدیق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ثم السلام
من الملک العلام علٰی قاتل الکفرۃ والمرتاب من کان رائیہ
موافقًا للوحی والکتاب امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب
رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ثم السلام من الملک العلام علٰی
جامع القراٰن کامل الحیاء والایمان امیر المؤمنین حضرت
عثمان ابن عفان رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ثم السلام
من الملک العلام علٰی اسد اللّٰہ الغالب مظھر العجائب
والغرائب امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللّٰہ
تعالٰی عنہ وعلی العشرۃ الباقیۃ المبشرۃ الذین بایعوہ صلی اللّٰہ علیہ
واٰلہٖ وصحبہٖ وسلم تحت الشجرۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم ثم السلام
علی العمین الشریفین بین الناس حمزۃ والعباس رضی اللّٰہ
تعالٰی عنھما ثم السلام علٰی امھات المؤمنین والمسلمین

حضرت خدیجۃ الکبریٰ وحضرت عایشۃ الصدیقۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہما وعلیٰ باقیۃ الازواج المطہرات
رضی اللہ تعالیٰ عنہن ثم السلام علیٰ بنت النبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم التی قال علیہ السلام فی حقہا
الفاطمۃ بضعۃ منی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ثم السلام
علی الامامین الہمامین امیر المومنین حضرت الحسن
المجتبیٰ وامیر المومنین حضرت الحسین شہید وادی
کربلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہما ثم السلام علی جمیع
الصحابۃ والتابعین وعلیٰ تبع التابعین رضی اللہ
تعالیٰ عنہم اجمعین۔

دعای سلطان الزمان بخواند

اللّٰہم انصر من نصر دین محمد وشریعتہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم واخذل من خذل
دین محمد وطریقتہ سہ بار بخواند عباد اللہ رحمکم

ایضاً قصیدہ منہ مدظلہ وزاد فیضہ

ای محمد جانِ من بر تو فدا	آمدی از بحر وحدت خوش لقا
گر بقائی تو نبودی در جہان	کے شدی اہل جہان اہل امان
گر نبودی ذات تو بر من عیان	ذات من معدوم بودی در جہان
ما عدم بودیم فانی در عدم	بوے تو دادہ نشانی از قدم
خوش خرامیدی تو از کتم عدم	خوش نہادی بر سر ہستی قدم
این کرشمہ از کجا آوردہ	ذات حق را تو نمایاں کردہ
کنت کنزاً را ظہوری آمدی	ایکہ تو از فہم ما بالا تری
شاد بودی در حریم کبریا	آمدی بر ما عیان راز خفا
سر مکنون را تو کردی بر عیان	بی نشان را دادہ بر ما نشان
شاد باد اے سرور عالیمقام	از طفیل جاہ تو یابم مرام

این عجب کاری کہ مسکین را نبی
غوطہ دادی در وجود خارجی

کے وہاں سے فیض مرشد کے لطیفۂ خفی پر آتا ہے۔ مرشد کے لطیفۂ خفی سے میرے لطیفۂ خفی پر آتا ہے۔
اسی طور سے لطیفۂ اخفیٰ سے اللہ اللہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے وہاں سے فیض مرشد کے لطیفۂ اخفیٰ پر آتا ہے مرشد کے لطیفۂ اخفیٰ سے میرے لطیفۂ اخفیٰ پر آتا ہے۔ اسی طور سے لطیفۂ نفسی سے اللہ اللہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے وہاں سے فیض مرشد کے لطیفۂ نفسی پر آتا ہے مرشد کے لطیفۂ نفسی سے میرے لطیفۂ نفسی پر آتا ہے۔
اسی طور سے لطیفۂ قالب سے کہ جسے سلطان الاذکار کہتے ہیں اللہ اللہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے وہاں سے فیض مرشد کے لطیفۂ قالب پر آتا ہے مرشد کے لطیفۂ قالب سے میرے لطیفۂ قالب پر آتا ہے۔
ذکر نفی اثبات کا ساتھ بند کرنے دم کے کلمہ لا کے تئیں ناف سے اٹھا کر لطیفۂ نفسی تک پہنچا کر الٰہ کے تئیں سیدھے بازو پر تصور کر کر الا اللہ کے تئیں لطیفۂ روح سے لے کر تمام لطیفوں پر سے گذار کر لطیفۂ قلب پر ضرب کرنا۔ معنی کلمۂ طیبہ کے اس طور سے خیال کرنا نہیں ہے کوئی مقصود سوائے ذات پاک کے تین یا پانچ پر یا زیادہ اس سے ہو سکے لیکن طاق پر دم چھوڑنا وقت چھوڑنے دم کے محمد الرسول اللہ دل سے اور زبان سے کہنا۔ بعد کلمۂ طیبہ سے ذکر کے الٰہی مقصود من توئی و رضائے تو۔ محبت و معرفت خود بدہ۔ اس دعا کو خاص عجز و انکساری سے مانگنا۔
مراقبہ معیت ساتھ ذکر نفی اثبات کے معنی اس آیہ شریفہ کے وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ اللہ تعالیٰ ساتھ ہمارے ہے۔ اس طور سے کہ شان کو اس کے سزاوار ہے اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کے لطیفۂ قالب پر۔ وہاں سے فیض

آتا ہے میرے لطیفہ قالب پر۔ مراقبہ ہر لطیفہ کا ساتھ ذکر اسم ذات کے اس طور سے تصور کرنا۔ مراقبہ لطیفۂ قلبی تجلیاتِ افعالیہ الٰہیہ سے فیض آتا ہے اوپر دل مبارک حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے وہاں سے فیض آتا ہے بواسطۂ دل مبارک حضرت آدم علیہ السلام کے وہاں سے فیض آتا ہے بواسطۂ دل مبارک پیران کبار کے اور بواسطۂ دل مبارک پیر میرے اوپر دل میرے کے
مراقبہ لطیفۂ روحی تجلیاتِ صفاتِ ثبوتیہ الٰہیہ سے فیض آتا ہے اور روح مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے وہاں فیض آتا ہے۔ اوپر روح مبارک حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے وہاں سے فیض آتا ہے۔ بواسطۂ روح مبارک پیران کبار کے .... اور بواسطۂ روح مبارک پیر میرے اوپر روح میرے کے۔
مراقبہ لطیفہ سرّی تجلیاتِ شیونات ذاتیہ الٰہیہ سے فیض آتا ہے اوپر سرّی مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے وہاں سے فیض آتا ہے اوپر سرّی مبارک حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وہاں سے فیض آتا ہے بواسطہ سرّی مبارک پیران کبار کے اور بواسطہ سرّی مبارک پیر میرے اوپر سرّی میرے کے
مراقبہ لطیفۂ خفی تجلیاتِ صفاتِ سلبیہ الٰہیہ سے فیض آتا ہے اوپر خفی مبارک حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وصحبہ وسلم کے وہاں سے فیض آتا ہے۔ اوپر خفی مبارک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وہاں سے فیض آتا ہے بواسطۂ خفی مبارک پیران کبار کے۔ اور بواسطہ خفی مبارک پیر میرے اوپر خفی میرے کے۔
مراقبۂ لطیفۂ اخفیٰ تجلیاتِ شانِ جامع الٰہیہ سے فیض آتا ہے اوپر اخفیٰ مبارک حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے وہاں سے فیض آتا ہے بواسطۂ اخفیٰ مبارک پیران کبار کے اور بواسطہ اخفیٰ مبارک پیر میرے ۔ اوپر اخفیٰ میرے کے۔

مراقبہ اقربیت جان کہ لطیفہ نفسی میں ساڑھے تین دایرہ ہے - دایرہ اول میں مراقبہ
اقربیت اسطور سے کرنا - میں دایرہ اول میں ہوں جو اقربیت کا ہے - نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ
حَبْلِ الْوَرِیْدِ - اللہ تعالیٰ نزدیک زیادہ ہے میرے تئیں میری سے
اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کے لطیفہ نفسی پر سے
دایرہ اول وہاں سے فیض آتا ہے میرے لطیفہ
نفسی پر سے دایرۂ اول سے لطائف خمسہ عالم امر
مراقبہ محبت میں دایرہ ثانی میں ہوں
جو اصل ہے دایرہ اول کا - یُحِبُّہُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗ
دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے تئیں اور دوست رکھتے
ہیں ہم اللہ تعالیٰ کے تئیں - اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کے لطیفہ نفسی

پر سے دو دایرہ واسطے فیض آتا ہے میرے لطیفہ نفسی پر سے دو دایرہ سے لطائف خمسہ عالم امر
مراقبہ محبت میں دایرہ ثالثہ میں ہوں جو اصل ہے دایرہ ثانی کا - یُحِبُّہُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗ
دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے تئیں اور دوست رکھتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کے تئیں - اس ذات
سے فیض آتا ہے مرشد کے لطیفہ نفسی پر سے سہ دایرہ واسطے فیض آتا ہے میرے لطیفہ نفسی پر
سے سہ دایرہ سے لطائف خمسہ عالم امر
مراقبہ محبت میں قوس میں ہوں جو اصل ہے دایرہ ثالث کی - یُحِبُّہُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗ
دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے تئیں اور دوست رکھتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کے تئیں -
اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کے لطیفہ نفسی پر سے قوس سے دوایر ثلاثہ واسطے فیض
آتا ہے میرے لطیفہ نفسی پر سے قوس سے دوایر ثلاثہ سے لطائف خمسہ عالم امر
مراقبہ اسم ظاہر - ھُوَ الظَّاہِرُ وہ ذات جو مسمّیٰ ہے اسم ظاہر کا اس
ذات سے فیض آتا ہے مرشد کے لطیفہ نفسی پر سے قوس سے دوایر ثلاثہ واسطے فیض
آتا ہے میرے لطیفہ نفسی پر سے قوس سے دوایر ثلاثہ سے لطائف خمسہ عالم امر
مراقبہ اسم باطن ھُوَ الْبَاطِنُ وہ ذات جو مسمّیٰ ہے اسم باطن کا اس ذات

سے فیض آتا ہے ۔ مرشد کے عناصر ثلثہ پر سوائے عنصر خاک کے وہاں سے فیض آتا ہے میرے عناصر ثلثہ پر سوائے عنصر خاک کے ۔

مراقبہ کمالات نبوت وہ ذات جو منشا ہے کمالات نبوت کا مبدا ہے جمیع اعتبارات سابقہ سے اور مبرا ہے ہمہ تعینات سے اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کے عنصر خاک پر معہ عناصر ثلثہ وہاں سے فیض آتا ہے میرے عنصر خاک پر معہ عناصر ثلثہ

مراقبہ کمالات رسالت وہ ذات ہے جو منشا کمالات رسالت کا اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کے ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ کمالات اولوالعزم وہ ذات جو منشا ء کمالات اولوالعزم کا اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت کعبہ :- وہ ذات جو حقیقت کعبہ ہے مسجود لہ جمیع ممکنات اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر

مراقبہ حقیقت قرآن وہ ذات جو حقیقت قرآن ہے مبداء وسعت بیچون حضرت ذات اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت صلوٰۃ وہ ذات جو حقیقت صلوٰۃ ہے کمال وسعت بیچون حضرت ذات اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ معبودیت صرفہ :- وہ ذات جو معبودیت صرفہ ہے اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت ابراہیمی[۱] وہ ذات جو منشا ہے حقیقت ابراہیمی کا۔ اُنسیت ذات کے ساتھ ذات کے اُس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت موسوی[۲] وہ ذات جو منشا ہے حقیقت موسوی کا محبت ذات اُس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت محمدی[۳] وہ ذات جو منشا ہے حقیقت محمدی کا محب و محبوب خود اُس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت احمدی[۴] وہ ذات جو منشا ہے حقیقت احمدی کا محبوب خود اُس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حب صرفہ[۵] وہ ذات جو منشا ہے حب صرفہ کا اُس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ لاتعین[۶] وہ ذات جو لاتعین ہے اُس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

خاتمہ مراقبات سلوک نقشبندیہ مجددیہ

رحمہم اللہ تعالیٰ بیچ تاریخ گیارہویں رجب المرجب ۱۲۷۶ بارہ سو ہجری نبوی تھی کہ اتمام کو پہونچی۔ اللہ تعالیٰ بتصدق نعلین مبارک حبیب اپنے صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین مقبول قلوب پیران کبار رحمہم اللہ کرے آمین ثم آمین۔

تاریخ این رسالہ ارشاد شدہ است
۱۲۷۶

۱۲

[۱] درینجا درود ابراہیمی یعنی اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اللہم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید ذکر کردہ شود ۱۲۔

[۲] درینجا درود موسوی یعنی اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وعلی جمیع اخوانہ من الانبیاء والمرسلین خصوصاً علی کلیمک موسیٰ وبارک وسلم ذکر کردہ شود ۱۲۔

[۳] درینجا درود شریف ... علی اشرف الانبیا اللہم صل علی سیدنا محمد ... افضل صلواتک عدد ... صلواتک وبارک وسلم ... [illegible]

[۴] درینجا تنبیر درود شریف بتکرار ... مفید است

[۵] درینجا در مقام ... تہلیل لسانی ... درود شریف ... قراءۃ تلاوت قرآن مجید ... نماز نوافل قنوت خواندن ... دیگر خیرات ... از شیخ ارشاد ... درود وعمل نمایند ۱۲۔

رسالۂ ارشادیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اما بعد فقیر حقیر بے تمکین محمد نعیم
المعروف بہ مسکین شاہ از پیروان طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ
ویکے از غلامان جناب شیخ زمان قطب دوران قوت ارباب ایمان تقویت
اصحاب ایقان پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی حضرت شاہ سعد اللہ صاحب
ادام اللہ افاضتہم کہ ہرگاہ باستفادہ جناب کرامت مآب از مراقبات و
مکاشفات و واردات و واقعات سرمایۂ بے سر و سامانی بہم رسانید حکم عالی
صادر گردید کہ رسالہ موجز الالفاظ مبسوط الاشارہ درین طریقۂ عالیہ انشاء ساز دتا
برادران دینی را فائدہ حاصل آید۔ اگرچہ این بے بضاعت استطاعت این امر
نداشت وغیر از اقبال امر جلیل القدر چارہ ہم ندانست پس بر طبق ارشاد
مکرمت بنیاد بدین عنوان اساس تحریر نہاد۔ اللّٰہ الموفق بالاتمام از تعلیمات
و تلقینات حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی کہ این درویش بے خویش کمر
ارادت را بر میان جان بستہ در حلقہ بگوشان صدق اعتقاد درآمدہ و روزگاری
چند در مشق توجہات طریقۂ عالیہ نقشبندیہ بسر گذرانیدہ بدین حال سمت ارشاد یافتہ
کہ انسان مرکب از لطائف عشرہ است پنج از عالم امر و پنج از عالم
خلق عالم امر آنکہ از امر کن پیدا شدہ۔ و عالم خلق آنکہ ظہورش بتدریج
آمد۔ عالم امر فوق عرش۔ و عالم خلق تحت عرش۔ لطائف عالم امر قلب
روح و سری و خفی و اخفی۔ و لطائف عالم خلق لطیفۂ

نفس و خاک و آب و باد و نار ارشاد دائرۂ امکان عبارت از ہر دو عالم
است نصف عالی آن بالائے عرش و نصف سافل
آن تحت عرش باین صورت و بہ این
فقیر را پیر رسید که صفائی
لطائف عشره
بتوجہات و ارشادات حضرت
پیر و مرشدے فداه قلبی و روحی
بہم رسیده بعرض و اظہار خواہد آورد ارشاد

اخفی
خفی
سری
روح
قلب
عرش
نفس
نار
باد
آب
خاک
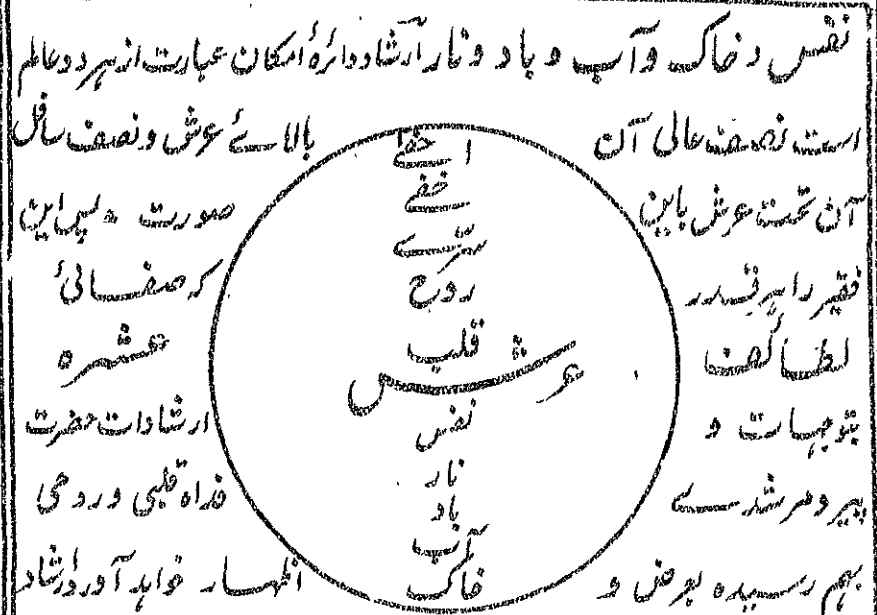
کہ محل قلب زیر پستان چپ بفاصلۂ دو انگشت مائل بہ پہلو ست زبان بکام چسپانیده
مفہوم اسم مبارک اللہ کہ بیچون و بیچگونه و بے شبه و بے نمونه است ملحوظ خاطر داشته
متوجہ بدل باشد و دل را متوجہ باو سبحانه دارد و در ذکر اسم ذات از زبان خیال مستغرق
باشد اما زمان دخول توجه ذکر را موقوف داشته باین طور متوجه باشد که فیض از باری
تعالی بر قلب شیخ من می آید و از آنجا بر قلب من میرسد چونکه چندی درویش
بجوشش متوجہات قلبی حضرت پیر و مرشدی فداه قلبی و روحی مانده دید که حرکتے
عجیب بر قلب و حرکتے در وی پدید آمد و ذکر اسم ذات یعنی اللہ اللہ جاری گردید و
مشاہده میکرد که از قلب مقدسۂ حضرت پیر و مرشدی فداه قلبی و روحی مثل امواج
دریا بر قلبم میرسد و لیان ترشح نمناک در حالت استغراق تلذذ سے فرحتے از آن
بر باطن من میرسید و بپیا باید که صورت شیخ را بلحاظ فیض فیضان حقیقی
روبروئے خود یا در دل خود یا خود را بصورت شیخ تصور نماید۔ اینرا ہر سه را
ذکر رابطه گویند و بے این ذکر رابطه فتح الباب بطون نمی گردد و ہر قدر که ذکر رابطه
بہ غلو باشد سلوک علو۔ و این فقیر را ذکر رابطه آنقدر غلبه کرده که ہمیشه ذکر بے فکر شیخ

سر نمیزد بلکہ در ہر شئی غیر صورت شیخ نمی بیند و آخر الامر خود را از خویش برکنار می
می یافت مصرع فانی شدم بشیخ و مرادم حصول شد، نور این لطیفہ در
عالم مثال معصفرین (زرد) است ارشاد کہ محل لطیفۂ روح زیر پستان راست
بفاصلہ دو انگشت است باید کہ با و متوجہ باشد بتوجہات حضرت پیر و مرشدے
فداہ قلبی و روحی حرکتے درو پدید آمد و ذکر اسم ذات جاری گردید و این فقیر را از قوت
لطیفہ قلب جسم تا صفۂ دست چپ و از قوت لطیفۂ روح جسم تا صفۂ دست یمین
بحرکت آمد۔ ارشاد کہ فیض از باری تعالے بر لطیفۂ روح شیخ و از آنجا بر لطیفۂ روح
خود تصور کند نور این لطیفہ در عالم مثال احمر ست ارشاد کہ محل لطیفہ سری
برابر پستان چپ جانب وسط سینہ بفاصلہ دو انگشت ست متوجہ باشد در آن ہم
بتوجہ حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی حرکتے پدید آمد۔ و ذکر اسم ذات جاری
گردید ارشاد کہ فیض از باریتعالے بر لطیفۂ سری شیخ و از آنجا بر لطیفۂ سری خود
تصور کند نور این لطیفۂ در عالم مثال ابیض (سفید) است ارشاد کہ محل لطیفہ خفی
برابر پستان راست بفاصلۂ دو انگشت طرف وسط سینہ است بتوجہ حضرت پیر و
مرشدی فداہ قلبی و روحی درین ہم حرکتے پدید آمد۔ و ذکر اسم ذات جاری گردید
ارشاد کہ فیض از باریتعالے بر لطیفۂ خفی شیخ و از آنجا بر لطیفۂ خفی خود تصور
کند۔ نور این لطیفۂ در عالم مثال اسیاہ (سیاہ) است۔ ارشاد کہ محل لطیفہ اخفیٰ
کہ الطف و احسن و اصل لطائف عالم امر و اقرب ست بذات حضرت او سبحانہ و
درمیان لطائف کالزجاج در وسط سینہ است بتوجہ حضرت پیر و مرشدی
فداہ قلبی و روحی در آن ہم حرکتے پدید آمد و ذکر اسم ذات جاری گردید۔ ارشاد
کہ فیض از باری تعالی بر لطیفہ اخفی شیخ و از آنجا بر لطیفہ اخفیٰ خود تصور کند نور این
لطیفہ در عالم مثال اخضر (سبز) ست ارشاد این زمان بہ ردائیکہ فوق عرش ست

جانب اصل خویش جذبہ و عروجے واقع می شود بر صاحبش گرمی و بیتابی و بیہوشی ظاہر میگردد۔ ارشاد اصل لطیفۂ روح فوق لطیفۂ قلب و اصل لطیفۂ سری فوق لطیفۂ روح .... واصل لطیفۂ خفی فوق لطیفۂ سری و اصل لطیفۂ اخفیٰ فوق لطیفۂ خفی و تا دایرہ امکان منتہی گشتہ و بنظر اینہا بطریج خویش لطف اقرب بجناب ایزدی ہستند ارشاد کہ محل لطیفۂ نفسی در وسط پیشانی ست در آن ہم بتوجہ حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی حرکتے پدید آمد و ذکر اسم ذات جاری گردید۔ ارشاد کہ فیض از باری تعالیٰ بر لطیفۂ نفسی شیخ و از آنجا بر لطیفۂ نفسی خود تصور کند و نور این لطیفۂ در عالم مثال مائل بہ ابیض ست و بیشتر توجہ منیر کہ حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی بر لطیفۂ قالب فقیر گردد و در آن ہم از سر تا پا حرکتے پدید آمد و از ہر بن مو ذکر اسم ذات جاری گردید۔ این را سلطان الاذکار گویند ارشاد کہ فیض از باری تعالیٰ بر لطیفۂ قالب شیخ از آنجا بر لطیفۂ قالب خود تصور کند۔ و نور سلطان الاذکار بر این فقیر چنان متجلی گردید کہ چادر سر مائل بہ سبزی از سر تا پا ست و بزبان اسم ذات از ہر بن مو مثل بوٹہ ہائے سفید کہ از لمعۂ آن عالمی روشن ارشاد کہ بزرگان طریقہ عالیہ نقشبندیہ رحمہم اللہ تعالیٰ اذکار مقررہ را با شرائط مسطورہ در شبانہ روز بست و پنجہزار مرفرمودہ اند باین طریق کہ ہر لطیفہ ہزار ہزار کرت تا لطیفۂ سبعہ و باز از سر گیرد۔ و تا بست و پنجہزار رساند و بہ ثبوت این فقیر پیوست کہ درین طریقۂ عالیہ بعد از صحت اعتقاد و اتباع سنت حبیب رب العباد استلزام توجہ شیخ و دوام اذکار شرط است کہ بغیر از توجہ شیخ انکشاف لطایف محال چنانچہ حافظ شیرازی میفرماید بیت :-

آنان کہ خاک را بنظر کیمیا کنند   آیا بود کہ گوشۂ چشمی بما کنند

ارشاد مراقبہ احدیت در دائرہ امکان بدین طریق می باید کہ از ذات احد

مسمّی باسم مبارک اللہ بیچون و بیچگونہ و بی شبہ و بی نمونہ فیض بر لطیفۂ قلب
و یا بر لطیفۂ روح و یا بر لطیفۂ سری و یا بر لطیفۂ خفی و یا بر لطیفۂ اخفیٰ و یا بر لطیفۂ نفسی
و یا بر لطیفۂ قالب می آید ارشاد کہ ذکر نفی و اثبات کہ نفس را زیر ناف حبس
کردہ و لا را از آنجا برداشتہ تا بلطیفۂ نفسی بکشد - و اِلٰہ را از آنجا بر کتف
راست آوردہ اِلَّا اللہ را از لطیفۂ روح و خفی و اخفیٰ و سری گذرانده بر لطیفۂ
قلب ضرب نماید تا اثر ذکر و حرارت مو بمو رسد تا سر و دیگر اعضا را حرکت ندہد
معنی کلمۂ طیبہ را ملحوظ خاطر دارد یعنی نیست ہیچ مقصودی بجز ذات پاک نفی
خویش و اثبات ہستی ذات پاک او تعالیٰ کند و بر این طریق تا مقدور نفس را بعدد
طاق سہ یا پنج یا ہفت فرو گذارد و بعدہ ہمین دستور از سر گیرد و وقت فرو
گذاشتن نفس اسم مبارک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم ضم
نماید و لحاظ عدد طاق را وقوف عددی گویند - اما وقوف قلبی ضرور اگر حبس
نفس ضرر کند بی حبس نفی اثبات کند و الّا آنرا تا مقدور کہ تواند بیدار می
رساند از افلش سہ مرتبہ تا اکثرش کہ نہایتے ندارد و باید ذکر این ملحوظ دارد
خدایا مقصود من توئی و رضائے تو محبت و معرفت خود بدہ این را بازگشت
گویند ارشاد از صبح صادق تا نزدیک زوال ذکر اسم ذات و از زوال تا صبح دیگر
ذکر نفی و اثبات این ہر دو ذکر تا شمار بیست و چہار ہزار است ارشاد ذکر بی ذکر در
سلوک این طریقہ مفید نیست و قتیکہ مزاج از کثرت ذکر بکاہلی رسد ذکر بی
ذکر مفید است ارشاد انوار و تجلیات را بیرون از باطن خویش دیدن سیر آفاقی
گویند و سیر آفاقی تا عرش است و اندرون باطن خویش دیدن سیر انفسی خوانند و
سیر انفسی بالائے عرش تا بدائرہ امکان و این فقیر انوار لطائف گاہے در
مقام خویش مشاہدہ افتاد و گاہے بشکل دائرہ از بیرون بجانب فوق و اطراف نش

نور ہر لطیفہ وگاہے ہمہ یکجا وگاہے بصورت دود عودی کہ در مجمر اندازند
واکثری باینطور عروجے واقع شد کہ اول متوجہ بہ لطیفۂ قلب گردیدہ وبعدہ
بطرف لطیفۂ روح وبعدہ بطرف لطیفۂ سرّی وبعدہ بطرف لطیفۂ خفی وبعدہ
بطرف لطیفۂ اخفی وبعدہ بطرف لطیفۂ نفسی چونکہ این ہمہ لطائف در ذکر اسم
ذات بخوبی جاری گردید بلطیفۂ قالب متوجہ شد وآنہم از سر تا پا بحرکت آمد
وذکر جاری گردید ودر بحر استغراق مستغرق گشت۔ وبعد ازان استغراق
عروج مسطورہ واقع شد ووقوع عروج گاہے بانوار لطائف وگاہے بآن
ودر ہر دو صورت اشیائیکہ در عروج مشاہدہ مے افتاد بے قید عدم وجود انوار
لطائف منکشف میگردد ودر وقت عروج سیر آفاقی وانفسی ہر دو تمام می شوند
گاہے نزول بر مقام خویش وگاہے ازآن ہم تنزل میکند ودرین وقت باین فقیر
اکثر رویت صحیحہ مشاہدہ می شد کہ ہرگز خلاف آن ممکن نبود بلکہ ہر امریکہ در پیش می
آمد زبان غنستی در دل تصور بیدہ مے خسپید وسبحانہ تعالے از رویت صحیحہ
بظہور می آورد وتشریح اینہمہ انکشاف ووقوع حالات این فقیر محض باظہار
شکر معطی مطلق واحسان توجہات حضرت پیر ومرشدی برحق وترغیب طالب
صادق روزے از مشاہدۂ انوار لطائف ورویت صحیحہ بخدمت حضرت پیر و
مرشدی فداہ قلبی وروحی اتفاق عرض افتاد کہ بر صفائی لطائف دلیلی
است واست یا نہ ارشاد فرمودند کہ دلیل اقوی توجہ الی اللہ است بلکہ توجہ
باین عوارض کہ سالک را پیش مے آید از مقصود حقیقی
باز ماندن است وہرگاہ کہ استقامت توجہ الی اللہ
در ذکر نفی واثبات خواہ بہ بے خطرگی وخواہ بکم
خطرگی تا چہار ساعت بہم مراقبۂ معیت در دائرۂ ثانی

دائرہ
ظلال اسما وصفات در تفصیلش
اصول اصول لطائف خمسہ اند
مشتمل بر ولایت
صغری

که عبارت از ظلال اسماء و صفات است میکنند آن را ولایت صغری میگویند
ارشاد مراقبه معیت یعنی مفهوم کریمه وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ در لحاظ دارند
یعنی الله تعالی با ماست چنانچه بشان او سزاوارست و ازان ذات فیض بلطیفه
قالب خود تصور کنند که مورد فیضان درین مراقبه لطیفهٔ قالب ست و باید که معیت
او تعالی با هر لطیفه و با هر جزو و با هر ذره از ذرات ممکنات تصور کنند. ارشاد
فقرا معیت او تعالی بذات میدانند و علما از علم او و پیران طریقه ما رحمهم الله
تعالی معیت او تعالی را چنانچه بشان او که بیچون و بیچگونه است معیت او نیز بیچون
و بیچگونه میدانند. ارشاد مراقبه معیت با ذکر نفی اثبات میکنند. ارشاد مراقبه
احدیت از صبح صادق تا باستوا و بعد از آن مراقبه معیت از استوا تا صبح دیگر
ارشاد در مراقبه معیت لحاظ این امور مشروط است یکی لحاظ معنی ذکر دوم لحاظ معنی آیه
سوم توجه به قلب چهارم توجه قلبی باو تعالی که مبدا فیض ست پنجم دفع خواطر
ششم رابطه در ثبوت این فقیر رسید که بدفع خواطر و جمعیت خاطر ذکر کثیر
والتزام صحبت شیخ کبیر مع رابطه حکم اکسیر دارد و درین مراقبه توحید وجودی
و ذوق و شوق و آه و ناله و استغراق و بیخودی و دوام تصور و توحید و غیره
حاصل میشود و این فقیر را این همه حالات قوی مثل ارض و سما در قلب مفهوم
میگردید چنانکه هر عقیده که پیش می آید بجز توحید او تعالی از فضل خویش باطل
میفرمود و اما از خدا غیر از خدا خواستن موجب الفعال دیاد و ادراک فقیر رسید که
از قوت لطیفهٔ روح صد چند از آن قوت لطیفهٔ سری صد چند و از آن قوت لطیفهٔ
خفی صد چند و از آن قوت لطیفهٔ اخفی صد چند اما از آنجا که لطیفهٔ قلبی بعالم خلق
نزدیک و لطائف دیگر بسبب لطافت خویش از عالم خلق بعید. قوت قلبی مفهوم
سالک میگردد و قوت لطائف دیگر مفهوم نمیگردد و در ثبوت فقیر رسید چون

لطائف عالم امر کہ بذوق و شوق و عشق او تعالےٰ در ذات سالک بخوبی تصرف نمایند بعد اضمحلال لطائف عالم خلق کہ عناصر است بر ہمان تصرف خویش باقی میمانند و فیض آنہا در عالم خلق کہ فیض ارواح نامند باقی میماند بمصداق قول بزرگان اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ حافظ شیرازی می فرماید بلبیت

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ؛ ثبت ست بر جریدۂ عالم دوام

ترجمہ تحقیق کہ دوستان خدا نہیں مرتے ہیں۔ ۱۲

ارشاد مراقبہ احدیت و نیت اصل سلوک انکسیکہ این را بخوبی و بدرستی بکنند سلوک آن قوی میگردد ارشاد کسے راکہ قوت توجہ منظور باشد استقامت این ہر دو مراقبہ زیادہ کند و مدت آنرا تا سہ سال شمار کردہ اند حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی باین فقیر مراقبہ ہر لطیفہ علیحدہ علیحدہ بدین طور ارشاد فرمودند۔

ارشاد مراقبہ لطیفۂ قلبی کہ از تجلیات افعالیہ الٰہیہ بر قلب مبارک حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فیض می آید و از آنجا بر دل مبارک حضرت آدم علیہ السلام و از آنجا بواسطۂ پیران کبار و بواسطۂ شیخ من بر دل من فیض توجہ حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی باین مراقبہ تبرکہ نیفض بہ خاطر فاطر جاری گردید۔ بالفرض اگر کسے را زندگانی ہزار سالہ بہر سد خطور ما سوی اللہ در دلش خطور نگردد و از غلبات حالات افعال خویش و افعال جمیع ممکنات را معدوم مطلق دانند این را فنای قلبی خوانند و اگر افعال خویش و افعال جمیع ممکنات را ناشی از فعل او سبحانہ تعالےٰ داند این را بقائے قلبی نامند و ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ست ہر کرا احوال این لطیفہ از احوال لطائف دیگر غالب آید آنرا آدمی المشرب گویند۔ ارشاد مراقبہ لطیفہ روح انکہ از تجلیات صفات ثبوتیہ الٰہیہ بر روح مبارک حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فیض مے آید و از آنجا بر ارواح مبارک حضرت نوح و حضرت ابراہیم

علیہما السلام و از آنجا بواسطہ پیران کبار و بواسطہ شیخ من بر روح من و باین مراقبہ
عالیہ در بحر فیض مستغرق میگردد و کسیکہ از غلبات حالات صفات خویش و صفات
ممکنات را معدوم دید آنرا فنائے روح میگویند و قائم مقامش صفات ثبوتیہ
باری تعالیٰ دید آنرا بقائے لطیفۂ روح میگویند و ولایت این لطیفہ زیر قدم
حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام است پس ہر کرا احوال این لطیفہ از
لطائف دیگر غالب آید آنرا ابراہیمی المشرب گویند ارشاد مراقبہ لطیفہ
سری اینکہ از تجلیات شیونات ذاتیہ الٰہیہ بر سری مبارک حضرت محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم فیض می آید۔ و از آنجا بر سری مبارک
حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام و از آنجا بواسطۂ پیران کبار و بواسطہ شیخ من
بر سری من و کسیکہ از غلبات حالات ذات خویش و ذات ممکنات را معدوم
یافت آنرا فنائے لطیفۂ سری میگویند و بقائے لطیفۂ سری دیدن ذات حق
است بجائے آن و ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ
الصلوٰۃ والسلام است پس ہر کرا احوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید
آنرا موسوی المشرب میگویند ارشاد مراقبہ لطیفۂ خفی اینکہ از تجلیات صفات
سلبیہ الٰہیہ بر خفی مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ
وسلم فیض می آید و از آنجا بر خفی مبارک حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام و از آنجا
بواسطۂ پیران کبار و بواسطۂ شیخ من بر خفی من و کسیکہ در صفات سلبیہ او
تعالیٰ فانی گردید آنرا فنائے لطیفۂ خفی گویند و بقائے لطیفۂ خفی باقی بودن
بآن و ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام است ــ
پس ہر کرا احوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید آنرا عیسوی المشرب گویند
ارشاد مراقبہ لطیفۂ اخفی اینکہ از تجلیات شان جامع الٰہیہ بر اخفی مبارک ــ

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فیض می آید و از آنجا بواسطۂ پیران کبار و بواسطۂ شیخ من برا خفی من فنائے لطیفہ اخفی گزشتن از اخلاق ذمیمہ خود ست و بقائے لطیفہ اخفی التخلق باخلاق او سبحانہ جل شانہ شانہ و ولایت این لطیفہ زیر قدم مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ست پس بر کرا حوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید آنرا محمدی المشرب گویند بر طبق ارشاد حضرت پیر و مرشد فداہ قلبی و روحی رسالۂ موجزہ در تشریح دو مراقبہ بنا بر بتدیان این طریقہ عالیہ بتاریخ ہفدہم ماہ جمادی الثانی ۱۲۵۵ہ ہجری مقدسہ باتمام رسید۔ او تعالی از فضل خویش قبول جناب کرامت مآب گرداناد آمین ثم آمین۔

بیت

محمد از تو می خواہم خدا را
الٰہی از تو عشق مصطفی را

ومن کلام الشریف مظلہ علی رؤس الخادمین وعم فیضہ فی العالمین

در بحر تحیر چو حباب است دل ما
ای وای بشد عمر بجای نرسیدیم
آن جام الست کہ رسیدہ است بکس ہم
گر من نروم بر در میخانہ عجب نیست
گر تیر خدنگم زنی افسوس نباشد
در شرع روا حاجت تلقین نماندہ است
مسکین چہ توان کرد کہ خود را نکشود است

لیلی لیلی غلط از گریہ چو آب است دل ما
در ہستی دو روزہ چو خواب است دل ما
دانند بزرگان کہ خطاب است دل ما
مدہوش از ان جام شراب است دل ما
بر آتش روی تو کباب است دل ما
از مصحف روی تو کتاب است دل ما
این عالم ناسوت حجاب است دل ما

رسالہ موسوم بہ قرب محبوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ المصطفیٰ وآلہ وصحبہ المجتبیٰ اما بعد مراد از وقت کہ در لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل واقع وقت مستمر است نہ وقت شاذ ان کانت الوقت الشاذ صار ذا لزم النقص فی مرتبۃ المحب زیرا کہ محب نمی خواہد کہ محبوب من از من جدا شود پس وقت شاذ دال بر جدائی محبوب ست گاہی وصل و گاہی فصل این تصور در ذات محمدی بعید از مرتبۂ محبوبی است صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم تعین اول کہ مقابل لاتعین است و آئینہ داری او بروئیت وجود مطلق کہ محبوب برحق است مستجمع جمیع صفات کمال و منزہ از جمیع نقصانات است تعین اول کہ حقیقت محمدی است صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم آئینہ داری آن کمالات میکند خلق محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کنایت از آن کمالات است کہ در آئینہ محمدی جلوہ گرشدہ است صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم در ذات احدیت بطریق اصلیت و در ذات احمدیت بطریق ظلیت موافق فرمودہ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ بیت

جود محتاج گدایان و ضعاف ؛ ہمچو خوبان کآئینہ جویند صاف
روی احسان از گدا پیدا شود ؛ روی خوبان ز آئینہ زیبا شود

محبوبان و دلبران آئینہ را در بر گرفتہ ہر آن و ہر زمان نظارگی جمال خویش نمودہ در بحر وصل غوطہ زن میباشند۔ ای یار جانی و ای عاشق لاثانی نکتہ عجیب دستگیر بشنو۔ و سوا از التذاذ و بیرون مشو تا وقتیکہ محبوب بذات خود بہ نفس خود

و عاشق نشود دیگرے از کجا پیدا آید کہ بہ و آشفتہ و عاشق گردد پس محبوب حقیقی آئینہ محمدی را صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم روبروی خود کشیدہ نظارگی جمال خویش نمودہ از آشفتگی تمام فرمود اَنَا الْمَحْبُوْبُ وَ اَنَا الْمَوْجُوْدُ وَ اَنَا الْمَقْصُوْدُ وَ اَنَا الْمَطْلُوْبُ این مقام نیز از قرب احمدیت صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم آگاہ باش و ہوش دار کہ تعین را از مقابل شدن لاتعین گزیری نیست و یکدم از جدی او تسکینی نہ از جہت فرمودند آن سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم لِيْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا يَسَعُنِيْ فِيْهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَّ لَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ یعنی مرا ہمیشہ با محبوب خود وقت خاص است کہ نگنجد در آن وقت ملک مقرب و نبی مرسل فہم کن ای یار جانی بیا بمیدان لاثانی این وقت خاص مستمر مقصود بر باطن و عالم امر محمدیت صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کہ محبوب کبریائیست ظاہر محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کہ عالم خلق است مستغرق در عاشقیت خواست بیت

ای ظاہر تو عاشق و معشوق باطنت　روی ترا کہ دید بگو کو ساکن ست

آمدم بر سر مطلب وجہ عروج جسم مبارک محبوب در شب معراج آن بود کہ آن جسم مبارک بہ لباس محبت یعنی عاشقیت مزین بود آنرا در بحر معشوقیت غوطہ دادہ مثل باطن محبوب گردانیدہ ہر دو را عین یکدیگر ساختہ رحمت عالمیان را سبب راحت و آسائش امت گردانیدہ بعد نزول تمام از شب گشت عالی مقام مخاطب بہ امت مرحومہ شدہ از زبان دُرفشان و رحمت فشان ارشاد فرمودند مَنْ رَاٰنِيْ فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ بہر این گفت احمد مختار پس آنان کہ از وقت مذکورۃ الصدر وقت خاص تصور کردہ اند مرادشان وقت معراج شریف باشد کہ ظاہر شریف در آن وقت بزور خصوصیت آن چنان مشرف

مشرف و مزین گشتہ بود کہ کسے را در آن وقت از ملک مقرب و از نبی مرسل

دخلے نبود یار بود و دلدار بود موافق شعر ہندی بلیت ؎

کیا کام جگ کے جھگڑے سے دلدار بھلا اور آپ بھلے
اغیار سے خلوت خالی ہو بس یار بھلا اور آپ بھلے

خوشا نصیب آشفتگان جمال محمدی و گرفتاران کمال احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کہ در یکبار یا بار از مرتبہ محبوبیت یار سرفراز گردیدہ صاحب راز و صاحب اسرار شدہ بہ غمخواری محبوب برسند یعنی محبوب غمخوار ایشان می باشد کہ دیگری را در آن مرتبہ نشانی و گمانی نیست ۔ الحمد للہ علی مرامہم رضی اللہ تعالےٰ عنہم پس وقت استمراری و وقت شاذ در ذات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم جمع اند ۔ وصلی اللہ تعالےٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم ۵

رسالہ سلوک

موسوم بہ نام تاریخی :۔

لذت القلوب

۱۲۹۹ ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَعْطَانَا الْقُرْبَ وَ اَمَرَنَا بِحُبِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

اما بعد فقیر حقیر از سر تا پا پُر تقصیر و مظہر قول سعدی بے نظیر ۔ من آنم کہ من دانم

اگر خوبی نفس خبیثم را و اگر دانم مردمان مانند تیر از من بگریزند و تا روز حشر
برین گدا چشم وا کرده نه بینند چه کند و چه گوید که از خود خبری ندارد پس احوال محبوب
را چسان بزبان آرد بیت

آگه از خویشتن چو نیست چنین — چه خبر دارد از حبیبان و چنین

باوجود این بیخبری خبرے از محبوب حقیقی و اثرے از مطلوب تحقیقی
بگوید و بجوید خود را در بحر ندامت غرق کردن است و احوال محبوب را مستغرق
نمودن پس چه کند که دل قرار نمیگیرد و زبان سکونت نپذیرد هر چند میخواهد که
غلبت کَلَّ لِسَانِی را در بر گیرد و لاکن طَالَ لِسَانِی غلبه میکند و میگوید که چیزے
در احوال نگارینگارانی سالک راه صفا و اسے طالب خدا بدان و بفهم که الطرق
اِلَی اللّٰہِ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ خَلْقِ اللّٰہِ نسبتے که بین الرب والعبد ثابت است
چون آن نسبت قوت یافت صاحب نسبت مطلوب را دریافت از اینجا حضرت
موسی علی نبینا و علیه السلام در مقدمه راعی که داعی خدا بود مخاطب بعتاب گردید
و مانند بیت بلا زیر بیت

تو برائے وصل کردن آمدی — نے برائے فصل کردن آمدی
تا توانی پا منه اندر فراق — اَبْغَضُ الْاَشْیَاءِ عِنْدِیْ الطَّلَاق

چونکه عروس نسبت ضعیف و نحیف
به وصال محبوب جلوه گر گردید نسبتهای درویشان و طرقهائے محبوبان را چه
بیان کند و چه نوع تشریح دهد که همه شاهراه اند و موصل به شهنشاه اسے سالک
راه صفا و اسے طالب خدا بدانکه طریقه نقشبندیه و قادریه و چشتیه و سهروردیه
و کبرویه و طیفوریه و رفاعیه و شطاریه و دیگر طرق که اند کلهم حق اند و موصل بحق همه
صاحبان طریقه مدارج قرب و مقامات عظیمه را طی نموده بمقام نهایت الوصال
رسیده و قبیله ازو فائق کمال فرمودند اشتباه که ال طریقه را به اتباع شرع منور ...

سلطنت: گنگ ہو گئی زبان میری ۱۲
ورازنا ہوئی زبان میری ۱۲
راستے اللہ کے طرف موافق گنتی انفاس خلق اللہ کے ہیں ۱۲
سب چیزوں سے زیادہ نا پسند میرے پاس طلاق ہے ۱۲

اصل کار را در اتیان احکام شریعت انگاشتہ ظاہراً و باطناً فنا فی الشرع بودہ
مستغرق بجمال محبوب حقیقی گشتہ اند با وجود کمال و تکمیل فیما بین یکدیگر فانی و عاشق
جانی بودند گویا کلہم اوراق یک شیرازہ و مجموعہ شان بی اندازہ اند۔ اے سالک
راہ صفا و اے طالب خدا با وجود حلقہ بگوشی پیران طریقہ و بزرگان شریفہ سلسلۂ
عالیہ خود گرفتاری و آشفتگی ہمہ دوستان خدا امر ضروری و لابدی کہ بغیر این انکشاف
بطون و انصراف کمون محال پس قول مجتہدان دین و بزرگان اہل یقین شکر
اللہ تعالیٰ سعیہم چہ زیبا آمد۔ کَرَامَاتُ الْاَوْلِیَآءِ حَقٌّ یعنی کرامات اولیاء
رحمۃ اللہ علیہم ظل معجزات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام اند مبادا انکار ظل موجب
انکار اصل گردیدہ سم قاتل شدہ بموت ابدی رساند۔ اے جان من و اے
جانان من بگوش جان بشنو و آگاہ باش اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ
حزب اللہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ کہ نداء فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ بگوش جان شان
رسیدہ اشتیاق ذکر بجائی رسانیدہ اند کہ نسبت ذاکر و مذکور را از میان
برداشتہ دلق احدیت و بیہوشی را پوشیدہ ۔ بیت

محرم این ہوش جز بیہوش نیست　　　مرز بان را مشتری جز گوش نیست

کمر بند محبت را بر کمر بستہ تاج افسر محبت را بر سر نہادہ گلو بند
یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ را در گلو بستہ بہ کحل مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی اکتحال
گردیدہ از شمشیر لا ہستی خود و ہستی جمیع ممکنات را بریدہ بالّا نگاہ شاہنشاہ
مسند آرائے وجوب وجود و در خود بود دیدہ حاضر مے شوند خدا نیستند لیکن
از خدا جدا نیستند ۔ بلبیتا ۔

مردان خدا خدا نباشند　　　لیکن ز خدا جدا نباشند

با وجود بندگی کار خداوندی میکنند بے اختیار بکلام مَا اَنْکَرْنَا [illegible]

لَیْسَ فِیْ جُبَّتِیْ سِوَی اللّٰہِ لَیْسَ فِی الدَّارِ غَیْرُہٗ دَیَّارٌ متکلم می
شوند حتی کردم انا الموجود مے زنند اول سر نیاز بر آستانۂ ایشان دار
بعدہٗ خود را در میدان طریقت آر فرد راہ راست است با تو گفتم این ؛
بروائے سالک طریق یقین ۔ وقتیکہ این فقیر المسمی بہ محمد نعیم المشتہر بہ
مسکین ہوس راہ یقین من طرق شیران دین ومحبان متین ومقوم شریعت خاتم
النبیین پیدا شد فرد مور مسکین ہوسی داشت کہ در کعبہ رسد ؛ دست در پائے
کبوتر زد و ناگاہ رسید ؛ چنگل طلب بدامن فیض فیاض زمان قطب دوران
سیدنا و مولانا و مرشدنا حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ قدس اللہ سرہ
العزیز زد چونکہ فضل خدائے ذی الجلال والکمال شامل حال خود داشت قبول
فرمودہ فاتحہ بارواح طیبہ خواجگان نقشبند رحمہم اللہ خواندہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
رَبِّیْ اِلٰی آخِرِہٖ سہ مرتبہ ایمان مجمل و ایمان مفصل یک یک مرتبہ کلمۂ
طیبہ دو مرتبہ یکے کلمۂ شریعت دیگر کلمۂ طریقت ۔ و کلمۂ توحید یک مرتبہ
ارشاد نمودہ تلقین ذکر فرمودند و حضرت ایشان را ارادت بمراد اللہ حضرت
شاہ عبد اللہ المعروف بہ غلام علی شاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ۔

و حضرت ایشان را استفادت بہ ماہ مبین حضرت شمس الدین حبیب اللہ
میرزا مظہر جان جانان شہید رحمۃ اللہ علیہ ۔

و حضرت ایشان را کرامت بہ آل محمد حضرت نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

و حضرت ایشان را شرافت بہ فیض بخش باطن حضرت حافظ محمد محسن رحمۃ اللہ علیہ ۔

و حضرت ایشان را حمایت بہ حامی دین حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ

و حضرت ایشان را عنایت بہ شاہ مخدوم بینی حضرت خواجہ محمد معصوم

و حضرت ایشان را فصاحت بہ سلطان الیقین حضرت مجدد دین حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ ۔

وحضرت ایشان را الطافے بقطب اللہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ
وحضرت ایشان را شرافتے بہ خانہ اول روشنگی حضرت خواجہ محمد امکنگی رحمۃ اللہ علیہ۔ وحضرت ایشان را سماحتے بہ دلریش حضرت خواجہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ
وحضرت ایشان را لجلجتے بہ ذات عابد حضرت خواجہ محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ
وحضرت ایشان را استمدادی بہ ذاکر اللہ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ۔
وحضرت ایشان را انشراحے بہ شیخ مرغوب حضرت خواجہ محمد یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ۔
وحضرت ایشان را افتتاحے بہ شاہ دین حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ۔
وحضرت ایشان را نسبتے بہ مقوم الدین حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند مشکلکشا رحمۃ اللہ علیہ۔
وحضرت ایشان را قربتی بہ مظہر جمال و جلال حضرت خواجہ امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ۔
وحضرت ایشان را نزہتے بہ حق شناسی حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ۔
وحضرت ایشان را استعانتے بہ منظور رحمان حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ۔
وحضرت ایشان را ہدایتے بہ فنا فی المعبود حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ۔ وحضرت ایشان را اشرافے بہ خواجہ متعارف حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان رامرحمتے بہ پیر صادق حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را استفتاحی بہ طبیع سبحانی حضرت خواجہ ابویوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

وحضرت ایشان را فتوحے بہ اصل ابدی حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را اشراقے بہ خلق رحمانی حضرت خواجہ ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را فیضے بہ شاہ زمانی حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را انقاسے بہ سالکان طریق عالی حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را انبساطے بہ مرشد حاذق حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

وحضرت امام را انبساطے بانکہ بر شرق وغرب حاکم حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

وحضرت امام را تصورے بہ معنی قرآن عربی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

وحضرت سلمان را حرمتے از مسند آرائے محب ومحبوب اکبر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

وحضرت صدیق را تقیتے بہ سید الانبیاء وحبیب خدا حضرت محمد مصطفیٰ واحمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

وحضرت حبیب را صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بہ تقاضائے محبت

قدسی کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ کنز ذاتی از پردۂ غیب الغیب
سر برآوردہ بدریائے محبت غوطہ زدہ دراغہ میم را ازان کشیدہ احمد
گردانیدہ کمالات ذاتی وشیونی وصفاتی واعتباری را درو منعکس گردانید
قابلیت اولی نام نہادہ بوسے ظلیت یاد و نارسا نہیدہ در دائرہ احمد جا دادہ
از خلعت محبوبیت صرفہ سرفراز گردانید و باز میم دیگر را بجائے الف
احمد نہادہ نام پاکش محمد گردانیدہ محبوب انعکاسی در پردۂ انعکاس آمد
از وسمۂ محب ومحبوبیت ذاتیہ چہرہ اش را آرائش داد آسائش جمیع ممکنات
را منحصر بر ستائش او ساخت حتے کہ ذرہ از ذرات جہان بے واسطۂ آفتاب
روئے محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم در درگاہ ایزدی بار نہ واز
دیگرے در محبت ذاتی سر و کار نہ خوش گفت آنکہ گفتہ ست

من بیدل بجمال تو عجب حیرانم الله الله چہ جمال ست بدین بوالعجبی

یعنی بر جمال ایزدی ہمچنانچہ حیرت دامنگیر عقل است بر جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حیرت در حیرت و فرحت در فرحت بوالعجبی بیند دیدۂ کہ از جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مشرف گردید ہمان زمان بمرتبۂ محبوبیت رسید - ای جان من وی جانان من بگوش جان بشنو وآگاہ باش کہ ایزد متعال بشان حبیب ذی الکمال والجمال ارشاد فرمود وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ خلق عظیم کنایہ از ان کمال ذاتی کہ منعکس در جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم است کہ مورد حدیث شریف کُلُّهُمْ يَطْلُبُ رِضَائِيْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ یعنی رضائے محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عین رضائے احدیت و نیز حدیث قدسی بشان محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واردست لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ وَلَمَا اَظْهَرْتُ الرُّبُوْبِيَّةَ

سلوک اور تحقیق کرتے یا محمد الیتہ اوپر خلق عظیم کے ہو ۱۲ -

یعنی اگر روئے محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیان نبودے برائے چہ افلاک را پیدا و برائے چہ ربوبیت را ہویدا کردے خوش گفت آنکہ گفت ؎

زلف تو ہر دو جانب خون ریز عاشقانیست
پیرے نہ میتوان گفت روے تو درمیان ست

چونکہ عاشق صادق راکشتہ نکنی و قامتش را بریدہ مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا مرصع نساری بمرتبۂ معشوقیت صرفہ نرسانی ای عاشق جانی جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در نزاکت لاثانی ست وبرائے سالکان محمدی المشرب بوصال سبحانی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عجب جمالی ست ذو جہتین بجہتے بحق و بجہتے بخلق جہت ثانی بمقام عاشقیت رحمانی و جہت اولی در محبوبیت مولی کہ از ہمہ اولی از جہت ثانی امت خود را بمعیت کہ بفخر خیر الامم مفتخر اند عجب فرمودہ بمرتبہ عاشقیت رسانیدہ از انجا بمقام محبوبیت صرفہ کہ متعلق بجہت اولے است مشرف میفرمایند ؎

ای ظاہر تو عاشق و معشوق باطنت　　روی ترا کہ دید بگو تو ساکن است

آرزوے انبیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین باوجود اصلیت بہ تبعیت او بود ہمین وجہ بود تا امت نشوی از اولش خاص او مشرف نگردی ای جان من و ای جانان من بگوش جان بشنو و آگاہ باش بمقتضائے حدیث شریف حقیقت اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ روئے محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم و احمدی صلاۃ اللہ تعالی علیہ اجمعیہ وسلم ظہور اولست زانکہ او مرکز جمیع موجودات و منودات واصل ہر اصل چہ حقیقت مرسلین و چہ حقیقت ملائکہ مقربین ہمہ ظلال او نید و او حقیقت الحقائق است پس ظل را بغیر لحوق باصل و اجزا را دائرہ را بے توجہ بمرکز چارہ نہ حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ فرماید ؎

مر جاؤ تم مرنے کے آگے ۱۲

پہلے وہ چیز جو اللہ نے پیدا کیا میرا نور ہے ۱۲

خیال روی تو در ہر طریق ہمرہ ماست نسیم موی تو پیوند جان آگہ ماست

انبیاء اولو العزم پناہ او جویند ملائکہ مقربین ثناء او خوانند

ہمہ انبیاء در پناہ تو اند مقیم در بارگاہ تو اند

پس بندۂ مسکین وذرۂ بے تسکین را جز عجز دامنگیر بیان ودر تحریر عیان نیست فَلْاُخْتِمْ بِالصَّلٰوتِ وَالتَّسْلِیْمَاتِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

ای جان من وای جانانِ من بگوش جان بشنو وآگاہ باش پیر کسی است کہ ظاہرش باحکام شرع آراستہ ودست باطنش از ما سوی اللہ برداشتہ منازلات سلوک ومقاماتِ عروج بواسطۂ شیخ کامل ومکمل طی نمودہ باشد ہر قدر کہ جذب قوی دارد موجب قربتش واحوالش فرحت بخش صورتش ہمہ سلوک وسیر صحبتش انقطاع کنندہ غیر چون نظر بصیرت بجمال مبارکش افتد توجہ الی اللہ پیدا ونعرۂ باطن بے اختیار ہویدا شود ھٰذَا مَقْبُوْلٌ حَبِیْبُ اللّٰہِ وَھٰذَا مِنْ رِّجَالِ اللّٰہِ وَھٰذَا اَھْلُ اللّٰہِ وَھٰذَا فَنَا فِی اللّٰہِ کامل شخصیست کہ عروجش اعظم ومکمل مردیست کہ نزولش اکمل واتم باشد حتے کہ مثل عوام کوچہ گرد وبازار نورد مَا لِھٰذَا الرَّسُوْلِ یَاْکُلُ الطَّعَامَ وَیَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ کہ درشان آقائے او نازل است فیضیاب باشد شخصیکہ متصف باین صفت باشد عزیز الوجود وکبریت احمر در جستجوی او طالبان صادق وعاشقان فائق را لازم وضرور کہ رجوع بایں طبیب حاذق نمایند وعلاج امراض باطن کنند تا نجاتے از گرفتاری ماسوی اللہ یابند در اطاعت اوچنان کوشند کہ خود را کالمیت بدست او دارند ودر حرکات وسکنات فنائے او باشند۔ مولانائے رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماید

چون گرفتی پیر ہن تسلیم شو ہمچو موسے زیر حکم خضر رو

دقیقہ از دقائق آدابش فرو نگذارند و در رابطہ را اصل آداب دانند و ہر چہ بروست فرع اوست باید کہ از فرع نیز دست بر داشتہ نباشند چنانکہ رو بروے او دو زانو با ادب سر فرو ہشتہ چشم سر بستہ خود را عاجز ترین غلامان او دانستہ بنشینند و خطرہ غیر را در دل نگذارند مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماید ؎

دل نگہدارید اے بے حاصلان در حضور حضرت صاحبدلان

در تذکرۃ الاولیا منقول است کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ہر روز در خدمت امام ہمام حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ حاضر می شدند مدت یکسال منقضی گشت ارشاد فرمودند اے بایزید کتابے از طاقچہ بیار بعرض رسانیدند طاقچہ نمیدانم کتاب از کجا آرم ارشاد فرمودند چندین مدت بر تو گذشت طاقچہ دیوانخانہ ما را ندیدی عرضداشتند کہ بدین طاقچہ حاضر نمی شوم بلکہ برائے نظارگی قلب مبارک سید السالکین یعنے نبیرہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالے عنہ از یک نظر خوش اثر کارش چنان تمام فرمودند کہ بایزید ہمان زمان بدریائے محبت رحمان غوطہ زدہ بہ کلام لَیْسَ فِی جُبَّتِی سِوَی اللہ مترنم گردید پس آداب شیخ لاریب باید کہ سایہ خود بر ذات او بلکہ بر صفات او نیندازند و از مطہرہ او وضو نسازند و پیالہ آب را لب خود نرسانند و آواز خود را بمقتضائے لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ بر آواز او بلند نسازند اے جان من با وجود این آداب نظر بر خوشنودی او باید داشت در لہو و لعب و خنث و مشت کہ ممنوع شرع نباشد ہر ضعیف شیخ باشد از ذکر گفتن و فکر نمودن آن را بہتر دانند منقول است روزے سواری مبارک محبوب شاہ دین و معشوق عاشقین حضرت نظام الدین

نہیں ہے میرے جبہ میں سوا اللہ کے

مت بلند کرو اپنی آواز کو اوپر آواز نبی کے ۱۲

بمنزلِ مقصود خواہد رسید ای جانِ من بگوشِ جان بشنو و آگاہ باش مسالکِ صاحبانِ مقاماتِ عظیمہ و راجلانِ منازلِ طریقہ دو اند یکی صاحبِ کشف عیناً باشد ویا وجداً و دیگری بے کشف نہ عیناً و نہ وجداً ہر دو قاطعانِ رہ اند وَاللَّذَّاتُ مُفَارِقٌ بَيْنَهُمَا یعنی یکی بالذت و دیگری بے لذت آخر نتیجہ سعیِ شان بر ہدفِ مقصود خواہد رسید۔ اگر شیخش بشارتِ مقامات ندادہ نفرمود کہ قسمتِ تو بجائے دیگر است بتو اند کہ لباسِ صبر بر قامتِ طلب بپوشد و منتظرِ آبِ رحمت باشد والا بشیخ دیگر رجوع کند و شیخ اول را بچشمِ حقارت نہ بیند اگر از تقدیراتِ ایزدی و تخریباتِ سرمدی میانِ پیر و مرید مفارقتِ صوری و مباینتِ معنوی افتاد قناعت بر نعمتِ باطنی کہ از و یافتہ است ناکردہ بشیخ دیگر رجوع نمودہ کارِ خود را باتمام باید رسانید ای جانِ من وای جانانِ من طالبیکہ باوجود دریافتِ رشدِ خویش و آثارِ فیض از شیخ خود روگردانیدہ بشیخ دیگر رجوع کرد خوب نکرد غالباً طوقِ آدبار بگردنِ حالِ او افتد و در آخرش قیل و قال۔ ای جانِ من وای جانانِ من طالبِ صادق کہ طلبش بانتہا رسید حتیٰ کہ دستگیرِ شیخِ کامل مکمل گردید مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ در حقش می فرماید ؎

شیخِ کامل بود و طالبِ منتہی	مردِ چابک بود و مرکب درگہی

بنظرِ اول آن می باید کہ دیگران در مدتِ مدید بشہر شہر آن نرسند۔ ای جانِ من بگوشِ جان بشنو و آگاہ باش نقدِ عمر کہ در کیسۂ ہستیِ تو نہادہ اند عجب نقدی است توصیفش از تقریر بیرون است و تعریفش از تحریر افزون۔

لازم کہ نتیجہ صرفش جز در حدا نیتِ الٰہ و محبتِ حضرتِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم دیگر نباشد مولانائے رومی رحمۃ اللہ علیہ سے فرماید

اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرفت وجہ ملقب بودن اولیاء آن بود کہ طالب صادق
را از نظر اول بمرتبۂ ولایت رسانیدے واز رقیت ماسوے اللہ آزادی بخشیدے
صوفی بجمال یوسفی بر سواری مبارکش گذشت از آنجا کہ غلبہ یوسان آن والا زمان
بینندۂ وحدت در کثرت ودانندۂ تنزیہ در تشبیہ و یابندۂ تجلی صوری
بود نظر پاکش کہ متصف بہ بصارت یعقوبی بود بر جمال یوسفی افتاد باوجود
قدرت استادہ کردن آفتاب و مہتاب خواستند کہ استادہ شود استادہ نشد
و ہمراہ رکاب والا امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کہ یکے از خادمان آن صاحب
زمان بودند بودند خطرۂ معشوقی در آئینہ دل خسروی منعکس گردید تاج مبارک
خود بر انگشت سبابہ نہادہ پائے کوبان واز خود پریشان بل بلہم بل بلہم
کلام بے معنی بزبان گویان درمیان استرضائے شیخ آمد صوفی در گرداب
حیرانی افتادہ متحیر شدہ باستاد از خوشنودی تمام انشراح صدر شیخ گردید
ہمان زمان خسرو را بمرتبۂ قطبیت رسانید اے جان من حق المقدور سعی نما ممکن
خلاف او بجو بینندہ ظاہر شد باطنا مال واموال زن و فرزند مادر و پدر را قربان
او سازند رضائے محبوب در رضائے او و سخط محبوب در سخط او دانند اورا
روپوش فعل خدا بلکہ فعل او مستہلک در فعل الٰہ یابند در سایۂ عاطفت او چنان
زندگانی نمایند کہ غبار ملال بر دامن حال او نہ نشانند مبادا تازیانہ الفراق
بینی وبینک بزند و مرض باطن طول کشیدہ بموت ابدی رساند ای
جان من بگوش جان بشنو طالبے در صحبت کامل و مکمل مرشد خویش و آثار فیض
بر ظاہر و باطن نیافت بانکہ بار تمام رو بروئے آن فیض بخش خاص و عام
معروضہ نمودہ باید دریافت اگر از زبان مبارک کہ مترجم کلام رحمان ست بشارت
مقامات یافت آن را کالوحی دانستہ بدانکہ مامور ست سرگرم باشد

نقد را دادم زر قلب استدم   شاد شادان سوی جانان میروم

پس دامن پیر را از بس تحقیق و تدقیق باید گرفت مبادا بدام ناقصی ملکہ کاذبے افتد و نقد عمر در بازار او صرف گردد جز خسارت ابدی بدست نمی آرد۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ می فرماید ؎

ای بسا ابلیس آدم روی ہست   پس بہر دستی نشاید داد دست

خود را از دست خود ذبح نمودن بہتر و پیالہ سم قاتل خوردن خوشتر از تربیت گرفتن شیخ ناقص و کمتر سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ می فرماید ؎

ز خود بہتری جوی و فرصت شمار   کہ با ہم خودی گم کنی روزگار

صحبتِ ذم و نظرۂ سم و کلامہ قبیح و بیانہ فضیح چراکہ نفس خبیثش از امارگی بیرون نیامدہ و مدعی خدائی خود است و ہرچہ منعکس از وست خباثت و رخباثت و قباحت در قباحت۔ ای جان من وقتیکہ از شیخ خود امری خلاف شرع سرزد بر بشریت حمل نمودہ از ان گذشتہ اعتقاد خود را راسخ باید داشت اگر ہمچنان کرامات و مراتب بظہور رسید حتیٰ کہ سہو بشریت را دور گرداند۔ در تحلیہ تمام معروضہ باید نمود اگر تشفی تمام فرمود فبہا والا او از مرتبہ شیخی افتاد و تو از مرتبہ مریدی مانند تیر از و باید گریخت و ہرف مقصود ہر جاکہ باشد بدست آرید۔

فقیر راقم عفی عنہ بفضل ایزدی ہر قدر کہ منازلات نقشبندی و مقامات مجددی رضی اللہ تعالےٰ عنہم سیر و طیر نمودہ در معرکہ بیان و در تحریر عیان نہادہ و بعضی و بعضے از کشوفہائے صحیحہ و رموز ہائے لطیفہ را نیز تحریر بیان سپارد۔

امید کہ این درشہوار را بگوش جان او بیزند تا از آن ثمرۂ ایمان یابند۔

منزل مراقبہ احدیت

منزل اول مراقبۂ احدیت ای جان من وی جانان من بگوش جان بشنو و آگاہ باش اشیا کہ در زاویۂ ظلمات عالم عدم و معدوم بودند حتی

کہ نامے ونشانے نداشتند وقتیکہ آفتاب وجود حقیقی و موجود خارجی ومعبود
حقیقی بر سر ایشان تافت کلہم از پردۂ عدم سر برآوردہ بوجود ظلیت موجود شدند
بے خود گردیدہ بے اختیار از خود رفتہ در سجدہ افتادہ غیر محبوب دیگر یرا نداشتہ
متوجہ باو شدند چرا متوجہ باو نشوند کہ غیر او موجودہ ومحبوب ومرغوب و
مطلوب نیست پس آنان کہ بحال خود ماندند و موجود خارجی را مسلم داشتند
مسلمان گشتند و ذی ایمان شدند وآنان کہ دم موجودیت خود زدند در ضلالت
کفر افتادند و قبای کافری بر قامت آذری پوشانیدند پس ہر کہ از دائرۂ اسلام
و ایمان بواسطۂ شیخ کامل ومکمل کہ نائب مناب حبیب اوست صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم خرق حجب آفاقی وانفسی ظلمانی ونورانی نمودہ بوصال محبوب حقیقی
و ایمان حقیقی مشرف گشتہ در زمرۂ اولیاء اللہ داخل شدہ بہ خلعت اَلَا
اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ط سرفراز شد زہے
سعادت ونجابت حزن و خوف کہ از لوازمات فصل اند وقتیکہ فصل از تصدق
پیران کبار رحمہم اللہ تعالے رفت ووصل جائی او گرفت حزن کجا و خوف کرا
در آن زمان پرورش در جوار رحمۃ للعالمین و سید المرسلین است و نیز بسبب
نعلین مبارک او صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم خود زنی در حجر سکینت و طمانیت
است ہَنِیْئًا لِاَرْبَابِ النَّعِیْمِ نَعِیْمُہَا پیران ما رحمہم اللہ تعالے نقشبند
باشند عجب نقشے زدہ اند کہ تعریفش از تحریر و توصیفش از تقریر بیرون
بمقتضائے حدیث قدسی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ نقش ذات مجردہ
را بر نگینۂ دل کنند بہرہ خواہان وصل سر یابند معاملۂ شان موافق ظن ایشان
بیان و بے نشان حیرت دامنگیر حال او شان بجائے میرسد کہ صفات را در
آنجا خطے نیست سبحان اللہ صفاتے کہ در مقام لا ہو و لا غیرہ بودند از دائرہ

ترجمہ آگاہ ہو کہ دوستان خدا کے نہ کوئی خوف ہے اُن پر نہ وہ غم پاتے ہیں ۱۲

مبارک کے پاؤں پوشوں کے نوکروں کی نعمتیں ابتدا کی ۔۱۲

میں نزدیک اُن میرے بندے کے ہوں ان میرے ساتھ ۔۱۲

ثانی سر برآورده در مرکز دائره او لے محو گردید نعوذ باللہ کے انفکاک صفات
از ذات تصور نکنند بحکم اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ مطابق مطلوب ذات مجرده را
مشهود گردانند که محبوب او ست نه آنکه در نفس الامر واقع است ای جان من
وای جانان من بگوش جان بشنو و آگاه باش مصداق وجود سه اند واجب
الوجود - و ممتنع الوجود - و ممکن الوجود - واجب الوجود آن که هستی او بذات
او و موجودیت او واجب - ممتنع الوجود آنکه عدمیت او و نابود ماندنش
لازم ممکن الوجود آنکه عدم و وجود او مساوی باشد یعنی کس نمی پرسد که موجود
کدام است و معدوم کدام از وجود او چیزے نمی افزاید و از عدم او نقصانی نمی آید
ظهور و نمود وجود او از دیگرے چونکه در موجودیت محتاج دیگر باشد در امورات
خود بطریق اولیٰ محتاج تر باشد پس حاجت روای جمیع موجودات و ممکنات
جناب او ست صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم که مرکز جمیع موجودات و منبع
جمیع جواہرات است حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ میفرماید ؎

بخیر زاهد و تا چون گذر کنی بنگر — که از جبین دلبار رشتہ چہ بقرار اند

یعنی گرفتاران امت و مریدان واولیہ وحشت عزلت گیر زاویه آن گیسو رسا اند
هرنگاه نظر ابتدای برجمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم انداز جان زبان بے
گفت و شنود و بے رنگ و بے بود آزادگی است مرحوم بلکہ جمیع آنهم خواهد شد
خوشا نصیب گرفتاران گیسوئے مبارک و آشفتگان روئے با ملاحت حافظ
شیراز فرماید رحمۃ اللہ علیہ ؎

خلاص حافظ ازان زلف تابدار مباد — که بستگان کمند تو رستگارانند

ای جان من و ای جانان من دائره امکان بر دو قسم است یکی عالم امر لطف
و دیگر عالم خلق مکدر عالم امر فوق عرش و عالم خلق تحت عرش باین صورت

آدمی او سا شد ع سو اسخ دوست رکھ ے
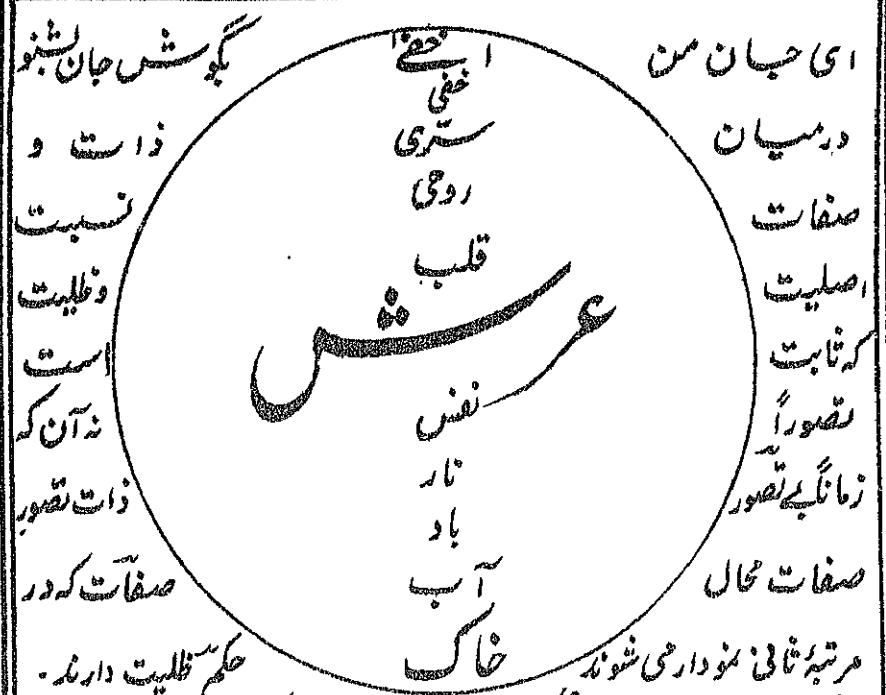
ای جان من بگوشش جان بشنو درمیان ذات و صفات نسبت اصلیت وظلیت کہ ثابت است تصوراً نہ آن کہ زماناً کہ بے تصور ذات تصور صفات محال صفات کہ در مرتبۂ ثانی نمودار می شوند حکم ظلیت دارند۔

سابق ترین صفات حیٰ ست پس اللہ حیٌّ اصل و علیمٌ ظل او اللہ علیمٌ اصل و مریدٌ ظل او اللہ مریدٌ اصل و قدیرٌ ظل او اللہ قدیرٌ اصل و سمیعٌ ظل او اللہ سمیعٌ اصل و بصیرٌ ظل او اللہ بصیرٌ اصل و کلیمٌ ظل او اللہ کلیمٌ اصل و مکوّنٌ ظل او وقس علیٰ ہٰذہ الصفات الزائدۃ الی ظہور الفعل۔ آگاہ باش لطائف عالم امر چون کہ ظلال اسما و صفات زائدہ وظلال افعال الٰہ اند در مرآت کن ظہور فرمودہ جلوہ گر گردیدہ اند۔ لطیفۂ اخفیٰ ظل اول لطیفۂ خفی ظل ثانی لطیفہ سرّ ظل ثالث لطیفہ روحی ظل رابع لطیفۂ قلبی ظل خامس ہر یک بمدارج خویش بقرب ایزدی در پیش لطائف عالم خلق لطیفۂ نفس و لطیفۂ نار و لطیفۂ باد و لطیفۂ آب و لطیفۂ خاک ہر یک از ینہا کدورتے وخساستے و دنائتے کہ دامنگیر حال دارند در گرداب قید افتادند ای جان من وای جانان من ہرچہ در عالم کبیر است نمونۂ آن در عالم صغیر عالم صغیر اصل آن فرع وگوشوارۂ آن شرح

لطائف عالم امر که در عالم کبیر اند ظلال آنها را در عالم صغیر جا داده و دیعت نهاده
راهِ مجتبی و جذبے پنهان داشتند جامعیت کلی عنایت فرموده خلعت خلافت
در بر پوشانیده مسجود الیه جمیع ممکنات گردانید سبحان الله عجب جامعیت است
که موجب خلافت گردیده مرتبه کرو بیان را پس انداخت از انجا که جبرئیل علی نبینا
و علیه السلام فرمود ؎

اگر یک سر موی برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

ای جان من انسان که مرکب از لطائف اربع عالم خلق است حاصل خود لطیفہ
نفس دارد که بَیْنَ الْمُحِبِّ وَالْمَحْبُوْبِ فاصل حقی که دم انا الموجود میزند و خدا را
نمی شناسد بلکه دعوائے خدائی میکند پس بدترین موجودات و مخلوقات و
کمترین معقولات و محسوسات اوست حدیث قدسی دَعْ نَفْسَكَ فَانَّهَا
مَعَادَاةٌ لِی در شان او و رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی الْجِهَادِ
الْاَكْبَرِ بر جان او مقابله ازین دشمن قوی امر سرسری نیست از جان گذشته
و دست از سر خود شسته بر توسن فنا نشسته رو برو ے محمدی المشرب
بمیدان بیاید امید فتح عظیم و ظفر جسیم است ای جان من ای جانان من محل
لطیفۂ قلب زیر پستان چپ بفاصله دو انگشت مایل به پهلوست و محل لطیفہ
روح زیر پستان راست بفاصلۂ دو انگشت مائل به پهلوست و محل لطیفۂ
سِرّ برابر پستان چپ بفاصله دو انگشت بطرف سینه و محل لطیفۂ خفی برابر پستان
راست بفاصلۂ دو انگشت بطرف سینه و محل لطیفه اخفی در وسط سینه بر خر
مهرۂ سینه و محل لطیفۂ نفسی در وسط پیشانی و محل لطیفۂ قالب که مجموعه لطائف
عشره است از سر تا پاست ای جان من پیران را رحمهم الله تعالے اطلاق قالب
بر سه چیز نموده اند اول مطلقه و دیگر ظل قالب حقیقی که ثابت بر مطلقه است

وسوم حقیقت جامعہ پس چشم سربستہ زبان بکام چسپانیدہ و خود را بطرف قلب را
متوجہ کردہ و قلب را بہ اللہ تعالیٰ متوجہ نمودہ مفہومش بیچون و بیچگونہ در خیال
داشتہ باوجود عریانی لباس مستجمع جمیع صفات کمالات و منزہ عن جمیع نقصانات
را در بر پوشانیدہ از خود و از خودی خود غافل شدہ موافق فرمودۂ حافظ شیراز
رحمۃ اللہ علیہ ؎

نیست بر لوح دلم جز الف قامت دوست
چہ کنم حرف دگر یاد نداد استادم

اللہ اللہ ذکر کند و صورت شیخ را روبروے خود یا اندرون دل خود
و یا خود را بصورت شیخ تصور نمودہ خیال کند کہ فیض از باری تعالیٰ بر قلب شیخ
می آید و از آنجا بر قلب من میرسد این را ذکر رابطہ گویند و صحبت ذکر رابطہ
فتح باب بطون محال و طالب عریان از حال ہر قدر کہ رابطہ پختہ نمود پا بہ سلوک
علو اینجا ہمین ذاکر بے رابطہ غیر واصل و صاحب رابطہ اگرچہ بے ذکر باشد و
اصل الرابطۃ شیئٌ عجیبٌ و غریبٌ فی المرتبۃ الاولیٰ
فناءٌ فی الشیخ و فی المرتبۃ الثانیۃ فناءٌ فی الرسول
و فی المرتبۃ الثالثۃ فناءٌ فی اللہ شیخ فنا فی الرسول یا
رسول فنا فی اللہ حتیٰ کہ حرکت قلبی مفہوم گردد پس با لحاظ جمیع شرائط
ہمراہ اینہا بدین حرکت مستغرق باشد [illegible] ایمانش حرکت [illegible] و دنیوی بخیر حرکت سیانی قلبی بحرکت بود
یا از حرکت او سالک را تمیز بود از نعمت دینی محروم و معدوم و تقلید بحرکت آمد
و حرکتش متمیز ذاکر گردید بشارت فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ بگوش جان رسید
جان را تازگی و ایمان را فرحت بی اندازگی بخشیدہ ای جان من ہنوز
نسبت ذاکر و مذکور باقی ست جزا اَذْکُرْکُمْ کافی چون این نسبت از میان

ترجمہ: [illegible]

محب و محبوب میان بر نسبت محبوبت محب را در بر گرفت و تمیز غیریت از خود
رفت حضرت شاه شرف بو علی قلندر رحمة الله علیه میفرمایند ؎

تو مباش اصلا کمال این ست و بس رو در و گم شو وصال اینست و بس

ای جان من وای جانان من تمیز از میان برخیزد نه آنکه غیریت عینیت
گردد هذا محال شرعی و عقلی فالرَّبُّ رَبٌّ وَّالعَبْدُ عَبْدٌ سبحان الله عجب
معامله ایست عجیب و غریب غیریت و عینیت هر دو رخت بر بستند و از محبوب
حقیقی دور تر افتادند در اینجا دقیقه ایست غیریت که دامنگیر سالک بود آنرا دور
نمود اگر بوی عینیت بدماغ محبوب رسد یعنی غیر را عین خود داند از مرتبهٔ
محبوبیت فرو افتد پس نه غیریت ماند و نه عینیت گرفتاران عقل عقیل
اَلضِّدَّانِ لَا یَجْتَمِعَانِ گفته اند حاکمان شرع شریف آنرا جمع فرموده
ای جان من وای جانان من این را بمثالے واضح گردانیم که از پیران ما رحمهم الله
تعالے رسیده است بگوش هوش استماع کنی آهن که در آتش خود را سوخت
غیریت را پاک سوخت با وجود عینیت افعالی و صفاتی غیریت ذاتی است
آن محل ولایت است و این ثمرهٔ نبوت صاحب ولایت عینیت صفاتی
و افعالی را محمول بر ذات کرده غائب را بر شاهد تصور نموده عینیت ذاتی خیال
کرده مترنم بوحدت وجود است صاحب نبوت که عبادت بجهر دارد غیریت
ذاتی را معائنه فرموده حاکم به اثنینیت است از آنجا که سید المرسلین و خاتم
النبیین صلوات الله تعالی علیه و آله و اصحابه اجمعین فرموده اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ
مِّثْلُکُمْ یُوْحٰی اِلَیَّ و او سبحانه در قرآن مجید ارشاد فرموده ؎ سُبْحَانَ
الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ اِلیٰ آخر و نیز کلمهٔ شهادت دال بر آنست وَ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تخصیص بجانب عبده و رسول

ترجمہ: میں بشر ... ہوں مانند تمہارے وحی آتی ہے طرف میرے ۱۰

؎ پاک ہے وہ پروردگار جس نے شب میں سیر کرایا اپنے بندہ کو ۱۲ ..

وحدہٗ لاشریک لہٗ گوید پا از دائرہ اسلام بیرون کشیدہ و در تہلکہ ابدی افتد
پس صاحبان ولایت ہرچہ بگویند و بکنند مقبول و مرغوب و محبوب است
و مقلدان ایشان مردود و تقلید مجتہدان دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم محمود
خلافِ این بزرگواران امید ثواب دارد نہ موجب عذاب مجنون کہ انا لیلیٰ
گفت عند اللیلیٰ و عند الناس مرفوع و از دیگری نامسموع پس مسئلہ وحدت
الوجود نفس الامری نیست بلکہ نفس الامری اثنینیت است کہ انبیا صلوات
اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بہ تبلیغ آن مستحق اند از آنجا کہ فرمودہ اند لا الٰہ
اِلَّا اللہ آدم صفی اللہ و لا الٰہ اِلَّا اللہ نوح نجی اللہ و لا الٰہ
اِلَّا اللہ ابراہیم خلیل اللہ و لا الٰہ اِلَّا اللہ داود خلیفۃ اللہ و لا الٰہ اِلَّا اللہ یوسف
صدیق اللہ و لا الٰہ اِلَّا اللہ موسیٰ کلیم اللہ و لا الٰہ
اِلَّا اللہ عیسیٰ روح اللہ و لا الٰہ اِلَّا اللہ محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم و علیٰ ہذا القیاس
جمیع انبیا صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین با وحدانیت خدا رسالت خود
جمع فرمودہ اند و ہر دو را جزو ایمان گردانیدہ شخصے ازین ہر دو یکی را
فرو ریزد دست از ایمان خویش بدارد اگر مسئلہ وحدت الوجود نفس الامری
بودی انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین ہرگز بر خلاف آن حکم نکردی ای
جان من و ای ایمان من تمام کلام مجید مملو بہ اثنینیت است و تصریح
بہ غیریت از آنجا کہ فرمودہ اند وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ[۱] نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ
مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ[۲] يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ[۳] يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ[۴]
الَّذِي خَلَقَكُمْ الی آخرہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ[۵] اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ
وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ این ہمہ ضمائر کہ راجع اند

[۱] اللہ تعالیٰ ساتھ ہمارے ہے اس طور سے کہ شان کو اس کے شرایط نہیں ۱۲

[۲] اللہ تعالیٰ نزدیک زیادہ ہے ہمارے تئیں شہ رگ سے ۱۲

[۳] دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے تئیں اور دوست رکھتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کے تئیں ۱۲

[۴] اے لوگو عبادت کرو تم تمہارے پروردگار کی جس نے تم کو پیدا کیا ۱۲

[۵] کہہ اے محمد وہ اللہ ایک ہے اللہ بے احتیاج ہے نہیں جنا اس نے اور نہ جنا گیا اور نہیں ہے واسطے اس کے برابری کرنے والا کوئی ۱۲

دال بر وحدت وجود اند یا بر غیریت وجود الاثنان متغائران قضیۂ مقررہ
است قل برذاتی دال است وہو اللہ برذاتے دیگر۔ اگر وحدت وجود بود
گنجائش قل ہو اللہ نبودی پس سوال وجواب و ثواب وعقاب مبنی بر غیریت
وجود است نہ بر عینیت وجود اگر وحدت وجود بودے سوال از کہ شدے
وجواب از کہ طلبیدی بشارت ثواب کرا و خسارت عذاب کجا ای جان من
وای جانان من علماء اہلسنت وجماعت شکر اللہ تعالےٰ سعیہم فرمودہ اند
حقائق الاشیاء ثابتۃ یعنی آشیاء مختلف الحقائق اند و ماہیات اینہا ن
قائم ودائم تبارک را در راو وراہ نیست۔ چنانکہ حقیقت آب سرد و نرم و
حقیقت آتش گرم پس ثبوت العینیۃ فیہا یخرج من عقائد اہل سنت والجماعت
ای جان من او سبحانہٗ در قرآن مجید ارشاد فرمود وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ
الْفُقَرَاءُ غنائیت ذاتی وہیچ نیست صفاتی در احدیت راست محتاجیت
ذاتی وانکساریت صفاتی در عبدیت را
ثبوت العینیۃ بین العبد والرب محال وفی معاملۃ الابدیۃ زوال۔ ای جان من
وای جانان من اینہمہ دلائل شرعیہ کہ شنیدی اگر راہ انصاف را پوئی وجان
وایمان را آب شرع شوئی بیقین بدانی کہ مسئلہ وحدت الوجود وعینیت
عبد ورب حق نیست و نہ نفس الامری بلکہ نفس الامری غیریت واثنینیت
است طرفہ تر معاملۃ البیت با وجود غیریت واثنینیت قول صاحبان ولایت
حق است کہ غیر حق را نہ می بینند و نہ شناسند و نہ دانند و در دیدہ و
دانش ایشان رضی اللہ تعالےٰ عنہم حق است پس حق را می بینند و حق را
می شناسند و حق را سیدانند از انجا کہ فرمودہ اند ؎

دیدہ غیر ترا نہ می بیند یک قسم صد قسم ہزار قسم

دیگری می فرماید ؎

بوکہ بوئی بشنوم از بوئی او　　مست رفتم بی خرد در کوئی او

ثالثی می سراید ؎

دیدہ بکشا و جمالِ یار بین　　ہر طرف ہر سو رخِ دلدار بین

رابعی می فرماید ؎

امروز چون جمالِ تو بے پردہ ظاہر است　　درحیرتم کہ وعدۂ فردا برای چیست خاصیۂ ابد ؎

ہر چہ آید در نظر از خیر و شر　　جملہ ذاتِ حق بود اے بے خبر

اوست در ارض و سما و لامکان　　اوست در ہر ذرہ پیدا و نہان

اوست پیدا و نہان و آشکار　　جلوہ کردہ است در ہر شی نگار

سادسے می فرماید ؎

ہر کہ ازین دیدہ درین دیدہ ندید　　دیدہ اش کور ز غفلت ہمہ او بود و ندید

ہر لحظہ کہ در شوق جمالِ تو شدم غرق　　جز روئے تو پیش نظرم جلوہ گری نیست

در صومعۂ زاہد و در خلوتِ صوفی　　جز گوشۂ ابروئے تو محرابِ دعا نیست

محبوبِ حقیقی و مرغوبِ تحقیقی را کہ در پردۂ غیب الغیب مستور و مسرور بود از سمع و بصر و از گوش بآغوش آوردہ غیبیت را از غلبۂ احوال بہ عینیت مبدل گردانیدہ بزیور بہ ینطق و بہ یبطش و بہ یمشی و بہ یسمع متحلی شدہ بایمانِ شہودی و گمانِ وجودی خرسند اند بہترین استان ایشان اند و خوشترین زمان درویشان اند مقبولانِ خدا و محبوبانِ رسولِ خدا اند دین و دنیا از نفسِ نفیس ایشان قائم و او شان در صلوٰۃ دائمی دائم۔ حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ می فرماید ؎

روضۂ خلدِ برین خلوتِ درویشان است　　مایۂ محتشمی خدمتِ درویشان است

ترجمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ پیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلام کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ چلتا ہے ۱۲

جرأت نهاده آنرا بر داشته در بحر ظلوما جهولاً غوطه زد آنچنان ظلم بر نفس خود روا داشت که بجز جهالت و نکارت از امانت چیزے دیگر نیافت بلکه حیرت را نقد وقت یافت ای جان من وای جانان من از لطیفهٔ قلب تا لطیفهٔ قالب که مسمیٰ بسلطان الاذکار است ذکر اسم ذات بارشاد صاحب ارشاد کند و در بحر فرحت و لذت چنان غوطه زند که نه از خود اثرے دارد و نه از دیگرے خبرے - ای جان من وای جانان من لذت طعام دنیوی منحصر به مضغه لسانی و لذات انعام اخروے منعقد بجسم و جسمانی ؎

چون زبان گویا ست بر تو مو بمو　موبمو ذکر خدا را نیز گو

موبمو که سالک از ذکر خدا استلذذ میگردد نعمتیست از نعمتهای اخروی و خلعتیست از خلعتهای ایزدی این را ولادت ثانی گویند ولادت اول از پدر و ولادت ثانی از شیخ باخبر آن موجب زندگانی فانیه و این سبب حیات ابدیه ای جان من وی جانان من او تعالیٰ از قدرت کاملهٔ خویش از جمیع عوالم یکی عالم مثال بین الشهادت والوجوب والارواح مانند آئینه تخلیق کرد باوجودیکه بود در صورتهائے همه موجودیست نور لطیفهٔ قلب در عالم مثال زرد نور لطیفهٔ روح سرخ و نور لطیفهٔ سری سفید و نور لطیفهٔ خفی سیاه و نور لطیفهٔ اخفی سبز در انکشافات این احقر نور لطیفهٔ نفسی مائل بابیض و نور لطیفهٔ قالب برین فقیر چنان غالب که چادر سرمائی از سر تا پاست و بجز بیان اسم ذات از هر بن مو مثل پوتهٔ سفید که از لمعهٔ آن عالمی روشن - اے جان من وای جانان من اگرچه ظهور انوار دلیل است بر صفائی دل لطف و الا دلیل اقوی توجه الی الله است و استقامت بر شرع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم - ای جان من وای جانان من مولانائے رومی رحمة الله علیه می فرماید ؎

ہر کہ صیقل بیش کرد او بیش دید ۔۔۔ بیگمان صورت درو آمد پدید

ہر قدر کہ شمشیر باطن را با حدیت صرف مصقل کردہ مصفی و متجلی گردانیدہ ہما نقد احوال و مواجید تفاصیل و تقاریب عجائبات و غرائبات را بیش دید مِنْ کُلِّ الْعَجَائِبِ وَالْغَرَائِبِ نَظَرُ الْوَحْدَةِ فِي الْكَثْرَةِ وَالتَّنْزِيهِ فِي التَّشْبِيهِ ہر گاہ جواہر احدیت بر شمشیر باطن پیدا ست کثرت آئینہ داری او خواست پس نموداری احدیت پیدا ست ای جان من ممکن در تشبیہ واجب در تنزیہ موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کہ سر آمد محبان و عاشقان بودند معروض نمودند رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ جواب آمد لَنْ تَرَانِي وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ ط ای موسیٰ تنزیہ را بغیر تشبیہ دیدن نمی توانی بلکہ از خود در ہانی وای موسیٰ تنزیہ صرف را کسی بیند سر آمد محبوبان و بر آمد معشوقان حبیب ما ست و رسول ما ست صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کہ این نعمت بے پایان و این دولت بیکران در او ودیعت نہادہ ایم و این کرامت عظمیٰ غیر او نہ بخشیدہ ای جان من ای جانان من این را بشالی واضح ولائح میگردانم بگوش ہوش استماع فرمای آئینہ کہ زباید را ہمی بیند بلا تشبیہ ذات او را ہمی بیند و ہر کہ در آئینہ می بیند بغیر تشبیہ نمی بیند بغیر تشبیہ نمی بیند پس آئینہ احمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کہ تعین اول است تنزیہ صرف را می بیند و غیر او صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم چہ انبیا و چہ اولیاء بغیر تشبیہ نمی توانند دید شیخ رحمۃ اللہ علیہ نیز از باغ سخن و استعارہ زمین و زمین اشارہ بہ تجلی صورتی نمود از آنجا کہ ارشاد فرمودہ ۔۔۔ بیگمان صورت در او آمد پدید یعنی سالک در آن زمان بصورت خود متجلی میگردد و بعین آن صورت مثال آن زمان بیان آمد آئینہ قطعیہ باشد و باطل مرائع باشد یا مستطیل بہ ہیأتش مرئی متجلی میگردد فافہم فانہا معارف دقیقۃ لطیفۃ شریفۃ کہ در اینجا حلول و اتحاد نہ فہمید کہ آن

ترجمہ تمامی عجائب وغرائب سے دیکھنا وحدت کا بیچ کثرت میں اور تنزیہ کا تشبیہ میں ۱۲

ترجمہ سلہ اے پروردگار میرے دکھلا دے مجکو دیکھوں میں تیری طرف ۱۲

ترجمہ سلہ ہرگز نہ دیکھیگا تو اے موسیٰ میرے کو لیکن دیکھ تو پہاڑ کی طرف ۱۲

کفر و الحاد است ای جان من شیٔ کہ در مرتبہ ثانی ظہور سکینات را تجلی می نامند
بس تجلی ہر جا کہ ظہور کند و بہر صورت کہ گیرد شیٔ از صرافت خود تجاوز نمی نماید۔ بلکہ تجلی
بر صرافت خود می ماند بہ بین تاب آفتاب ہر جا کہ افتد و بہر صورت کہ گیرد در
صرافت و لطافت او نمی افزاید و کثافت بر او غالب نمی آید پس طالب
بصورت خود متجلی شدن بعید از نقل و عقل نیست حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ میفرماید

ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم ‏ ‏ ‏ ‏ اے بیخبر ز لذت شرب مدام ما

ای جان من برائے قوت قلبی ذکر کثیر و رابطہ شیخ کبیر حکم اکسیر دارد حتی
کہ قوت ارض و سما در قلب مفہوم می گردد و بر ہر عقدہ کہ متوجہ می شوی از فضل
ایزدی حل میکنی لیکن از خدا غیر خدا خواستن موجب انفعال و محنت سلوک پامال
ای جان من وقتیکہ قالب از ہر بن مو ذاکر گردید و بہ التذاذ ذکر رگ و ریشہ
فاخر مراقبہ احدیت کہ منزل اول است باتمام رسید منزل دویم مراقبہ
معیت است ای جان من ای جانان من ہر ما تحت ظل ما فوق خود است و ما
فوق من حیث مجموعی خود مربی او و فیض بخش او بود پس ظل ہر چہ میگیرد از
اصل خود میگیرد ہر چہ می یابد از وصل اصل و اصل از اصل اصل الی
ما شاء اللہ تعالیٰ با وجود این ہر یک ظل و اصل را با ذات خاص نسبتے
خاص دادہ و حصے با اختصاص بخشیدہ پس طرق من حیث الوصل سہ آمد یکے
از راہ وصول کہ راہ است و دیگر من حیث نسبت خاص کہ اقرب شہنشاہ
است و سوم من حیث تفصیل الاسماء والصفات ہر چند راہ سوم سیرہائے
عجیب و طیرہائے غریب دارد لاکن انتہا ندارد و نیز در راہ اول و ثالث
حصول مطلوب است و در راہ نسبت وصول محبوب فافترق بینھما
بمنزلۃ الذکر والتحقق المتحقق مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ میگوید

وحدت غوطہ زن بود کہ فرمود ؎

مثنوی ما دکان وحدتست　　وحدت اندر وحدت اندر وحدت است

و نیز سہ وحدت کنایت از وحدت مبتدی و وحدت متوسط و وحدت منتہی
است و تطبیق کہ قال شیخ رحمۃ اللہ علیہ بر احدیت و وحدت و واحدیت
دال است و مصرعہ ثانی باین معانی وقتیکہ وحدت اول در وحدت ثانی
و وحدت ثانی در وحدت ثالث فانی گردید وحدت الوحدت کہ وحدت
وجود است بر منشاء ظہور چہرہ خود را کشود و نیز شیخ رحمۃ اللہ علیہ می فرماید
کہ دکانہای جہان اشیاء متعددہ و مختلفہ بسیار اند و دکان ما غیر وحدت چیزے
ندارد کہ در ہر گوشۂ خوشۂ وحدت نہادہ است و ہر کہ بر دکان ما می آید وحدت
میخرد و وحدت می برد و خانۂ خود را با وحدت پر میکند و می گوید ؎

ز ساز مطرب پرسوز آنچہ رسید بگوشم　　کہ چوب و تار و صدا حق حق ہمہ اوست

ای جان من و ای جانان من شیخ ہر چند از ذات مجردہ دم زن و در بحر حیرت
غوطہ زن لیکن طالب در صحرائے خاست و ناشنا پا در لنگ ازین سو رہ
بآن سو نمی یابد پس توجہ کثیر موجب عقدہ کشائی ذات بے نظیر نمیگردد و از
مقام لاہوت گذشتہ براہ ہاہوت نمی رسد بلکہ ذات را تجلی بصفات دیدہ
با حدیت مجموعی مشرف میگردد لیکن بسبب ناپختگی بسبب افتادگی حال
و در غور قیل و قال بسبب تشخص از تشبیہ و مثال و از تعینات و اعتبارات لیکن
سیفر یابد و می گوید کہ [illegible] آنجا کہ [illegible]
با ماست چنانکہ با شان او تعالی منزہ است از آن ذات [illegible] قال [illegible]
و از قال شیخ [illegible] تعالی بخود خیال کند [illegible]
[illegible]

ما در پیاله عکس رخ یار دیده ایم ؛؛ ای بیخبر ز لذت شرب مدام ما

ای جان من وای جانان من علما معیت او تعالی بعلم او میدانند و فقرا بذات او که مکشوف و مشهود شان است و پیران ما رحمهم الله تعالی معیت بیچونی میفرمایند بقول مولانا رومی رحمة الله علیه

اتصالی بی تکیف بی قیاس ؛ هست رب الناس را با جان ناس

ذکر نفی اثبات

ای جان من وای جانان من در مراقبهٔ احدیت ذکر اسم ذات و در مراقبهٔ معیت ذکر نفی اثبات باین طریق که نفس را زیر ناف حبس کرده و لا را از آنجا بر داشته تا به لطیفهٔ نفسی بکشد و اِلٰه را بر کتف راست تصور باید و الا الله را از لطیفهٔ روحی و خفی و اخفی و سری گذرانیده بر لطیفهٔ قلب ضرب نماید تا اثر ذکر در هر بن مو برسد اما سر و دیگر اعضا را حرکت ندهد ذکر خیالی است نه لسانی نفس را به عدد طاق فرد گذارد و بوقت گذاشتن نفس اسم مبارک محمد رسول الله صلی الله علیه و آله و صحبه وسلم ضم نماید اگر حصر نفس ضرور نکند والا بحبس نفی و اثبات بکند و معنی کلمهٔ طیبه را مبتدی نیست هیچ مقصودی بجز ذات پاک ملحوظ خاطر دارد و مفهوم متوسط که در کوچهٔ طریقت قدم نهاده نیست هیچ موجودی بجز ذات پاک و معلوم منتهی که از تمیز دم زده نیست هیچ معبودی بجز ذات پاک نفی اثبات ذکریست غریب و فکریست عجیب که هوش را فراموش میکند و محبوب را در آغوش خود میدهد می شاید و مستی را بیفزاید هذا طوق مسکر فی عنق محبی هر قدر که فنا حاصل کند بقا یابد و غبار اعلی وقت غلو بجنبش از ناف تا به تحت الثری فرو میرود و سرش از لطیفهٔ نفسی سر بر آورده تا به فلک الافلاک و از فلک الافلاک تا بدایرهٔ امکان منتهی شده همه را تحت لا آورده فانی سازد پس سالک در بحر وجوب غوطه خورده غیر محبوب حقیقی و موجود حقیقی دیگری نه

ے بیند و نہ می شناسد و نمیداند بقول قایلی ؎

بدریای شہادت گر نہنگ لا برآرد سر || تیمم فرض گردد نوح را درعین طوفانش

نوح کہ دانندۂ نفس الامری و یا بندۂ عبدیت خویش و مخلوقیت درویش باوجود اصلیت وصلوکہ کنایت از اثنینیت است دران طوفان تیمم کہ اشارت از وحدت وجود است فرض می گردد یعنی از غلبۂ احوال اصل مغلوب و مستور فرع غالب و مشہور وقتیکہ احوال فرونشست و بکلیت رخت بلبیت اصل برخاست و جائے خود گرفت نہ می بینی کہ بلبل باغ کہن و سرو زمین وزمن چہ می سراید آنا انتہی مشکٰوۃ نوحی الیٰ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ می فرماید ؎

گرچہ قرآن از لب پیغمبر است || ہر کہ گوید حق نگفتہ کافر است

ای جان من وای جانان من صوفیہ رحمۃ اللہ علیہم دو فریق اند۔ فریقے بوحدت وجود۔ و فریقے بوحدت شہود وحدت وجود یعنی ہمہ اوست و وحدت شہود یعنی ہمہ از وست۔ ای جان من وای جانان من بگوش ہوش بشنو منزل مقصود را براہ انصاف روو در ہر امر دقیق شدہ صاف صاف شو وحدت وجود گفتن و شنیدن و دانستن بہ از عقل و نقل وحدت وجود گردیدن و شدن و بودن حسنیت بی نشان و زیوری است بیکران کہ غیر محبوب را نمی دہند محبوب مردی است کہ ہستی خود را فنا کردہ قبائے بشری را دریدہ زیور احدیت را پوشیدہ و ثمرۂ وجوبیت را خوردہ در دیدہ و دانشش غیر وحدت نماندہ وحدت میداند و وحدت میگوید و وحدت می شنود ؎

زیور محبوب وحدت آمدہ || من بجز وحدت بکثرت نامدہ

کثرت مخلوق را نادیده ام   من بجز وحدت دگر نا خوانده ام
وحدت محبوب دارم در کنار   وحدت محبوب یارم در کنار
ای که وحدت آمده ایمان ما   بر جهان وحدت فدا شد جان ما
وحدتم جان جهان را پر کند   وحدتم هر دو زمان را پر کند
وحدتم از یار من دلدار من   وحدتم هر جا بود غمخوار من
وحدتم آرم ز جانان برخورم   وحدتم دارم ز جانان سرورم
وحدتم در وحدتم در وحدتم   هر زمان در وحدتم در وحدتم
وحدتم هر جا بود مولای من   وحدتم هر آن بود سودای من
قبل ازین فرمود مولای زمان   شاد باد ارواح او در آن جهان
مثنوی ما دکان وحدت است   وحدت اندر وحدت اندر وحدت است
من بجز وحدت ندانم هیچ شی   من بجز وحدت نخواهم هیچ شی
وحدتی دارم نهان و ظاهرم   وحدتی دارم ازان من ظاهرم
وحدتم آمد قبای جان و تن   وحدتم آمد نهالی زان چمن
من به بطن مادرم وحدت نهان   چون شدم ظاهر جهان وحدت عیان
من بوحدت شیر مادر خورده ام   من چه وحدت بر دهان آورده ام
ای شباب من ز وحدت شاد شد   این زمان پیرم ازان آباد شد
وحدتم در نزع جان من شود   وحدتم در گورستان من شود
وحدتم در حشر دارم پیش و پس   وحدتم در وحدتم این بس هوس
مسکن مسکین و وحدت شد عیان   مدفن مسکین وحدت بی نشان
حمد لله من کیان وحدتم   حمد لله من نشان وحدتم
حمد لله من ثنای وحدتم   حمد لله من بقای وحدتم

صلوات اللہ تعالے علیہم اجمعین بر پا ست چون کہ اولیاء امت رحمۃ اللہ تعالے علیہم قدم کہ در طریقت مے زنند و راہ قرب راحی پویند حتے کہ وصل عریان بیچویند بجاے میرسند کہ غیر جمال محبوب حقیقی و کمال مطلب تحقیقی دیگرے مشہود نمی گردد و در نظر بصیرت محمود نمی آید و اصلے می فرماید ؎

دربزم وصال تو بہ ہنگام تماشا نظارہ ز جنبیدن مژگان گلہ دارد

از جنبیدن مژگان خیال خویش کہ در پیش ست باوجود بود خود را نابود کردہ گو ہر موجودیت را نثار بر جمال یار می سازند و مشاہدہ دلدار می باشند در آن زمان شہود شہود او و بود بود او پس ماسوی اللہ موجود لیکن در نظر سالک مستور و مغلوب بروز شہود آفتاب است نہ نمود ستارہ پس بیچارہ سالک کہ ابن الوقت ست باوجود موجودیت ستارہ بیخود و مبہوت رفتہ و گفتہ کہ نیست ہیچ موجودے بجز ذات پاک موافق فرمودہ عارفے و سالکے ؎

صوفی ابن الوقت باشد ہر زمان آن ابوالوقت ست نادر در جہان

یعنی ابن الوقت مغلوب الاحوال ست و ابوالوقت غالب شاہ بازی ست کہ نظرش تیز بین ست و تابع نبیین با شہود آفتاب ستارہ ہا راہم بیند و می گوید واشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ پس اللہ موجود ست و ماسوی اللہ نیز و این در حقیقت نہ تقلیدی نہ احوالی بلکہ نفس الامری ای یار جانی ای عاشق لاثانی چون کہ در مراقبۂ معیت پردۂ ظلال روپوش جمال یار ست آہ و نالہ ذوق و شوق بیتابی و بیہوشی صدائے عاشق زار است ؎

عاشقانرا سہ نشان است ای پسر — آہ سرد و رنگ زرد و چشم تر

قریب موت ظاہری نمودار ای این نشانی است پس عاشق صادق کہ در تجر
موتوا قبل ان تموتوا مستغرق است نشانہای مسطورہ را مستحق تر است
ای یار جانی و ای عاشق لاثانی اگرچہ در مراقبۂ احدیت مبدا فیض ذاتی
است کہ مستجمع جمیع صفات کمالات است و منزہ عن جمیع نقصانات لاکن
توجہ سالک اولاً و ثانیاً بطریق ادب طرف فوق است و مورد فیض لطائف
سبعہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ می فرماید ؎

تیمار غریبان سبب ذکر جمیل است — جانان مگر این قاعدہ در شہر شما نیست

یعنی جانان من جمیل مطلق است و موصوف بصفات برحق تیمار غریبی لازم
آن جمیلی و الحق کہ تیمار غریبی را ہیچ نسبت حقیقی و اقتضا نیست تحقیقی عجب نی
رسد ای یار جانی و ای عاشق لاثانی اگرچہ مقامات بیچونی و تنزلات بنظر
نظر بیچونی غیر منتہی لاکن بنظر سالک منتہی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ ست
بادہ بیچونی می فرماید ؎

گر بریزی بحر را در کوزۂ — چند گنجد قسمت یک روزۂ

لہذا پیران را رحمۃ اللہ تعالی علیہم ارشاد فرمودہ اند در مراقبۂ احدیت
توجہ سالک بطرف فوق بود مشغول شدہ را طرز نشست بیت تا بہ گو یادارد
مراقبۂ معیت را با تمام رسانیدہ مولانا رومی می فرماید ؎

من چہ گویم ہوش دارم پیش و پس — گر نباشد نور یارم ہم نفس

نور او در یمن و یسر و تحت و فوق — بر سر و بر گردنم چون تاج و طوق

ای یار جانی و ای عاشق لاثانی مرتبۂ نبوت کہ اقرب ترین مقامات است
مبدا فیض شان ذات بحت است کہ اعلی ترین تعینات است مرتبۂ ولایت کہ

ترجمہ: مر و تم آنکہ مرنے کے

فنا و بقاے افعالی و صفاتی است ما تحت مرتبہ نبوت ظل نبوت است پس
ولایت نبی زیر قدم نبی میگویند کنا [illegible] انبیا پس پیران ما رحمۃ اللہ
تعالے علیہم مراقبات لطائف خمسہ [illegible] ثانی کہ دائرہ ظلال
اسماء و صفات است و ظہور [illegible] ہم درانجا ست می
فرمایند۔ مراقبۂ لطیفۂ قلبی از تجلیات افعالیہ الٰہیہ فیض می آید بر قلب
مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم و از آنجا
فیض می آید بر قلب مبارک حضرت آدم علیہ السلام و از آنجا فیض می آید
بواسطۂ قلب مبارک پیران کبار و بواسطۂ قلب مبارک پیر من بر قلب
من وقتیکہ از غلبات احوال افعال خویش و افعال جمیع ممکنات را معدوم
یافت و خطرات غیر غیر مفہوم و غیر معلوم حتی عمر ہزار سالہ بہ ہنر بینا

غیر تو ہرگز ندارم اے خدا پس چہ در دل گذارم ای خدا

درینوقت از دولت فناے قلبی مشرف گردید و بقاے لطیفۂ قلبی بنظارگی
جمال افعال محبوبی ولایت این لطیفہ زیر قدم مبارک حضرت آدم علی
نبینا و علیہ السلام است پس درین زمان سالک ذی ادانی الفطنۃ
آدمی المشرب مشرف گردید۔ مراقبۂ لطیفۂ روحی از تجلیات صفات
ثبوتیہ الٰہیہ فیض می آید بر روح مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ و صحبہ و سلم و از آنجا فیض می آید بر روح مبارک حضرت نوح
و حضرت ابراہیم علیہما السلام و از آنجا فیض می آید بواسطۂ روح مبارک
پیران کبار و بواسطۂ روح مبارک پیر من بر روح من چون سالک بجا رسید
درین وقت کہ ابن الوقت است از سکر وقت صفات خویش و صفات جمیع
ممکنات را مسلوب و غیر منسوب می بیند لیکن بر ہذا افنا روحی

مراقبہ لطیفہ قلبی

مراقبہ لطیفہ روحی

ھٰذا فنائے خفی و در آن فنا خلعت بقا یافتن بشری لہ نہ ابقائے خفی و ولایت این لطیفہ زیر قدم مبارک حضرت عیسیٰ علیہ السلام است پس سیر کرا احوال این لطیفہ از سائر لطائف دیگر غالب آید آن را عیسوی المشرب میگویند

مراقبہ لطیفۂ اخفیٰ

مراقبہ لطیفۂ اخفیٰ از تجلیات شان جامع الٰہیہ فیض می آید بہ اخفیٰ مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم و از آن جا فیض می آید بواسطۂ اخفیٰ مبارک پیران کبار و بواسطۂ اخفیٰ مبارک پیر من بر اخفیٰ من مولانا رومیؒ می فرماید مصراع ؎ او جمیل است و یحب للجمال ؛ یعنی شان جامع مطلق کہ جمال حق است آئینہ جمال محمدی را رو بروے خود کشیدہ نظارگی جمال و کمال خویش میفرماید کُلُّهُمْ يَطْلُبُونَ رِضَائِيْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَائَكَ خوشا نصیب گرفتاران رضائے محمدی و شیفتگان گیسوے احمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم و نیز مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ می فرماید بیت ؎

ہیچ خوبان کائینہ جویند صاف	جو دے جوید گدایان وضعاف
روی احسان از گدا پیدا شود	روے خوبان ز آئینہ زیبا شود

مولانا رحمۃ اللہ علیہ شیخ زمن کہ ثمرۂ خوار شجرۂ معنی کہن اند از خود ذات احد و از گدایان ذات محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کہ ملبس بہ لباس عبدیت اند ان عبدنا گفتا بیت فرمودہ اند یعنی محبوب حقیقی آئینہ ذات محمدی را رو بروے خود کشیدہ و بروے کُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ را زیبا فرمود حتی کہ ظہور ربوبیت و صمدیت و محبوبیت فنائے لطیفۂ اخفیٰ گذشتن از اخلاق ذمیمہ و دید خود ست و بقائے او متخلق باخلاق حمیدہ یعنی اخلاق محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم بشری لہ ولایت این

لطیفۂ زیر قدم مبارک حضرت محمد صلعم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم ست لیس ہر کرا احوال این لطیفۂ از لطائف دیگر غالب آید آن را
محمدی المشرب گویند۔ مراقبۂ اقربیت ای جان من وای جانان من
لطیفۂ النفسی خلاصۂ عالم خلق کہ مہجور از حق است کہ دررستے ودنائتے وخساستے
کہ دامنگیر حال خود دارد از قیل وقال بیرون است حتی کہ دم انا الموجود میزند
وسر آنانیت را بفلک الافلاک میرساند بلکہ از آن ہم بالاتر رود ومیگوید
کہ اَنَا مَعبُود وَ اَنَا مَوجُود بس جائے او صاحب طریقہ رحمہم اللہ تعالے
در وسط پیشانی قرار دادہ سہ دائرہ ویک قوس در وے متضمن فرمودہ اند دائرہ
اوّل را از مصلۂ اقربیت صاف می فرمایند باین طریق متن در دائرہ اول
سہ تنم کہ دائرہ اقربیت است نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْد
اللہ تعالے نزدیک تر است بمن از من آن ذات فیض می آید بر لطیفۂ النفسی
من مع دائرہ اوّل مع لطائف خمسہ عالم امر سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ
این قال را بہ حال خود دال فرمودہ از بیتہا ؎

دوست نزدیک تر از من بمن است　　این عجب تر کہ من از وی دورم

من کہ دم انا میزنم دوری از محبوب حقیقی ضرور است وہر رگے دیگر میفرماید

بیت

نَحْنُ اَقْرَبُ نوید اِلَیْہِ آمدہ است　　دور افتادہ تو از نیستی ہا

پیدا تر بیش کہ شبا در دل ہا است مقابلہ او در بیش ای یار جانی واسے
عاشق را نانی عیب ملک مثال نظر فرشتہ ندارد ہرچہ دارد از اصل خود دارد
ولہذا قال اللہ الکریم فی کلامہ القدیم نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ
حَبْلِ الْوَرِیْد پیران ما رحمہم اللہ تعالے از حبل ورید ذات سالک

تقریر فرموده اند هر چند که وجودش وجود ظلی است لیکن در عالم شهود بی پرده پیدا
کرده است پس او که متصف بذات و صفات ست هم مستعار از موجود خارجی
است که محبوب و مطلوب اوست لاجرم محبوب خارجی و مطلوب حقیقی
نزدیک تر از ذات آمد که فرمود نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ط
سبحان الله مرتبه اقربیت عجب مرتبه ایست عجیب و غریب که توحید وجودی
و اتحاد شهودی را در پس انداخت چرا نه اندازد که این شهود مشهود نبیین
علی نبینا و علیهم الصلوٰة والسلام و آن دید دید تابعین رزقنا الله
تعالیٰ من آثار الهمم بحرمت محبوبه محمد و آله و صحبه
اجمعین آمین ط
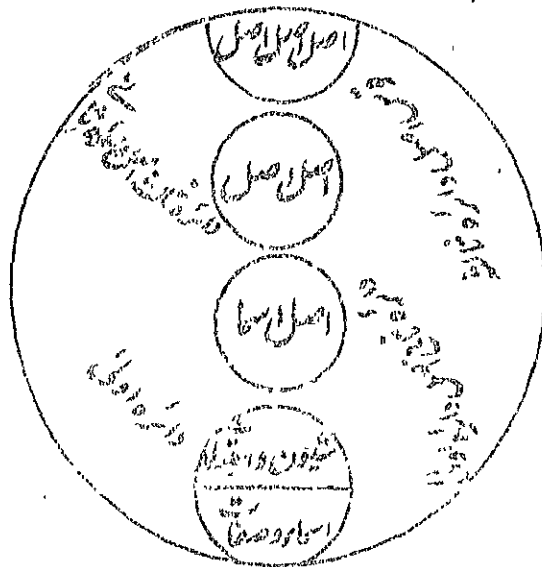
در مراقبه احدیت و در مراقبه معیت ذکر خیالی بود. از مراقبه اقربیت ذکر
لسانی کلمه طیبه لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ می کنند -
ای یار جانی و ای عاشق لاثانی وقتیکه عقد محبت درمیان نباشد محبت
چه کار آید و اقربیت چه ثمر بخشد لهذا ورد فی القرآن الشریف یُحِبُّهُمْ

پیران ما رحمہم اللہ تعالیٰ مراقبۂ احدیت و مراقبۂ معیت را ولایت صغریٰ
و ولایت ظلیہ و ولایت اولیاے می فرمایند و از مراقبۂ اقربیت تا مراقبۂ
اسم باطن ولایت کبریٰ و ولایت اصلیہ و ولایت ملائکہ انبیا می فرمایند. و
مراقبۂ اسم باطن را ولایت علیا معبر مایند یعنی ولایت ملائکہ کہ در تخلیق
ایشان عنصر خاک نیست۔ لہذا فیض ایشان را منحصر بر عناصر ثلاثہ است
سوائے عنصر خاک کہ آن تخصیص بحضرت آدم است علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ
والسلام ؎

خاک شو خاک تا بروید گل کہ بجز خاک نیست مظہر کل

یعنی خاک مظہر جمیع کمالات ذاتیہ و صفاتیہ و افعالیہ است و مرکز جمیع
تعینات و اعتبارات۔ ای یار جانی و اے عاشق لاثانی در مقامات سابقہ
محبوب متحلی بصفات و متجلی بکمالات بود کہ محب را در گرداب التذاذ و
اشتیاق مے انداختہ بود کہ ندائے وصل عریانی در گوشش داد ندے
کہ قطرہ در بحر حیرت سنکارت گم شو این فیض مخصوص بمرتبۂ نبوت است
و قطرۂ مرتبۂ نبوت از ہمہ کمالات ولایت افضل و اعلیٰ است چرا افضل
نباشد کہ آن متعلق بہ کسب است و این متعلق بفضل شَتَّانَ مَا بَيْنَهُمَا

مراقبۂ کمالاتِ نبوت

پس پیران ما رحمہم اللہ تعالیٰ مراقبۂ کمالات نبوت را باین طور ارشاد
می فرمایند آن ذات کہ منشا است کمالات نبوت را معرا است از جمیع اعتبارات
سابقہ و مبرا است از ہمہ تعینات از ان ذات فیض می آید بر عنصر خاک من
مع عناصر ثلاثہ۔ بعد از ان مراقبۂ کمالات رسالت۔ ارشاد میفرمایند
آن ذات کہ منشا است کمالات رسالت را از آن ذات فیض می
آید بر ہیئت وحدانی من۔ اے یار جانی و اے عاشق

فرق ہر دو... دونوں کے

مراقبۂ کمالاتِ رسالت

منکشف میگردد بعد از آن مراقبهٔ حقیقت صلوٰة ارشاد میفرمایند آن
ذات که حقیقت صلوٰة است کمال وسعت بیچون حضرت ذات از آن ذات
فیض می آید بہ ہیئت وحدانی من . از حدیث شریف أرِحْنِي يا بلال
قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلوٰةِ کمال صلوٰة ہویدا می شود که درین نشئه مصلی را
راحت اخروی مستغرق و مستهلک میگردد الحمد لله علی نعمائه . بعد از آن
مراقبهٔ معبودیت صرف . ارشاد میفرمایند آن ذات که معبودیت
صرفه است از آن ذات فیض می آید بہ ہیئت وحدانی من ثُمَّ حقائق
الالٰهية ط . بعد از آن حقائق مرسلین است صلوات الله تعالیٰ علی انبیائنا
وعلیهم اجمعین . بعد از آن مراقبهٔ حقیقت ابراہیمی ارشاد می فرمایند
یعنی آن ذات که منشاء است حقیقت ابراہیمی را آن نسبت ذات بذات از
آن ذات فیض می آید بہ ہیئت وحدانی من . درین جا خواندن کرده شود که
در التحیات خوانده می شود ترقی می بخشد . ای یار جانی و اے عاشق لاثانی
حقیقت صرفه چو ہر لیبیت الٰہیه و شرف یافته که هم معظم اطلاق جوہر پرواز تنگی
عبارت است ... را جہت بت تا آن مقام عالی . آن را منقسم کرده یکی را
ذاتی و دیگرے را بذات دیگر علا فرموده اند پس مساوی المحبت را مرتبه
خلیل میفرمایند پیر و ورا دوست میدانند و آن خلعت خاص بر قامت
حضرت ابراہیم خلیل الله بالتبع پوشانیدند صلوات الله تعالیٰ علی نبینا
وعلیه السلام . وقتیکه محبت از یک جانب غالب آید و یار از دائرهٔ مسا
بیرون گشت البشریٰ له آنرا از مرتبهٔ محب سرفراز می فرمایند آن مقام
پس مقام عالی ست خلعت آن بر قامت حضرت موسیٰ علی نبینا و علیه السلام
بالتبع پوشانیده اند لہٰذا حضرت موسیٰ علی نبینا و علیه السلام در تکلیم مادر

مراقبهٔ حقیقت صلوٰة

راحت پہنچا مجھکو اے بلال ۱۲

مراقبهٔ معبودیت صرفه

ٹھنڈک میری آنکھ کی بیچ نماز کے ہے ۱۲

ومن کلامہ الشریف مدظلہ

وزاد فیضہ

صدمۂ فرقت کا نوش تلخ ہو ہے | شربت حسن کا بادہ گر منظور ہے
جو بہ سکے اُسے محبت صاف شفا | ہجر و وصل اس کا یقین مقدور ہے

رسالہ موسوم بہ

رمز محبوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بعدہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَارَیْبَ فِیْہِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلوٰۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ط ای یار جانی واے عاشق لاثانی الٓمّٓ این حروف مقطعات اند کہ بین المحب والمحبوب وبین العاشق والمعشوق رمز ایست و اسرار ایست کہ غیر او شان را ازآن خبرے نیست واثرے نیست۔

چنانچہ صاحب حالے میفرماید بابیت ؎

میان عاشق و معشوق رمزیست کراما کاتبین را ہم خبر نیست

این آن اسرار یست کہ ہرچہ بر قلب عاشق می گذرد و بزبان حال روبروے قلب معشوق مے سراید و آنچہ بر قلب معشوق میگذرد بزبان حال روبروے عاشق میگذارد و ہر یک غوطہ زن در بحر رمز بکدیگر می باشد ولذت گیر چنانچہ شیخ زمن لذت گیر اسرار کہن مولانا

رومی رحمۃ اللہ علیہ می فرماید ؎

غیر نطق و غیر ایما و سجل — صد ہزاران ترجمہ خیزد ز دل

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند — گر نہ بینی سر حق بر من بخند

پس در اسرار حروف مقطعات غیر خدا و غیر حبیب خدا صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و صحبہ وسلم دیگری را دخلی نیست دیگری کہ باشد کہ خود را در آن دخلی دہد الا بالتبع و بالقدر نسب نزد علمائے محققین و صوفیہ مقربین رحمۃ اللہ علیہم مراد از الف آن جماعت اند و آن پیرانند کہ خدا را بوحدانیت می پرستند موافق شعر حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ بیت ؎

نیست بر لوح دلم جز الف قامت دوست — چکنم حرف دگر یاد نداد استادم

و مراد از لام آن کسانند کہ با وجود قبول وحدانیت رسولان را صلوات اللہ تعالی علیہم اجمعین قبول می فرمایند ازینجا معلوم شد کہ صرف قبول وحدانیت بغیر قبول رسالت فائدہ نجات نمی بخشد و مراد از میم آن محبوبانند کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم را بجمیع صفات خدا گرویدہ اند بیت ؎

[illegible] — [illegible]

خدائے عزوجل امت مرحومہ را ثنا فرمودہ می فرماید الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ یعنی درین کتاب ہیچ شک و شبہہ نیست ہُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ مر متقیان را [illegible] ہدایت کنند و [illegible] آن متقیان را کہ ایمان آوردہ اند بر غیب [illegible] ایمان قلبی را [illegible]

و [illegible] عدم [illegible] آئینہ خالی [illegible] است مثل [illegible] ہر کہ [illegible] در آئینہ [illegible] دید او [illegible] است

شیخ معروضہ میکند از فنا و بقا و واردات و الہامات و انوارات و تجلیات و دوام توجہ و اضمحلال و استہلاک و از عروج و نزول و از قبض و بسط ؎

قند آمیختہ با گل نہ علاج دل ماست ۔۔۔ بوسۂ چند بیامیز بدشنامی چند

و مشاہدہ و معاینہ و سیر آفاقی و سیر انفسی و انوار ملائکہ و انوار الٰہیہ و انوار محمدیہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم و انوار شیوخان ہر طریقہ لمعات سکوت کمون و بروز و کشف قلوب و کشف قبور و نسبت و حضور و آگاہی ہمہ را از زبان حال روبروے قلب شیخ باکمال معروضہ میکند و قلب شیخ در ہر امر حکم موافق استعداد او میکند و میگوید کہ خبردار و ہوشیار باش ہرگز دم از ہستی مزن ورنہ دم تو مثل منصور کشیدہ شود چہ خوش میفرماید حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ بیت ؎

پیر میخانہ چہ خوش گفت بہ دُردی کش خویش

کہ مگو حالِ دلِ سوختہ با خامے چند

یعنی حالِ دل کہ از دل بر زبان رسید مبدل بقال گردید حتی کہ حال جعل صریح گردید حال حال ست قال قال مثل خورندۂ نبات و دانندۂ نبات و فہمندۂ نبات و خوانندۂ نبات شَتَّانَ مَا بَیْنَہُمَا و قتیکہ از زبان صاحبِ حال بسمع خامے چند رسید نہ حال ماند نہ قال ماند بلکہ فتنہ در زمان ماند لہذا فرمود صاحب دلی ؎

عاشق مستی اگر بیخود و باکار باش	بیخبر از خویش شو باخبر از یار باش
خلق اگر پرسدت کیستی و چیستی	ہیچ جوابش مدہ گنگ چو دیوار باش

قربانت پیران ما شویم کہ طلب سکوت در طریقۂ خود مقرر فرمودہ اند کہ ہیچ

ترجمہ فرق ہیچ میں آن دونوں کے

رسالہ موسوم بہ

شان محبوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر
الانبیاء والمرسلین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد [illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم [illegible] که محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وآلہ وصحبہ وسلم را از علم الیقین بہ عین الیقین واز عین الیقین بہ حق
الیقین [illegible] علم الیقین واز عین الیقین بہ حق الیقین دانی و نیرنگی
جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم را دریابی فائدہ علما از
علم الیقین مشرف [illegible] و صوفیہ از عین الیقین متلذذ و انبیاء از حق الیقین
ممتاز اند [illegible] و [illegible] در حدیث قدسی وارد
شدہ است لولاک لما خلقت الافلاک ولما اظہرت الربوبیۃ
اے محبوب [illegible] اگر تو نبودے افلاک را پیدا نکردمے
و اگر تو نبودے ربوبیت را ظاہر نکردمے پس ظہور ربوبیت بوا
سطہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم آمد [illegible] حقیقت است که
پیش اہل نظر واہل بصر شگفتہ است تخم ہیچ که در زمین اندازی تا
آفتاب بروے نتابد وآب رحمت بروے نبارد سر سبز نشود سر از زمین
بر ندارد پس تخم ذات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم در زمین عدم

رساله موسوم به

جلوه محبوب

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین الصلوٰة والسلام علی سید المرسلین
محمد و آله و صحبه اجمعین ط اما بعد بر صوفیان عالی مقام و
محبان خیر الانام صلعم معنی حدیث قدسی کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان
اعرف انکشاف تام باد کنز مخفی در ذات خود محبوب تر از محبوبان و
مرغوب تر از مرغوبان است مثل محبوب ذاتی ظهور خود را محبوب صفاتی
کرد فرمود فاحببت ان اعرف یقین که پری رو تاب مستوری ندارد
پس خود بخود ظهور نمودن منافی ناز و غمزه است محبوبان و پری رویان
نقاب از چهره خود بر نمیدارند که نازشان دامنگیر شان است موافق قول
حافظ شیرازی رحمة الله علیه بیت

معشوق چون نقاب ز رخ بر نمی کشد ... هر کس حکایتی بتصور چرا کنند

ذاتیکه نقاب از چهره محبوبی بر کشیده محبوب او گردید پس ذات محمدی
صلی الله علیه و آله و صحبه و سلم متجلی الاتین شده پرده غیب الغیب
را از رخ محبوب بر کشیده محبوبیت چون را بمنصه ظهور نشانید محبوب
المحبوب گردید کنز مخفی آن نسبت گشت که بظهور داشت بذات محمدی
صلی الله علیه و آله و صحبه و سلم منسوب ساخت تهنه از نظر کشفی پیران ماضی

تعالیٰ عنہم حسب حقیقۃ تعینِ اول مکشوف گردید بمجرد ظہور کنز ذاتی حضور
محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم در رسید باوجود حضور از زیور آگاہی
واز زیور نسبت حبِ ذاتِ محبوب را مزین ساختند بلیت

نسبت آن چیزیست گویم مدح او تا قیامت کم نہ گردد شرح او

حضور وآگاہی ونسبت این ہمہ احوال اند کہ تحقیقش و تدقیقش از حیطۂ
تحریر وتقریر بیرون است الا اصحاب احوال میدانند وسے فہمند ودر بحر التذاذ
سلسلند و مستغرق میگردد وباوجود این ہمہ حال حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ
این قال میفرماید بلیت

مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز ورنہ در محفلِ رندان خبری نیست کہ نیست

نکتۂ عجیب وغریب بشنو بالتشبیہ آئینہ کہ خود را مقابل زید گردانیدہ از
از چشم ظاہری خویش نظارگی جمال زید نمود بہ مجرد نظارگی آئینہ محبت زید
جوش زن شدہ باطن آئینہ را از جمالِ خویش جلوہ گر گردانیدہ از اسرار
ہای عجیب ونکتہ ہائے غریب سرفرازش ساخت زہے سعادت وزہے
نجابت وزہے کرامت پس آئینہ جمال باکمال چہرۂ محمدی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مقابل ذاتِ احدی گردیدہ جمال بیچون را از چشم ظاہری خویش
نظارگی نمودہ در مجرد بدایہ بار مستہلک و مستغرق گردید وقتیکہ دلدار دلدار
یار است دل یار را از جمال خویش منور و مشرف گردانیدہ ارشاد فرمود
لَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ وَلٰکِنْ یَسَعُنِیْ قَلْبُ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنْ
مراد از مومن ذاتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم است چنان ایمان
بر وحدانیت محبوب حقیقی آوردہ اند کہ تمام جہان را از وحدانیت محبوب
حقیقی غرق فرمودہ اند الحق قول صاحب حق بلیت

ارض و سما کہاں تیری وسعت کو پا سکے — میرا ہی دل ہے یہ کہ جہاں تو سما سکے

* ہوش دار و گوش را بر آن آر زید بر صرافت خویش و آئینہ بر جائے خویش در اینجا نہ حلول ست و نہ اتحاد پس درویش بے خویش کہ مغلوب الحال است تمیز زید و آئینہ از نظرش ساقط لہذا باین قول فاخر ابیات

من بجز وحدت ندانم ہیچ شئے — من بجز وحدت نخواہم ہیچ شئے

وحدت محبوب دارم در کنار — وحدت محبوب یارم در کنار

ای کہ وحدت آمدہ ایمان ما — بر جہان وحدت فدا شد جان ما

وحدتم جان جہان را پر کند — وحدتم ہر دو جہان را پر کند

وحدتم از یار من دلدار من — وحدتم ہر جا بود غمخوار من

وحدتم آرم ز جانان بر خورم — وحدتم دارم ز جانان بر سرم

وحدتم در وحدتم در وحدتم — ہر زمان در وحدتم در وحدتم

وحدتم ہر جا بود مولائے من — وحدتم ہر آن بود سودائے من

بازآمد بندۂ تکبخت — بر سر مطلب ز ہجران سوخت

مطلب اینست کہ حضور و آگاہی و نسبت خاص کہ حبیب اللہ را صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم بذات اللہ جل جلالہ و جل شانہ بود ظل آن حضور و آگاہی و نسبت خاص در آئینہ سینہ بے کینہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم منعکس گردید این مقام بس عالیست کہ مسمّٰی بقرب نبوت است پس صحابہ رضی اللہ عنہم موافق محبت خویش و استعداد خویش حضور و آگاہی و نسبت خاص بذات حبیب اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم داشتند و بہ ذریعہ آن فضیلت و عظمت و قربیت پیدا کردند خصوصاً حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کہ حضور و آگاہی و نسبت خاص آن عالی جناب بکلِ

در حضور و آگاهی و نسبت خاص جمیع صحابه رضی اللہ تعالےٰ عنہم یکطرف لہٰذا
آن سرور صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم در شانِ آن ذات عظیم الشان ارشاد
فرمودند لَوْ وُضِعَ اِيْمَانُ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ كَفَّةٍ وَّاِيْمَانُ جَمِيْعِ الْاُمَّةِ
فِيْ كَفَّةٍ اُخْرٰى لَرَجَحَ اِيْمَانُ اَبِيْ بَكْرٍ پس حضور و آگاهی و نسبت
خاص آن عالی جناب فوق حضور و آگاهی و نسبت خاص جمیع صحابه رضی
اللہ تعالےٰ عنہم گردید لہٰذا وَلَہٗ فَضْلٌ كُلِّيٌّ عَلٰى كُلِّ الْاُمَّةِ الْمَرْحُوْمَةِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْمِنَّةُ کہ طریقہ خاندان عالی شان خواجگان نقشبندیہ رضی
اللہ تعالےٰ عنہم منتسب بآن جناب گشت حضور و آگاهی و نسبت خاص این اکابر
[illegible] حضور و آگاهی نسبت خاص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہم آمد لہٰذا طریقہ نقشبندیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم
بجہت نسبت صدیقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ افضل و اعلیٰ و ا[illegible] بق و اوفق
[illegible] آمد لَا رَيْبَ فِيْهِ فَلْيَعْلَمْ بِالصَّلٰوتِ وَالتَّسْلِيْمَاتِ عَلٰى
رَسُوْلِهٖ شَفِيْعِنَا وَاٰلِهٖ
وَصَحْبِهٖ
اَجْمَعِيْنَ

تمام شد جلوه محبوب

کیا جاوے
ابوبکر صدیق کا
سے آپ کا
بیان سارے
سے
دو سے
دہ ہوگا بیان
۱۲

رسالۂ موسوم

بہ

طریقِ محبوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بعدہٗ ای بارجانی وای عاشق لاثانی شیخ شرخوار باغ کہن واسرار دارزبین وزمن یعنی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ چہ خوش می سراید کہ می فرماید قولہٗ قول محمدی بشنو صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وراہ محمدی برو صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وروی محمدی ببین تا برسے بہ منتہا صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وصحبہ وسلم قول محمدی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ از دل وجان بشنو آن چنان بشنو کہ از رگ وریشہ مثل تنن تنن تنن اللہ اللہ برآید حتےٰ کہ محبوب حقیقی در دل درآید چنان درآید کہ جرعۂ شراب ھُوَ ھُوْ را بنوشانَد تا کہ صوفی تام بر بام ہستی خود قدم نیستی نہادہ بگوید ؎

نیست بر لوحِ دلم جز الفِ قامتِ دوست چہ کنم حرفِ دگر یاد نداد استادم

راہ محمدی الصلوٰۃ والصوم والزکوٰۃ والحج کہ براہ شریعت اوست صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم برو آنچنان برو کہ فروضات و وجوبا وسنن ومستحبات شان را فرو نگذاشتہ در بجز ادائے او مستغرق

و مستہلک شو رو ے محمدی ببین تا برسی بہ منتہا روے محمدی صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم محب و محبوب ست بلکہ محبوب ہے صرف ست بچشم یقین ببین تا برسی بمنتہا منتہاے صوفیان عالیمقام مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَأَی الْحَق کہ ہست بآن برسی۔

الٰہی بحرمت روے محمدی صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم بارئہ صوفیان صاف دل کہ نظارگی جمال محمدی صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم را در آئینہ دل می کنند بگردان آمین ثم آمین ثم آمین۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ
خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ
اَجْمَعِیْنَ
بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ

تمام شد

رسالہ
طریق محبوب

رسالۂ موسوم

به

دیدار یار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحمدُ للہِ رَبِّ العالَمِین الصَّلوٰۃ والسَّلامُ علیٰ سیّدِ المرسلین محمّدٍ وَّ آلِہٖ وصحبہٖ اجمعین بیت:

مَن رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ از چہ رو گفت احمدِ مختار

عین القضات رحمۃ اللہ علیہ از سالکان طریقت و اصلان حقیقت استفسار میفرمایند و سوال میکنند رویت جمال محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم رویت محبوب حقیقیست تحقیقش چیست جوابش حضرات قادریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میفرمایند بگوش ہوش استماع نمایند احدیت مجردہ کہ در ذات خود غنی الغنی و در ناز مستغنی است ہاہوت می نامند پیش نظر یار را از پردۂ ناز بعلم اجمالی افتاد آن را تعین اول و حقیقت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم قرار دادند این مرتبہ را وحدت و لاہوت نیز فرمایند و حقیقت الحقائق نیز میگویند باز نظر ثانی از ذات لاثانی بعلم تفصیلی افتاد حقائق ممکنات نام یافت و تعین ثانی نیز درینجا واحدیت و جبروت رو کشود این ہر دو تعین را در مرتبہ وجوب ثبوت می نمایند و مرتبۂ ثالثہ را عالم ارواح و ملکوت و مرتبۂ رابعہ را عالم مثال و مرتبۂ خامسہ را عالم اجساد و ناسوت می فرمایند

یار دید و فنائے کامل بود مرتبہ یقین کہ ذات احدیت را دید ازین جہت
آن سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ارشاد فرمودند مَنْ رَآنِی
فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ بہر این گفت احمد مختار ازین تحقیق روشن گردید کہ
رویت جمال محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم رویت ذات است اکثر
عقول اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم درین راہ سرگردان است خوشا زبان
این بہر اسرار کہ این فیض بخش زمین و زمن جناب محبوب سبحانی غوث الاعظم
قطب ربانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ از حقیقت
دقیقہ قرب الٰہی را فروتر گذاشتہ اند آنکہ دیدند و فیضش را عام نمودند
و ہمہ اہل جہان را سیراب فرمودند یعنی تمام جہان را سرسبز و سیراب فرمودند
ازین جہت پیر دستگیر و پیران پیر شد یعنی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم
از دیدار جمال محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ہمہ آن و ہمہ زمان
مشرف شدہ بخلعت مَنْ رَآنِی فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ سرفراز شدند سبحان
اللہ رویت جمال محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ صحبت نسبت عجیب
و خاصیت غریب کہ فنائے اصل الاصل را مستوی ساختہ و بقائے
سرمدی را موجب است نفوسہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم فانی در اصل و
باقی در وصل و غیر ہم را فنائے ظلی و بقائے نقلی لہذا ہیچ ولی رحمۃ اللہ
علیہ کہ بمرتبہ غوث و قطب و محبوب سرفراز شدہ است بمرتبہ صحابی
رضی اللہ عنہم نمیرسد لہذا و تَقْیِیدًا فِیْ عَقَائِدِ اَہْلِ السُّنَّۃِ
وَالْجَمَاعَۃِ رضی اللہ تعالیٰ عنہم مذہب اہل سنت و جماعت نسبت
عجیب و غریب کہ در ہر امر بنفس الامر رسیدہ حکم فرمودہ اند لہذا
راہ ایشان رضی اللہ تعالیٰ عنہم صراط مستقیم آمد ہر کہ ازین راہ مس

گردانید خود را در خسارت ابدی رسانید جواب ثانی از خواجگان نقشبندیہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ لاثانی است بگوش ہوش استماع فرمایند ذات محبوب
را اولا در بود موجود و در موجود و وجوب در وجوب غنی الغنی و از ہمہ
مستغنی و در پردۂ کبریائی و بے نیازی ست درست ناز در ناز ہست
در ہست موافق فرمودۂ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ بلیت

تیمار غریبان سبب ذکر جمیل است   جانان مگر این قاعدہ در شہر شما نیست

ذات مطلق بمقتضائے کُنتُ کَنزاً مَخفِیاً فَاَحبَبتُ اَن اُعرَفَ
محبت ذاتی جوش زن گردید حبی کہ از آن نمودار شد حب صرفہ تعین
اول قرار یافت حقیقت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کہ
منشاء و مبداء محب و محبوب خود است و آن متضمنہ بہ حقیقۃ الحقائق
است دائرہ البیت و مرکزش و نقطہ وش حقیقت احمدی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کہ منشاء و مبداء محبوب خود است و آن نیز دائرہ
البیت مرکزش نقطہ اش حب صرفہ است تعین اول و آن مرتبہ البیت
از مراتب احمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم و جز البیت از قرب
محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم پس بالتشبیہ ہیولی مقابل کلال باشد و
در دست کلال حب صرفہ مقابل لاتعین و در ہر دو ستہ او و آئینہ داری او
پیش ہر دو شاہ یکدیگر بلا اظلال و بلا استتار و بلا دخل اغیار و ہمتہ محب
عین روبیت محبوب و روبیت محبوب عین روبیت محب از این جہت آن
سرور ارشاد فرمودند صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم مَن رَاٰنی فَقَد رَاَ
الحق عاشقہ وکاملے و صاحب اسرارے چہ خوش می سراید ؎
ہم کوزہ و ہم کوزہ گر و ہم گل کوزہ یعنی روبیت کلال و روبیت کوزہ و

ترجمہ سطر بالا میں
خزانہ پوشیدہ تھا
دوست رکھا میں نے
اس بات کو کہ
پہچانا جاؤں
میں ۱۲

نبوی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم و باز آلِ مصطفوی صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم این قدر امتداد زمانہ در سعادتِ مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ
رَأَی الْحَقَّ نکشیدند ازین جہت از خلعتِ افضلِ بشری سرفرازی یافتند چرا افضل
بشر نشوند کہ تمام عمر در رؤیتِ حق مستغرق بودند کہ این دولت و شرافت وکرامت
ونجابت از حق بتصدیق برحق رسید باوجود معیت زمان دنیوی از خلعت معیت
اخروی سرفراز شدند کہ در پہلوئے مبارک محبوب کبریائی صلی اللہ تعالےٰ علیہ
وآلہ وصحبہ وسلم آسودند اللہ اللہ سبحان اللہ این چہ مرتبہ ایست و چہ
قربیست کہ موجب غبطہ انبیاء و اولوالعزم علیٰ نبینا و علیہم السلام ست آری یار
جانی دائی عاشق لاثانی شجرہ طیبہ خواجگانِ نقشبندیہ رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہم
کہ منسوب بآن ذات عالیست سیراب از آب مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ
شاداب و کامیاب از نسیم نسبت صدیق برحق است کہ مثمرہ فنائے اصل
الاصل ومخبر بہ بقائے وصل الوصل لہٰذا طریقۂ این اکابر رحمۃ اللہ علیہم اقرب
وَاَسْبَقُ وَاَوْفَقُ وَاَوْثَقُ وَاَسْلَمُ وَاَحْکَمُ وَاَصْدَقُ وَ
اَعْلٰی وَاَجَلُّ وَاَرْفَعُ وَاَکْمَلُ آمد کسے را جائے ریب وشبہ
نیست و نمانده اگر کسے ریبے وشبہی درمیان آرد و یا بر زبان راند روبروے
او دانستہ بایستہ این اشعار مبدأ الہامی حضرت مولانا جامی قدس سرہ العزیز
خواندہ آید۔

نقشبندیہ عجب قافلہ سالارانند | کہ برند از رہ پنہان بحرم قافلہ را
قاصری گر کند این طایفہ را طعن قصور | حاش للہ کہ برآرم بزبان این گلہ را
ہمہ شیرانِ جہان بستۂ این سلسلہ اند | روبہ از حیلہ چسان بگسلد این سلسلہ را

اَللّٰہُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اِتِّبَاعَہٗ زیادہ بر ارباب صفا

و بد صفا باد بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد ط

تمت رسالہ دیدار یار

رسالہ موسوم

بہ

تجلّیٔ دلدار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بدان ای یار جانی واے عاشقِ لاثانی اَللّٰہُ مَوْجُوْدٌ بِوُجُوْدِ الزَّائِدِ وَمَوْجُوْدٌ بِوُجُوْدِ الظَّاہِرِ پس موجودیت او بذات او نہ بغیر او سبحان اللہ موجودیت مطلق را جمال محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آئینہ داری نمود از خلعتِ موجودیت مقیدہ سرافراز گردید درینجا نکتہ ایست باریک کہ مثل آفتاب بر صوفیان عالیجناب روشن تر از آفتاب و ہویدا تر از ماہتاب است رؤیت جمال موجود مقید کہ جمال محمدیست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم عین رؤیت کمال محبوب مطلق کہ ذات احدیت یقین کہ لطیف و لطیفت جزئیت را قبول نہ میکند مانند نور آفتاب و مہتاب بلحاظ مکانیت متعددہ خیال جزئیت پیدا میگردد لیکن در نفس الامر وا ملاتست جزئیت ندارد ہیچ رو نور آفتاب مکانی بیقین کہ رو بہ تمام نور آفتاب است عجیب تر از شیخ علیہ الرضوان رحمۃ اللہ علیہ با وجود الہام ہدایت دلیل میجویند و حق را بینند

مَنْ رَآنِی فَقَدْ رَأَ الْحَقَّ

از چہرہ گفت احمدؐ مختار و نیز این معما بمثلے واضح والایح
میگردانیم بگوش ہوش استماع فرمایند زید کہ درخارج موجود ست بوجود مطلق
و در آئینہ بوجودِ مقید بمجرد نظارگی وجود مقید نظارگی وجود مطلق مے شود
مَنْ رَآنِی فَقَدْ رَأَ الْحَقَّ بہر این گفت احمدِؐ مختار
و دیگر دلیل نیز بہ بداہت میاریم و صوفیان جہان را بر آن مے آریم
نور عینین کہ در ذات خود واحد است رؤیت نور عینین واحد رؤیت کل نور
ست نہ جزو آن قس علیٰ ہذا سماعت اذنین و قوت یدین ؎
مَنْ رَآنِی فَقَدْ رَأَ الْحَقَّ بہر این گفت احمدؐ مختار
این اجمال ست و تفصیلش و جواب سوال عین القضات رحمۃ اللہ علیہ
بر مشاہدہ صوفیان عالی مقام و بر مکاشفہ صاحبانِ ذی انعام ست
بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا

تمت رسالہ تجلی دلدار

رسالہ موسوم

بہ

امر معروف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ
الْمُصْطَفٰی وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْمُجْتَبٰی ابیات نصیحت گوش کن جانا

کہ از جانان دوست تر دارند ؛ جوانانِ سعادتمند پندِ پیر دانا را بعدہٗ ای یارجانی و ای عاشق لاثانی او سبحانہ تعالےٰ نقد ایمان راکہ در کیسۂ دل و جان تو نہادہ است وخلعت ولایت عامہ را دربر پوشانیدہ عجب نعمتیست عظیم و دولتیست جسیم بیت۔

گر بر تن من زبان شود ہر موئے ؎ یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

پس شکر این دولتِ عظمیٰ بچہ زبان بیان و بچہ سان عیان کردہ آید بمقتضائے آیۂ شریفہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ شاکر این نعمت را او سبحانہٗ تعالےٰ از ولایت عامہ گزرانیدہ بولایت خاصہ میرسانید و از ولایت خاصہ نیز بہ شکر بنقل قرب محمدیؐ و احمدیؐ صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم میرساند اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ای یارجانی و اے عاشق لاثانی این نعمت عظیم کہ بتو عنایت فرمودہ اند محض فضل ایزدی ست نکسب را درو دخلی ست و نہ علت را درآن اثریست بیت

اے خدا قربان احسانت شوم ؎ این چہ احسانست قربانت شوم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْمِنَّۃُ کہ حق سبحانہٗ تعالےٰ این فقیر او جمیع مومنین و مومنات و مسلمین و مسلمات را در امتِ محمدیؐ و در گروہِ احمدیؐ صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم گردانید کہ خیر الامم اند و نیز از جماعت اہل سنت، و جماعت گردانید کہ ایشان بر صراط مستقیم اند و در آخرت امیدوار جنات نعیم اند و بیقین دان کہ مذہب اہل سنت و جماعت درین زمان منحصر در اقتدار آئمہ اربعہ است کہ ایشان ستون دین اند اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْمِنَّۃُ کہ بر اطاعت یکے از ینہا مع محبت آئمہ ثلاثہ دیگر سرگرم و سرسبز داشتہ است حکم ایشان گویا حکم خدا و حکم رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم است چراکہ ماخذ ایشان

کتاب و سنت و اجماع ست پس صد شکر بل هزار شکر که ما را از محبان و خادمان
گروه صوفیه علیه الرحمه که خلاصه امت مرحومه اند و قیام دنیا از برکت نفوس ایشان
و ردّ بلای جهان بطفیل شان ست رحمة الله علیهم گردانید ای یار جانی وای
عاشق لاثانی سعی بکنی و جبین را بر زمین نیاز بسائی تا دولت ایمان که عطای
رحمان ست در گور خود ببری و آخرت خود را از نور ایمان منور سازی نه آنکه از مکرهای شیطانی
و فریب های نفسانی از دست بدهی حدیث شریف مَنْ تَشَبَّهَ
بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ را نصب عین داری یعنی فرمود رسول خدا صلی الله
تعالی علیه و آله و صحبه و سلم شخصی که از امت من مشابهت کند قومی را پس
آن شخص از آن قوم ست نه از امت من ازین وعید قاعداً و قائماً و دائماً
لرزان و ترسان باشی که مبادا از امت مرحومه خارج شوی و در هلاکت
ابدی افتی و ای صد وای بر وی که درین وعید گرد بیت
محمد عربی کآبروی هر دو سرا ست ؛ کسیکه خاک درش نیست خاک بر سر او
ای یار جانی وای عاشق لاثانی خمی که از عطر و عنبر و گلاب لبالب است
اگر در و قطرهٔ بول افتاد کدام کس ست که استعمال آن عطر بر خود روا دارد
او سبحانه تعالی بفضل خویش خم دل ترا از عطر ایمان پر کرده است مبادا
که در و قطرهٔ کفر افتد آن خم از درگاه ایزدی و از جناب محمدی صلی الله
تعالی علیه و آله و صحبه و سلم مردود و مغضوب گردد اَلْحَذَرْ ثُمَّ الْحَذَرْ
اَلْحَذَرْ ثُمَّ الْحَذَرْ مِنْ مُشَابَهَةِ الْكُفْرِ وَ اَهْلِ الْكُفْرِ پس
کسی را که سعادت ازلی دامنگیر حال اوست معاملهٔ او درینجا سعادت در سعادت
نجابت در نجابت کرامت در کرامت ست والا ـه
تهی دستان قسمت را چه سود از رهبر کامل ؛ که خضر از آب حیوان تشنه می آرد سکندر را

گلیم بخت کسی را کہ بافتند سیاہ ٭ بآب کوثر و زمزم سفید نتوان کرد
وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ
بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ ط

تمت رسالہ امر معروف

رسالہ موسوم

بہ

نہی منکر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ

قَوْلُہٗ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ وَ النَّصٰرٰٓی اَوْلِیَآءَ ونیز جائے دیگر ارشاد فرمود یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ط
اللہ تعالیٰ میفرماید مگیرید یہود و نصاریٰ و کافرین را دوست خود وقتیکہ ایشان دشمن خدا و دشمن رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم: از سبب در دوستی شما چہ گونہ محکم خواہند شد چون کہ دشمنی ایشان از نص صریح ظاہر و باہر گردید ایشان را دشمن دانستن بلکہ نفس الامری انگاشتن ضرورتر آمد اتفاقاً اگر ظاہراً از ایشان امرے ظاہر آید کہ دلالت بر دوستی بنماید آن ہم از مکرہائے ایشان است الحمد للہ ثم الحمد للہ لیکن کرے

که از اختلاط ظاہری ایشان گزیر نیست لازم که ظاہر در اختلاط ایشان مصروف و باطن در محبت خدا و رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم مستغرق باشد که بجز محبت دیگرے در دل نباشد عین خوبی دریں است آللہ رازقؔ لذت دنیوی منحصر بر دو چیز است یکے ہوشیاری و دیگر شکم پری ہر قدر که آدمی ہشیار باشد در تمتع دنیوی سرشار باشد نمے بینی که در نوم ہیچ لذت دنیوی نہ میسر است نہ لذت اکل و شرب و نہ لذت لباس وغیرہ اللہ تعالیٰ اہل جہان را از استعمال چیزے که ہوش را گم کند و غذا را کم سازد محفوظ دارد آمین یارب العالمین آدمی را اللہ تعالیٰ اختیار ظاہری عطا فرمودہ است ہر چیز که خواہد از فضل خود عطا میفرماید پس بندۂ مختار است استعمال امرے و چیزے بر خود لازم گیرد که خوبی دریں راسبی گردد و یا بالعکس ؎

کار دنیا کیجے عقبیٰ کے ساتھ ؎ خوب سمجھو دل میں کیا اچھی ہے بات
یعنی در دنیا کارے کردہ آید که آن کار در آخرت بکار آید۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ
مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ
اَجْمَعِیْنَ

تمت رسالہ نہی منکر

رسالہ

موسوم بہ

حواسِ خمسہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ✽ بیت

وسعت میدان سماعت بیار ✽ تا بزند مرد سخنگوی گوی

ذکر نقشبندیہ

ذکر اللہ اللہ حضرات خواجگان نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم از قلب میکنند که قلب قلب عالم صغیر است و عالم صغیر قلب عالم کبیر است که ما سوی اللہ است وقتیکه از تصرف شیخ قلب عالم صغیر در ذکر جاری گردید چونکه قلب اصل است و قالب فرع پس قالب از طغیانی قلب در طغیانی ذکر آمد حتیٰ که رگ و ریشہ اش از ذکر اللہ اللہ جاری گردید علیٰ ہذا القیاس از جریان قالب که قلب عالم کبیر است عالم کبیر نیز در طغیانی جاری گردید پس وحدت در نظر سالک جلوہ گر گردید حتیٰ که آفاق را ہمہ از وحدت گردانید که غیر وحدت در دیدہ و دانش نماند که میگوید ؎

اهر و زچون جمالِ تو بے پرده ظاهر است ؎ در حیرتم که وعدهٔ فردا برای چیست

وحضرتِ نقشبندیه سالکان راه نبوت براه جذبه اند -

ذکر قادریه

ذکر حضرات قادریه رحمة الله علیهم از نفس که دمِ سالک است میکنند -
موافق فرمودهٔ بوعلی قلندر رحمة الله علیه بیت

پاس دار انفاس ای مرد خرد ؎ تا ترا این قافله منزل برد

آن ذکر در عالم صغیر که قالبِ انسان است سرایت میکند وقتیکه عالم صغیر
که قلب عالم کبیر است جاری گردید در ینجا عالم کبیر نیز از تاثیر قلب خود جاری
خواهد شد پس در ینجا نیز جلوه گر وحدت در کثرت گردید و سالک در بحرِ وحدت
غوطه زن گردید و حضرات پیرانِ قادریه سالکان راه نبوت و ولایت اند

ذکر حضرت خواجگان چشت رحمة الله علیهم از لسان است که این هم اشرف
و افضل و اعلیٰ جمله است وقتیکه جسم سالک از کثرت ذکر لسانی و تصرف
شیخ زبانی جاری گردید پس آفاق و انفس که عالم کبیر اند نیز جاری گردید پس
در ینجا نیز وحدت جلوه گر در کثرت شد و سالک بینندهٔ وحدت در کثرت
گردیده غوطه زن در بحرِ وحدت شده میگوید ؎

چشم بکشا و جمال یار بین ؎ هر طرف هر سو رخ دلدار بین

وحضرات خواجگان چشتیہ سالکان راہ نبوت ولایت اند بافنا در خود شیخ
مقتدا بدین وجہ وجد و تواجد و آہ و نالہ دامنگیر حال اوشان مے باشد

ذکر کبرویہ

ذکر کبرویہ

وحضرات کبرویہ رحمۃ اللہ علیہم ذکر از نور چشم میکنند کہ این نور چشم اشرف و اعلیٰ
و افضل جسم سالک است و بہ تو نور ایزدی ہر وقت کہ چشم را واکنند بر وحدت
می اندازند از نور چشم آفاق را گرفتہ در انفس میبرند از انفس عالم صغیر را
گرفتہ در عالم کبیر می افتند لہذا کبرویہ نام یافتند پس قوت آفاق و
انفس در نور نظر می دارند چہ خوبہا کردہ اند مثل تار برقی از ممکن بوجوب
واز حدوث بہ قدم واصل گشتہ اند و مثل مرغابے در بحر وحدت غوطہ زن
اند سبحان اللہ ہر کہ ایشان را دید یا زخود را بدید پس در رؤیت خادمین و
عاشقین امت مرحومہ چون ذاتِ خود را فراموش کند و در بحر احدیت غوطہ
خورد رویت جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم بطریق اولیٰ و
انسب رویت محبوب حقیقی گردید بابیت

مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ　　بہر این گفت احمد مختار

وحضرات پیران کبرویہ سالکان راہ نبوت و ولایت لاکن حال ولایت
غلبہ دارد -

ذکر سہرودیہ

ذکر سہروردیہ

وحضرات سہروردیہ رحمۃ اللہ علیہم ذکر از گوش کردہ محبوب را در آغوش

کشیده جوش وخروش میکنند ومے گویند ببیت

خلاف پیمبر کسے رہ گزید ۞ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

ایشانند کہ مندوب را مثل فرض بر خود واجب کردہ غوطہ زن در بحر شرع اند کارخانۂ ایشان عجیب وغریب است کہ بغیر جذب سلوک مثل صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم واصل محبوب اند تعریفش اند از تقریر وتوصیف از تحریر بیرون است وحضرات پیران سہروردیہ رحمۃ اللہ علیہم سالکان راہ نبوت بغیر جذب بودہ اند۔ الٰہی بفضلِ خویش در محبت ایشان گرو دار و در ہمہ حال پیرو ایشان دار وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلیٰ خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

رسالہ
موسوم بہ
دکان شیرینی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند
جوانان سعادتمند پند پیر دانا را

اے یار جانی و اے عاشق لاثانی حافظ شیرازے رحمۃ اللہ علیہ می فرماید جان کہ ہمہ چیز عزیز تر است نصیحت پیر دانا را از جان عزیز داری و جانباز سازی یقین کہ مثل جان عزیز تر باشی پیر دانا کسی ست کہ رہ دان و رہ بین و رہنما باشد ؎

بہ مے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید
کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

پس مقاماتِ قرب را از پیر کامل و مکمل طے نمودہ از مرتبۂ علم الیقین رخت کشیدہ بہ عین الیقین رسیدہ و از عین الیقین در بحرِ حق الیقین غوطہ زدہ حق مے بیند و حق میداند و حق می شناسد و حق حق میگوید ؎

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند
جوانانِ سعادتمند پند پیر دانا را

نصیحت این است کہ اللہ تعالےٰ محض بفضل خویش و بتصدق نعلین حبیب خویش صلی اللہ تعالےٰ و آلہ وصحبہ وسلم نقد ایمان کہ در کیسۂ ہستی تو نہادہ است و خلعت ولایت عامہ را در پوشانیدہ نعمتیست عجب و کرامتیست غریب ؎

گر بر تن من زبان شود ہر موئے یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

پس بمقتضائے إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ مَعَالِيَ الْهِمَمِ طلب ہمت را محکم بستہ سعی بکنند کہ از ولایت عامہ عروج نمودہ بولایت خاصہ سرگرم باشند

اے یار جانی و اے عاشق لاثانی بدان و بفہم کہ طریقہ نقشبندیہ و قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ و کبرویہ و دیگر طرق کہ اند کلہم حق اند رضی اللہ تعالےٰ عنہم و موصل بحق و آل کلہم و احدٌ فنا فی الرسول صلی اللہ تعالےٰ

علیه و آله وصحبه وسلم فنا فی الله ذات راے دانند و صفات را می خوانند لاکن مثل مشهو است هر دکان را ندتیت دیگرو هر مکان را شوکتیت دیگر حافظ شیرازی رحمة الله علیه میفرماید ؎

پدرم روضهٔ رضوان بدو گندم بروخت

ناخلف باشم اگر من بجوے نفروشم

حضرت آدم علی نبینا وعلیه الصلوٰة والسلام گندم که غذاے آفاقی است و جان مردم که محبت حبیب کبریا بیست غذاے انفسی و غذاے روحانیت از روضهٔ رضوان بهشت آورده تقسیم بفرزندان عالی شان خود کردند. پس فرزندان خواجگان نقشبندیه رضی الله تعالے عنهم از آن گندم حلوا پخته که لذتش از سر تا پاست که وصل عریان را سزا وار برد کانهاے خود داشته می خورند و می خورانند و می بخشند هر که بر دکانهاے ایشان رضی الله تعالے عنهم می آید حلوا می خورد و حلوا میخرد و خانهٔ خود را از حلوا پر هم کند و در بحر حیرت غوطه زده میگوید که حیرتم در حیرتم در حیرتم مولانا رومی رحمة الله علیه میفرماید چه پخته است خدا بهر صوفیان حلوا

که حلقه حلقه نشستند در میان حلوا

هزار کاسه سر رفت سوی خوان فلک چو نان در فتاد از آن دیگ بی دهان حلوا

بشرق و غرب فتاد ست غلغل شیرین چنین بود چو دهد شاه خسروان حلوا

بیا بیا از سوی مطبخ رسول می آید که پخته اند ملایک بر آسمان حلوا

بآب بیز برو چونکه خورد حلوا تن بسوی عرش برد چونکه خورد جان حلوا

بگرد دیگ دل ای جان چو کفچه گرد سپهر که تا چو کفچه دهان پر کنی از آن حلوا

دلی که از پی حلوا چو دیگ سوخت سیاه کرم بود که ببخشد بتاے آن حلوا

خموش باش کہ درحق بگو یدش کہ بدہ چہ جائے نان ندہم بصد بستان حلوا

و فرزندان حضرات قادریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم از آن گندم برفی ساختہ کہ لذتش خورندہ داند نہ کہ بینندہ بردکانہائے خود داشتہ می خورند و می خورانند و می بخشند ہر کہ بر دکانہائے ایشان رضی اللہ تعالیٰ عنہم می آید برفی می خورد و برفی میخرد و خانۂ خود را از برفی پُر میکند و در بحر تجلی صوری غوطہ می خورد کہ نہ از خود اثرے و نہ از دیگرے خبرے دارد لہٰذا تجلی صوری از اسرار غامضۂ طریقہ است و بر صوفیان عالی مقام و محبوبان خوش خرام مکشوف و مرغوب است حضرت شاہ شرف بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ می فرمایند؎

دید حسن خویش با چشم شہود خود تجلی کرد در ملک وجود

پس غوطہ زن این بحر عمیق از سر تا پا غریق شیخ کبیر حضرت شیخ عبدالقادر محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اند لہٰذا فیض بخش عالم و عالمیان و اسم ہائے مبارک شان رضی اللہ تعالیٰ عنہم عقدہ کشائے جہان و جہانیان و فرزندان حضرات چشتیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم از آن گندم لڈو تیار کردہ کہ لذتش خورندہ داند نہ کہ بینندہ بردکانہائے خود داشتہ می خورند و می خورانند و می بخشند ہر کہ بر دکانہائے ایشان رضی اللہ تعالیٰ عنہم می آید لڈو می خورد و لڈو میخرد و خانۂ خود را از لڈو پُر میکند ایشان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ از شراب جام الست مست اند ہر گاہ از مستی خود پائے کوبان می باشند آفاق و انفس را بلکہ عرش را می جنبانند فانی بذات باقی بصفات اند خصوصاً حضرت مخدوم علی صابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم قربیت و محبوبیت ایشان ظاہر و باہر است می فرمایند؎

ہو فنا ذات میں کہ تو نہ رہے　　　تیری ہستی کی رنگ و بو نہ رہے
اس طرح ڈوب اس میں اے صابر　　　کہ بجز ہو کے غیر ہو نہ رہے

و فرزندان حضرات سہروردیہ رضی اللہ تعالے عنہم از آن گندم مالیدہ تیار کردہ کہ لذتش خورندہ دارند نہ کہ بیننده برد کا نہاے خود داشته می خورند و می خورانند و می بخشند ہر کہ برد کا نہاے ایشان رضی اللہ تعالے عنہم مے آید مالیدہ مے خرد و خانہ خود از مالیدہ پر مے کند ایشانند رضی اللہ تعالے عنہم ۔ فنا فی الرسول صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم فناے ایشان رضی اللہ تعالے عنہم مثل فناے صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم از راہ صحو ست نہ از راہ سکر و لہذا نسبت ایشان رضی اللہ تعالے عنہم ظل نسبت صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم آمد زہے کرامت و زہے نجابت و زہے شرافت آمد ایشان و مقبولان ایشان حضرت شیخ سعدی سہروردی مستغرق در شکری میفرمایند ۔ فرد

خلاف پیمبر کسی رہ گزید　　　کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
نترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی　　　کیں رہ کہ تو میروی بترکستان است

یعنی راہ دین محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم شاہ راہ است کہ بکعبہ مقصود میرساند نعوذ باللہ منہا کسے از ین رہ سر گرداند بترکستان ناہنی بجہنم و جہنمیان رسید۔

و فرزندان حضرات کبرویہ رضی اللہ تعالے عنہم از آن گندم کھجور تیار کردہ کہ لذتش خورندہ دانند نہ کہ بیننده بر دکانہاے خود داشتہ میخورند و میخورانند و می بخشند ہر کہ بر دکانہاے ایشان رضی اللہ تعالے عنہم می آید کھجور مے خورد و کھجور می خرد و خانہ خود از کھجور پر میکند ایشانند رضی اللہ تعالے عنہم از یک نظر خوش اثر خلعت سروری و سرداری سرفراز میفرمایند

که اہل جہان گویند ؏ سگ که شد منظور نجم الدین سگان را سرورست
چون حیوان مطلق را بحق رسانند حیوان ناطق را که پیرامون و خادمان ایشانند
چه خوش نوالہ بخشند پس زبان قلم از ثنائے ایشان رضی اللہ تعالیٰ عنہم ساکت
و بر توسن حیرت راکب و بہمین طریق ہمہ اہل طریق از آن گندم ہر یکے طعمۂ
نفیس برائے صوفیان نفیس تیار کردہ بر دکانہائے خود داشتہ می
خورند و مے خورانند و می بخشند ہر کہ بر دکانہائے ایشان رضی اللہ تعالیٰ
عنہم می آید طعمہ ہائے نفیس بخورد و بخرد و خانہ خود از طعمۂ نفیس پر
میکنند اے یار جانی و اے عاشق لاثانی با وجود لذت ہائے مختلفہ مآل
ہمہ دکانہا واحد کہ ذات شیر نیست پس دوستان حق در بحر وحدت
غرق غیر از وحدت چیزے دیگر ندانند و نہ بینند بلکہ غیریت را از میان
برداشتہ عین یکدیگرانند سبحان اللہ قول مجتہدان دین و حاکمان شرع
متین چہ زیبا آمد کَرَامَاتُ الْاَوْلِیَاءِ حَقٌّ این قول عام است
نہ خاص الٰہی سر نیاز بر آستانۂ جمیع اولیاء امت مرحومہ دار بحرمۃ النبی
و آلہ الابرار۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ
وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ
یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

تمام شد رسالۂ دکان شیرینی

رسالہ موسوم

بہ

فال صحیح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بعدہٗ ؎

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند
جوانان سعادتمند پند پیر دانا را

نصیحت این است کہ اللہ تعالےٰ بہ فضل خویش و بتصدق نعلین حبیب خویش صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نقد ایمان کہ در کیسہ ہستی تو نہادہ است و خلعت ولایت عامہ در بر پوشانیدہ نعمتی ست عجیب و کرامتیست غریب سعی بکنی و جان بکنی کہ از ولایت عامہ عروج نمودہ بولایت خاصہ برسی صوفیان عالیمقام و دوستان خوش خرام رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہم فرمودہ اند اَلْعِلْمُ نُقْطَۃٌ گوش دار و ہوش را بہ آن آر مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ شرحش مے کند و میفرماید ؎

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند
ورنہ بینی سرّ حق بر من بخند

اے یار جانی و اے عاشق لاثانی صدف کہ کمترین اشیاست بانکساری تمام لب کشادہ قطرۂ آب را از لب فرو بردہ در دل گرفتہ لب خود را مستحکم بستہ در بحر عالم مستغرق گشتہ وقتی کہ از استغراق افاقہ یافتہ سر برآوردہ

لب بحمد وثنای او سبحانہ کشادہ می گوید اَلحَمدُ لِلّٰہِ عَلیٰ
نَعمَائِہٖ وَاِحسَانِہٖ او سبحانہ تعالےٰ در پے بہار سینۂ او بر آورد
ہمہ آفاق را منور مے فرماید چنانکہ حیرت دامنگیر آفاق میگردد اے
صوفیان صادق و اے طالبانِ حاذق وقتیکہ او سبحانہ تعالےٰ
شما را اشرف المخلوقات فرمودہ است در قرب الٰہی از سعی صد چند کم نباشید
پس فرمودہ مولانا رومی رحمۃ اللہ را در عمل آرید ؎

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند
ورنہ بینی سر حق بر من بخند

خواب کہ از دریچۂ چشم مے آید اسم ذات یعنی اللہ اللہ را ہمراہ او
بردہ در دل ودیعت نہادہ چشم بند نمایند و ہمین طریق از راہ گوش
و ہمین طریق از راہ لب بردہ مثل صدف لب بند کردہ در دریائے نیستی
غوطہ خوردہ مستغرق بجمال حقیقی و کمال محبوب تحقیقی باشید و وقتیکہ از
دریائے نیستی افاقہ یافتہ سر بر آوردہ چشم کشادہ در دانۂ وحدانیت
را در آفاق و انفس انداختہ آفاق و انفس را منور و مشرف ساختہ
بگوئید ؎

دیدۂ غیر ترا نہ می بیند — یک قسم صد قسم ہزار قسم
گوش جز قول تو نمی شنود — یک قسم صد قسم ہزار قسم
لب مقابل کسے نہ می آید — یک قسم صد قسم ہزار قسم
چشم بکشا و جمالِ یار بین — ہر طرف ہر سو رخ دلدار بین

در خبر دار داست اَلنَّومُ اُخْتُ الْمَوْتِ و وقتیکہ نوم را موافق
ارشاد مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ طلب بید بیقین کہ موت را با حسن وجہ

خواہید طلبید ۔۵

جان ہر بندہ ستاند ملک الموت بزجر
زجر حاجت نبود عاشق جان افشان را

پس صوفی صاف چشم و لب کہ در قبر کشاید از صدف سینۂ صافی خود گوہر وحدانیت برآوردہ قبر را پُر کند حتیٰ کہ لب منکیر نکیر از سوال بند گردد و بپرسند کہ خدائے تو کیست باز بدستور سابق چشم و لب بوحدانیت محبوب بند کردہ مثل عروس بخسپد باز روز حشر و نشر سر از جیب قبر برآوردہ حشر را پُر از گوہر وحدانیت کردہ میگوید و محشور شد ۔۵

روز قیامت ہر کسے در دست گیرد نامۂ
من نیز حاضر میشوم تصویر جانان در بغل

قربان پیران ما رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہم شویم کہ از یک نقطۂ معرفت از ولایت عامہ برآوردہ در ولایت خاصہ غوطہ دادند ۔۵

گر بر تن من زبان شود ہر موئے
یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

تمام شد رسالہ قال صحیح

رسالہ
موسوم
بہ
مست ناز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علی خیر المرسلین محمد و آلہ وصحبہ اجمعین ط بعدہٗ اے یار جانی و اے عاشق لاثانی ؎

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند
جوانان سعادتمند پند پیر دانا را

نصیحت این است ؎

وسعت میدان ارادت بیار تا بزند مرد سخنگوی گوی

ای یار جانی و اے عاشق لاثانی ؎

پادشاہان مال مست و ما فقیران حال مست
خوبرویان ناز مست و عاشقان دیدار مست

؎

نظارہ اگر بہر تارخ یار سے جانان ہمکو بھی خبر اپنے سر و کار کی ہوتی

؎

اے سرو ناز حسن کہ خوش میروی بناز
عشاق را بناز تو ہر لحظہ صد نیاز

فرخندہ باد طالع نازت کہ درازل　　　ببریدہ اند بر قدِ سروت قبائے ناز

پس مستی شئ عجیبۂ و غریبۂ اربابِ مستی در بحرِ مستی چنان مستغرق اند کہ نہ از ذاتِ خود اثرے و نہ از دیگر خبرے دارند پس پادشاہان اولوالعزم سرمستی از جیبِ مستیِ خود برآوردہ متوجہ بطرف آسایش خلق اللہ کہ عیال اللہ اند مے شوند پس آسایشِ خویش در آسایش درویش میدانند لہذا مقبول جنابِ ایزدی شدہ بخطابِ ظل اللہ مخاطب اند زہے شرافت و زہے کرامت پس او سبحانہٗ تعالےٰ ظل خود بر سر ایشان و ظل ایشان بر سر خلق جہان انداختہ جانِ جہانیان گردانید ہر قدر کہ جان تر و تازہ ہمانقدر جہانیان تر و تازہ پس بر ما جہانیان دعا ایشان واجب و لازم وَلِوُجُوبِ الدُّعَاءِ فقرایان صاحبِ حال سرمستی از جیبِ مستیِ خود برآوردہ بطرف جزئی و کلی شاہان متوجہ می شوند و در حفاظت خود می دارند و ہر کار و رتے کہ از آفاق بایشان میرسد جذب میفرمایند گاہے شاہان را از عنایتِ ایشان اطلاع می بخشند و گاہے نمی بخشند۔ ای یارجانی واے عاشق لاثانی از محبوبان سبحانی گروہے قطب الارشاد و گروہے قطب مدار اند قطب ارشاد مامور بخدمتِ عاشقان و صوفیان و دلسوختگان اند

گر مے فروش حاجتِ رندان رواکنند
ایزد گناہ بخشد و دفع بلا کند

یعنی دفع بلائے جہان از طفیل ایشان می کنند

در حلقۂ عشاق دل شمس بجستیم　　آن شیفتہ را مسکن کوئے تو دیدیم

کارخانۂ ارشاد و تکمیل بایشان سپردہ اند و قطب مدار مامور بخدمت شاہان

وجہانیان اند ہمہ تصرفات جہان در قبضۂ ایشان است ہر چہ خواہند می
کنند کارخانۂ جہان وجہانیان بایشان سپردہ اند اے یارجانی و
اے عاشق لاثانی درآثار اکابر امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
آمدہ است نِعْمَ الْاَمِیْرُ عَلٰی بَابِ الْفَقِیْرِ وَبِئْسَ الْفَقِیْرُ عَلٰی
بَابِ الْاَمِیْرِ اے یارجانی واے عاشق لاثانی ہمہ طرقہائے دوستان
الٰہی چہ طریقۂ حضرات نقشبندیہ و حضرات قادریہ و حضرات چشتیہ و
حضرات سہروردیہ و حضرات کبرویہ و حضرات شطاریہ و حضرات رفاعیہ
و حضرات مداریہ و دیگر طرق رضی اللہ تعالے عنہم اند کلہم حق اند و موصل
بحق و ہر یک طریقہ را خصوصیات علیحدہ اند خصوصیات یک طریقہ
منافی خصوصیات طریقۂ دیگر نمے شوند ۔ مثلاً شاہان اولوالعزم بہ
وزرایان و امرایان و مصاحبان خود زیورہائے بخشند و خلعتہائے
پوشانند یکے را سرپیچ و دیگرے را کنٹھی و تالئے را دست بند
و رابعے را ہار ہمچنان یکے را دستار و دیگرے را شال و تالئے را
کخواب پس ہر یک در عطیۂ سلطانی خود مستغرق و مفتخر این فخر منافی
یکدیگر نمے شود بلکہ شوکتہائے سلطانی را موجب مے گردد اَعُوْذُ
بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ قاسم خوان نعمتہائے محمدی صلی اللہ تعالے
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم و کرامتہائے احمدی صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم حضرت جناب مرتضوی رضی اللہ تعالے عنہ اند ۔ گروہے
را بذکر لسانی امر فرمودند و گروہے را بپاس انفاس و گروہے را
بچشم و گروہے را بہ ید و گروہے را از گوش امر فرمودند و ہمہ آمدند و ہر

ترجمہ اچھا ہے امیر جو ہو فقیر کے دروازے پر اور برا ہے فقیر جو ہو امیر کے دروازے پر ۱۲

را در بحر ذکر و فکر الٰہی غوطہ دادند و لاشئ محض گردانیدند لہٰذا کل طرق منسوب بجناب ذاتِ حضرت مرتضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شدند طریقہ حضرات نقشبندیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم باوجود فیضیابی حضرت ذات مرتضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ از واسطۂ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بحضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ رسیدہ حضو صیات دیگر دارد در حدیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وارد شدہ است مَا صَبَّ اللّٰہُ فِیْ صَدْرِیْ شَیْئًا اِلَّا وَصَبَبْتُہٗ فِیْ صَدْرِ اَبِیْ بَکْرٍ یعنی آن چیز کہ خدا تعالیٰ در سینۂ من انداخت تمام و کمال در سینۂ ابی بکرؓ انداختم پس توجہ ہمین است کہ از سینۂ مبارک حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم در سینۂ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسید سینہ بسینہ قلب بقلب روح بروح سر بسر خفی بخفی اخفیٰ باخفیٰ نفسی بہ نفسی قالب بقالب معیت با ربیار و اقربیت دلدار بدلدار و بین المحب والمحبوب عقیدہ استوار و ظہور محبوب بر در و دیوار و باطن خالی از اغیار و گرفتاری بدام محبت کہ مقام حیرت است و آشفتگی بمنشاء کمالات رسالت کہ حیرت در حیرت است و تشنگی بمنشاء کمالات اولوالعزم کہ ع حیرت اندر حیرت اندر حیرت است و ظہور عظمت و کبریائے بحقیقت کعبہ و کلام محب با محبوب در حقیقت قرآن و کمال آشفتگی در حقیقت صلوٰۃ مورد آیہ ارحنی یا بلالؓ و غوطہ زنی در معبودیت صرفہ و انسبت در حقیقت ابراہیمی کہ اسبت خاص است و فروتنی در حقیقت موسوی کہ محب ذات است و غوطہ زنی در بحر محمدیؐ کہ محب و محبوب است ۵

ترجمہ سطر ۵ نہیں ڈالا ہے اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں کوئی چیز مگر ڈال دیا ہے میں نے اس چیز کو سینہ میں ابی بکر صدیقؓ کے ۱۷

اے ظاہر تو عاشق و معشوق باطن ماست روے ترا کہ دید بہ کونتو ساکنست

و ناز پروری بذات احمدی صلعم کہ محبوب صرفاست و فیض بابی در حسب صرفہ

کہ مرکز دائرہ احمدی است صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ذات لاتعین

را چہ یارا کہ دم از لاتعین زند ۵

مجلس تمام گشت و بپایان رسید عمر ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ

اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

تمام شد رسالہ مست ناز

رسالہ موسوم بہ

نسبت خاص

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بعدہ اے یار جانی و اے

عاشق لاثانی اِسْمَعْ بِسَمْعِ الْقَبُوْلِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ

الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ

و دوست میدارد اللہ تعالے مارا و دوست میداریم ما او را سبحانہ

پس اللہ سبحانہ تعالے نسبت محبت کہ بین المحب والمحبوب ثابت فرمودہ

است حسنی است عجیب و دولتیست غریب ۵

نسبت آنچنیں است گویم مدح او ــــ تا قیامت کم نگردد شرح او

نسبت محبت کہ درمیانِ خدا و حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ثابت است و درمیان رسولِ خدا و صحابۂ کرام و آل عظام و پیر را با مرید و مرید را با پیر و پدر را با پسر و پسر را با پدر و استاد را با شاگرد و شاگرد را با استاد و پادشاہ را با رعایا و رعایا را با پادشاہ و خویش را با خویش و درویش را با درویش و امیر را با امیر و فقیر را با فقیر کہ ثابت است احوالی است عجیب و غریب کہ صاحبش میداند و مے فہمد و در بحر التذاذ مستغرق مے باشد کہ مخصوص بذات اوست نہ بدیگرے این نہ آن دولتیست جسیم و نہ آن نعمتیست عظیم کہ از تحریر و تقریر است آید بمثالے واضح و لائح گردانیم گوش دارد و ہوش را بر آن گمار شخصی از خورندۂ نبات لذتش را دریافت ہرچہ بیان کند خلاف آن لذت آید تا وقتیکہ نبات در دہانش نہ اندازد و از لذتش سیراب و شاداب نگردد ہمین نسبت محبت ہمان لذت نبات است تا پیر در قلب مرید نہ اندازد و مرید از لذتش سیراب و شاداب نگردد ۵

نسبت آن چنیں است گویم مدح او ــــ تا قیامت کم نگردد شرح او

اللہ تعالیٰ ام امتناء ہر مومن را از نسبت محبت خاص خود سرفراز فرمودہ در زمرۂ دوستان خود دارد آمین یا رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

تمام شد رسالۂ نسبت خاص

رسالہ موسوم

بہ

ناز و نیاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط بعدہ اے یار جانی واے عاشق لاثانی بشنو بشنو کلمۂ ثانی اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ بشنو و در بحر معنی مستغرق شو۔ معنی این است بیت

ای خدا تجھکو خدائی ساز وار وی گدا تجکو گدائی ساز وار

خدائے یعنی وحدہٗ لاشریک لہٗ سزاوار خدائی یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ

سزاوار خدائی بیت

مَلِیْکٌ مَالِکٌ مَوْلَی الْمَوَالِیْ لَہٗ وَصْفُ التَّکَبُّرِ وَالتَّعَالِیْ

اِلٰہُ الْخَلْقِ مَوْلَانَا قَدِیْمٌ وَمَوْصُوْفٌ بِاَوْصَافِ الْجَمَالِیْ

سزاوار خدائی یعنی اللہ حیٌّ اَللّٰہُ عَلِیْمٌ اَللّٰہُ مُرِیْدٌ اَللّٰہُ قَدِیْرٌ اَللّٰہُ سَمِیْعٌ اَللّٰہُ بَصِیْرٌ اَللّٰہُ کَلِیْمٌ اَللّٰہُ مُتَکَوِّنٌ سزاوار خدائے یعنی مستجمع جمیع صفات کمالات منزہ عن جمیع نقصانات سزاوار

خداے یعنی اَللّٰہُ رَازِقٌ اَللّٰہُ نَاصِرٌ اَللّٰہُ حَافِظٌ اَللّٰہُ سَتَّارٌ سزاوار
خداے یعنی ذکر اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سزوار خداے یعنی وَرَاءُ الْوَرَاثُمَّ وَرَاءُ الْوَرَا ثُمَّ وَرَاءُ
الْوَرَا موافق فرمودہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ ؎

تیمار غریبان سبب ذکر جمیل ست جانان مگر این قاعدہ در شہر شما نیست

بیت ؎

سے خدا آنکہ خدائی سازدار دی گدا آنکہ گدائی سازدار

خداے یعنی وحدہٗ لاشریک لہٗ بجز خدا سزاوار۔ گدائی یعنی عَبْدُہٗ وَ
رَسُوْلُہٗ بجیب خدا ہم سزوار کہ او چیزے ندارد ہرچہ دارد از محبوب
و مطلوب خود کہ مقابل اوست دارد پس ذات محمدی صلی اللہ علیہ
و آلہ وصحبہ وسلم مقابل لاتعین شدہ کمالات ذاتی و شیونی و صفاتی و
اعتباری جذب نمود موافق فرمودہ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ ؎

جو بجوید گدایان و ضعاف ہمچو خوبان کآئینہ جوید صاف

جو ذات محبوب کہ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ است گدایان ذات محمدی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم ضعفا مراد بہ عبدیت اوست صلی
اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کہ عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ است فات وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ کہ جود مطلق ست عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ را رو بروے خود
کشیدہ کمالات ذاتی و شیونی و صفاتی و اعتباری را بخشیدہ پس گدائی
متبدل بشاہی گردید بیت ؎

یارب تو کریمی و رسول تو کریم صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم

دید حسن خویش با چشم شہود بیت خود تجلی کرد در ملک وجود

درینجا دقیقه ایست شگرف که بر اہل نظر و فکر پوشیده نیست خوبرویان و نازنینان آئینه را روبروے خود کشیده از چشم ظاہرش جمال خویش دیده آشفتگیہاے و سوختگیہا پیدا می کنند و می گویند که انا محبوب و انا مطلوب پس اللہ تعالے آئینه محمدی صلی اللہ تعالے علیه و آله و صحبه وسلم را روبروے خود کشیده از چشم ظاہرش جمال خویش دیده فرمود اِنَّنِیۡۤ اَنَا اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدۡنِیۡ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکۡرِیۡ ونیز فرمود اَنَا الْمَوْجُوْدُ اَنَا الْمَحْبُوْبُ اَنَا الْمَطْلُوْبُ اَنَا الْمَقْصُوْدُ پس جمال محمدی صلی اللہ تعالے علیه و آله و صحبه وسلم عجب جمالیست عجیب و غریب که آئینه داری جمال ایزدی میکند سبحان اللہ والحمد للہ والمنة

بیت

اے ظاہر تو عاشق و معشوق باطنت روے ترا که دید بجوے تو ساکنت

الٰہی این مسکین را و جمیع امت مرحومه را از رویت جمال او صلی اللہ تعالے علیه و آله و صحبه وسلم محروم مگردان۔ چه در دنیا و چه در عقبیٰ بحرمت جمال او صلی اللہ تعالے علیه و آله و صحبه وسلم اَللّٰهُمَّ لَا تُفَرِّقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ حَبِيْبِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَللّٰهُمَّ لَا تُفَرِّقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ حَبِيْبِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ اَللّٰهُمَّ لَا تُفَرِّقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ حَبِيْبِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

بیت

خیال روے تو در ہر طریق ہمرہ ماست نسیم موے تو پیوند جان آگه ماست

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرْ
مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ
لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر؛ قصہ مختصر قصہ مختصر وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمدٍ وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

تمام شد رسالہ نازونیاز

رسالہ سوم

زیر وبم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر المرسلین محمدٍ وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین بعدہٗ اے یار جانی وا عاشق لاثانی مولانا رومی شیخ زمانی رحمۃ اللہ علیہ می فرماید ؎

سِرِّ پنہان ست اندر زیر و بم　　فاش اگر گویم جہان برہم زنم

مراد شیخ رحمۃ اللہ علیہ از زیر و بم واللہ عالم لاکن در فہم قاصر فقیر کہ می رسید شکر اللمعطی داعی نماید ؎

وعادت ہیں زیر و بم کے یہ فرق مجاہرہ؛ دیکھو ذرا تو غور سے کچھ اشتباہ نہ ہے

مراد از زیر قلب شیخ بے نظیر و مراد از بم قلب مبارک جناب حضرت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم اجمعین ۔ اے یار جانی واے عاشق لاثانی ہر ما فوق بم و ما تحت او زیر مثل اصل و فرع اصل بم و فرع زیر اے یار جانی واے عاشق لاثانی جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم آئینہ داری جمال چھپنے و کمال محبوبی ست کنند

دریں جا لفظ از زیر و بہم را گنجائش نیست بلکہ خلعت محب و محبوب بر قامت محبوب راست می آید سبحان اللہ عجب آئینہ داری است کہ دلدار را از چشم اغیار مستور و محجوب داشتہ خود بخود بچشم ظاہر مشاہدہ نمودہ حتیٰ کہ از خلعت مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی سرفراز شدہ مستغرق در بحر مشاہدۂ محبوب خارجی و مطلوب حقیقی است بلا تشبیہ نہ می بینی کہ آئینہ زبیر را از چشم کلمہ بصر شدہ می بیند و ہمہ نازو می گوید ع مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ بہر این گفت احمد مختار ۔ و غیر کہ در آئینہ می بیند ظلی است از ظلال محبوب نہ اصل محبوب و نہ ذات محبوب شَتَّانَ مَا بَیْنَهُمَا آن وصل است و این فصل چہ نسبت فصل را با وصل وصل وصل است فصل فصل بین صحابہ و اہلبیت رضی اللہ تعالےٰ عنہم ہر قدر کہ محبت و نسبت بجمال محمدی صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم داشتند ہمان قدر جمال ایزدی را مشاہدہ نمودند ع مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ بہر این گفت احمد مختار آرام بر سر مطلب ذات حضرت محمدی صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم بہم ۔ و ذات حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ زبیر و ذات حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ بہم ۔ و ذات حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ زبیر و ذات حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ بہم و ذات حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ زبیر و ذات حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ بہم ۔ و ذات حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ زبیر و ذات حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ بہم و ذات حضرت فاطمۃ الزہرا رضی و ذات حضرت امام حسنین رضی اللہ تعالےٰ عنہم زبیر ۔ و ذات حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی

ترجمہ: جنہیں کجی کی نظر نے اور نہ زیادہ بڑھ گئی ۔ ۱۲

اللہ تعالیٰ عنہم ۔ و ذات حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ زبیر
و قس علی ہذا قلوب پیران ہم و قلوب مریدان زبیر این نوبت دین محمدی
صلے اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم تا روز قیامت قائم و دائم باشد
وقتیکہ این نوبت بآخر رسد حکم از محبوب حقیقی و مطلوب تحقیقی باسرافیل
خواہد رسید کہ اے اسرافیل این زمان واسطے زدے محمدی صلی اللہ تعالےٰ
علیہ و آلہ و صحبہ وسلم در جہان نماند پادم صور را و جہان را برہم زن تا روز
قیامت قائم گردد پس بجرد دمیدن صور تمام جہان تہ و بالا شدہ روز
قیامت قائم خواہد شد و در آن روز اکرام محمدی صلی اللہ تعالےٰ
علیہ و آلہ و صحبہ وسلم و نعمتہائے سرمدی کہ بذات محمدی صلی اللہ تعالےٰ
علیہ و آلہ و صحبہ وسلم متعلق اند ہویدا و پیدا خواہند شد در آن زمان
چشمہائے مردمان خیرہ شدہ در بحر تحیر غوطہ زدہ خواہند گفت سبحان
اللہ والحمد للہ این چہ مراتب اند کہ مخصوص بذات محمدی صلی اللہ
تعالےٰ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم اند بیت

ہمہ انبیا در پناہِ تو اند ... مقیم در بارگاہِ تو اند

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

تمام شد رسالۂ زبیرو بم

رسالہ موسوم

برزخ محمدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحَمدُ لِاَهلِهٖ وَالصَّلوٰۃُ عَلیٰ اَهلِهَا اَمّا بَعد بیت

قفلہای ناکشادہ ماندہ بود   ازدم اِنّا فَتَحنَا برکشود

خارج را در عدم راہ نیست و عدم را نیز در خارج کہ ہر دو ضد یکدیگر اند پس واسطہ باید کہ بین الضدین رابطہ نماید الحمد للہ جمال محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم چہ خوش واسطہ آمد کہ برزخ گردید درمیان خارج و عدم خارج را بواسطہ آئینہ داری جمال خویش در عدم ظہوری رسانید و عدم را نیز بواسطہ جمال خویش نمودی بود گردانید این چہ کرشمہ داریست کہ ضد را در ضد رسانید و ظہور ہر دو را در ضد او باتمام رسانید با وجود امکانیت و عبدیت ظہور ربوبیت را سببی و نمودی بود را نمود ہستی بلا تشبیہ زید کہ در خارج موجود است خواست کہ کمالات خود را ظاہر نماید آئینہ را در پیش خود کشیدہ جلوہ گری درو نمودہ کمالات خویش را ظاہر نمود پس آئینہ سیادت و ممکن با وجود امکان ظہور کمالات زید را سببی اگر آئینہ نبودی ظہور کمالات زید ہرگز نبودی پس جمال محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم اگر نبودی ظہور ربوبیت ہم نبودی

قفلہای ناکشادہ ماندہ بود   ازدم اِنّا فَتَحنَا برکشود

تمت

خلافت نامہ جانشین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علٰی خیر المرسلین محمد وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین۔ اما بعد حمد و صلوٰۃ میگوید فقیر حقیر بمقتضائے الولد سرٌ لابیہ فرزندی و نورچشمی غلام محمد المعروف بہ خیراتی میان مرات اسرار فقیر ہرچہ کہ افضال الٰہی و بتصدق پیران سرمدی رضی اللہ تعالٰی عنہم از واردات و واقعات و دیگر حالات کہ ظاہر فقیر متحلّی و باطن فقیر متجلّی آئینہ داری باوست باوجود این مراتب سلوک خواجگان نقشبندیہ رضی اللہ تعالٰی عنہم از ابتدا تا انتہا طی نمود حتّی کہ مراقبۂ احدیت کہ از قلب تا بقالب ست بہ جریان اسم ذات مسرور و از کدورات بشری دور بعدہٗ دستگیر حال ولایت ظلال کہ مسمّی بولایت اولیا و ولایت صغریٰ و ولایت ظلیہ است معیت او تعالٰی با خود و با ہر ذرات ممکنات مرغوب با جمعیت خاطر و با حضور و آگاہی از لذت بیخودی و بیہوشی استغراق و محلا از سیر آفاقی و سیر انفسی سیراب بعد ازان در ولایت کبریٰ کہ مسمّی بولایت انبیا و ولایت اصلیہ کنایت از مراقبۂ اقربیت و مراقبات ثلاثہ محبت و مراقبہ اسم ظاہر است او شان را سیر افتاد بفضلہ تعالٰی فنای و بقای آنجا را حاصل نمودہ کہ فناء الفنا ست بقنا را انا مشرف گردید بعد ازان سیر در ولایت علیا کہ ولایت ملائکہ اعلیٰ ست و عبارت از مراقبہ اسم باطن است افتاد و تنیز باطن از انوار اسم باطن چنان متجلّی گشت کہ در ظاہر در بحر تحیر مستغرق گردید بعد ازان از فیض مراقبہ کمالات نبوت کہ مراقبہ ذات بحت

است فیضیاب شد وبقدر استعداد درین باب چشم حیرت کشو وبعد ازان
ازمراقبۂ کمالات اولوالعزم صاحب جزم شده بابیان حقیقی وتحقیقی متجلی
وازخلعت شرع متحلی شد بعد ازان ازمراقبات حقائق آلهیه که عبارت
ازمراقبۂ حقیقت کعبه وازمراقبۂ حقیقت قرآن وازمراقبۂ حقیقت صلوة
وازمراقبۂ معبود بحت صرفه است سرافراز شده آز وراء الوراکه درحقائق
آلهیه مبداء فیض است ومورد فیض هیئت وحدانی که مجموعه لطائف
عشرۂ عاشق لاثانی است دربنیاب بقدر استعداد خویش فیضیاب
اَللّٰهُمَّ زِدْ فِیْ احواله واعماله بحرمة حبیبك واٰله وصحبه
بعد ازان درحقائق انبیاکه عبارت ازحقیقت ابراہیمی وحقیقت موسوی و
حقیقت محمدی وحقیقت احمدی تا مرتبۂ لاتعین همه مراتبات خاص ومقامات
اختصاص بذات ستوده صفات ذات محمدی واحمدی مشرف شدم
حتی که مدهوش دعین هوش درحقیقت محمدی که محب ومحبوب خودست بیهوش
بودند که نداء الرحیل الی البیت الجلیل که بنائش ازحضرت خلیل است
بقول حافظ شیرازی رحمة الله علیه ؎

مرا درمنزل جانان چه امن وعیش چون هردم
جرس فریاد میدارد که بربندید محملها

دادند همراه فقیر ازطواف بیت العتیق وزیارت مبارک روضۂ شریف
نبی شفیق صلی الله تعالےٰ علیه وآله وصحبه وسلم مشرف شده بسعادت قدمبوسی
ثمرۂ شجرۂ نقشبندیه چراغ خاندان مجددیه موافق ارشاد حضرت مولانا رومی
قدس سره ؎

بایزید الکعبه را دریافتی صاف گشتی برصفا بشتافتی

لَیْسَ مثلہٗ فِی ھذا الزمانِ وَفیضہٗ عامٌ فی الجہات الاربعۃِ فانی فی ذات الغنی اعنی حضرت خواجہ عبد الغنی ادام اللہ ظلالہم علی روس الخادمین مشرف شد از سمع تقریر مقامات نقشبندیہ و از تقسیم منازلات مجددیہ خوشحال بر حال فرزندی و ارجمندی عنایت بلیغ فرمودہ از اشراق باطن دریافت فرمودہ از سبق مراقبۂ حقیقت احمدی سرفراز فرمودہ علم الفِ احمدی راکہ عبارت از محبوبیت ذات است در دل فرزندی ارجمندی نصب فرمودند موافق فرمودۂ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

نیست برلوح دلم جز الف قامت دوست

چکنم حرفِ دگر یاد نداد اوستادم

فقیر زادہ را نزدیک خود طلبیدہ دست مبارک خود را چون ید بیضای موسوی از گریبان عالیشان برآوردہ بر سینۂ بی کینہ گردانیدند و از دم عیسوی نیز مشرف فرمودہ نوعی اجازت طریقہ ارشاد فرمودند و باز بوقت رخصت

ایام نو بہار گل از بوستان جدا

یارب مباد صحبت کس از دوستان جدا

از دست مبارک خود پیالۂ چاے طیار فرمودہ بمقتضاے حدیث شریف سُورُ المؤمنین شفاءٌ لب مبارک خود رسانیدہ دوا ے علل معنوی فرمودہ بفقیر حقیر ارشاد فرمودند کہ این پیالہ بہ شما ہمراہ خود بہ ہمبدیپ فقیر زادہ از نہایت سرور و فرح از خود رفتہ با ہستی خود در پیالہ غوطہ زدہ معروضہ داشت

ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم ای بیخبر ز لذت شرب مدام ما

و نیز از کمال محبت و شفقت ارشاد فرمودند کہ من دولت خود با فرزند

تو بخشیدم و در حفظ اللہ سپردم۔ فقیر بعرض رسانید کہ امید وار این دولت فقیر بود الحمد للہ کہ فقیر زادہ بآن سرفراز شد زہے کرامت و سعادت پس از رفقا بوسی تمام و رنجیدگی تام فقیر دلگیر از شہ بے نظیر ؎

الوداع اے مایہ جان الوداع الوداع اے شاہ عرفان الوداع

رخصت شدہ نظر بر قدم و دم بر عدم چشم پر نم رخ بطرف بیت اللہ نمودہ مانند صبا صحرا نوردی کردہ داخل کعبہ صوری و معنوی گردید کہ ندائے غیب الغیب در گوش ہوش رسید ؎

بانگ می آید کہ اے طالب بیا جود محتاج گدایان چون گدا

جود میجوید گدایان و ضعاف ہمچو خوبان کائینہ جویند صاف

فیض مراقبہ حب صرفہ و مراقبہ لاتعین بر ہیئت و حدانی فرزندی و ارجمندی ریختند از حضیض تعین برده باوج لاتعین رسانیدند و سرفراز فرمودند تم القال و ملبقی الحال و کل لسانی علیہ دال پس فقیر حقیر فرزند ارجمند کمر بند قناعت بر کمر بستہ دستار کرامت بر سر نہاد خرقۂ زہد و عبادت در بر پوشانیدہ جانشین خود کہ ظاہرا جائے فقیر و باطنا جائے پیران روشن ضمیر است گردانید باوجود اجازت حضرت خواجہ اجازت خود را نور علی نور دانستہ اجازت طریقہ نقشبندیہ و قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ وکبرویہ مثل اجازت فقیر کہ از پیر دستگیر خود رسیدہ دادہ بخدا و بدوستان خدا سپردم اللّٰھم اجعلہ ھادیًا و مھدیًا و مستقیمًا علی الشریعۃ المصطفویۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم آمین یا رب العالمین و یا خیر الناصرین ۵

پس آنانکه دامنگیر فقیر هستند و نسبت باطن خود را موافق استعداد خود مستمد اند و از حضور و آگاهی طریقه آگاه هستند۔ آگاه باشند که محافظت نسبت خود در محبت فرزندی موجب ارجمندی دانند مبادا فتور محبت سرایت در نسبت کند و غیرت ایزدی جوش زند اللّٰهم احفظهم عن هذا البلاء العظیم واهدهم الصراط المستقیم۔ و آنانکه تا بیننا اند از مبحث خارج اند عدم و وجود شان در محبت برابر است و آنکه طالب خدا است بقبول لِاخذ طریقه از ونما یدو مقامات موصوفه را بواسطهٔ شان حاصل سازد۔

صلی اللّٰه تعالیٰ علیٰ خیر خلقه محمد و آله وصحبه اجمعین ⁂ (مسکین شاه)

اجازت نامۂ خلفاء

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰه رب العالمین الصلوٰة والسلام علیٰ سید المرسلین محمد و آله وصحبه اجمعین بعده بدانید و بفهمید که مراقبهٔ احدیت و مراقبهٔ معیت ولایت اولیاء اللّٰه رحمة اللّٰه تعالیٰ علیهم است۔ صاحب این ولایت نه از ذات خود اثری و نه از دیگر خبری دارد لهذا صاحب این مقام لازیست نه متعدی ولایت کبریٰ که ولایت انبیا است علیٰ نبینا و علیهم الصلوٰة والسلام کنایت از مراقبهٔ اقربیت و مراقبهٔ محبت است صاحب این ولایت

از خود اثری و از غیر خبرے دارد لہٰذا استعدی است کہ فیضش بدیگرے سرایت می کند مانند آب صاف کہ در کلوخ بی جان سرایت می کند و رگ و ریشہ اش را زندہ و تر و تازہ می گرداند طالب بے جان از دم عیسویش زندہ می شود و می گویند ہذا پدر حقیقی کہ از برکت نفوسش زندگی ابدالآباد یافتم ؎

گر بر تن من زبان شد ہر موے یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

پس این صوفیان صاف دل از مراقبہ اقربیت عروج نمودہ بمقامات فوق نیز رسیدہ اند حضور و آگاہی و طمانیت و سکینت و نسبت خاص کہ خاصۂ خاندان عالیشان حضرات نقشبندیہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم است بقدر استعداد خویش نقد وقت می دارند لہٰذا فقیر ایشان را اجازت طریقہ دادہ بار خلافت بر سر ایشان نہادہ بخدا و بحبیب خدا سپردہ جبین نیاز بسجدات شکر خدا و حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سائیدہ بعجز تمام عرض می سازد ؎

سپردم بتو مایۂ خویش را تو دانی حساب کم و بیش را

الٰہی بحرمت حبیب تو صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم استقامت بر شریعت و کرامت بر طریقت عطا فرما آمین ثم آمین ثم آمین ؏

نصیحت خلفاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العالمین ؕ الصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر المرسلین محمد و آلہ وصحبہ اجمعین بعدہٗ اے صوفیان عالیمقام

واے محبانِ خیرالانام صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم بر سرِ شما بارِ خلافت
وتاجِ اجازت کہ نہادہ شد عجب نعمتیست عظیم وکرامتیست از خداے
کریم مقامِ ارشاد وتکمیل از مقامہاے ومراتب ہاے انبیا صلوات
اللہ تعالےٰ اجمعین است ہر کرا از امتانِ شان بہ تبعیت وبروراثت
باین دولتِ عظمیٰ بنوازند پس این تاج بخشی کہ از پیرانِ ما رحمہم
اللہ تعالےٰ بما رسیدہ است سروری سرمدی است وفخر دنیوی
بمصداق حدیث نبوی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کہ اَلْفَقْرُ
فَخْرِیْ لیکن محکوم صاحب این تاج شکر ہاے عظیم وکرامت ہاے جسیم
اند لازم کہ صاحب این تاج محب این افواج باشد فوج اول زہد وفوج
دویم تقویٰ وفوج سوم ورع وفوج چہارم ریاضت وفوج پنجم
صبر وفوج ششم قناعت وفوج ہفتم توکل وفوج ہشتم رضا
وفوج نہم تسلیم بر ہر دیارکہ عبور کنند ہمہ با فرمانبردار او باشند
وسر نیاز زیر قدم او می نہند حتیٰ کہ اہل قبور باشند اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی
نِعَایَۃِ وَاِحْسَانِہٖ ؎

اے خدا قربان احسانت شوم این چہ احسانت کہ قربانت شوم

اے صوفیان صاف واے صاحبانِ ذی اوصاف این بار گران
کہ بر سرِ شما نہادہ شدہ اگر سر سری نیست مبادا کہ از فریب ہاے
شیطانی واز مکر ہاے نفسانی قباے فرحت وعباے شوکت بر جان
وتن بپوشید وخود را در خسارت وقباحت ابدی اندازید ؎

اے روشنی طبع تو بر من بلا شدی
ہر خلقتی کہ جی پوشانند وہر نفسی کہ می بخشند بہر فناے تام می بخشند

تا فانی نشوی بہ بقائے ابدی نرسے ؎

فانی شدم بیار و بقا ہم نصیب شد شکر خدا کہ یار بما ہم قریب شد

اے صوفی صاف پیری کہ پا از دائرہ عزیمت بیرون نہاد یقین کہ مریدش از دائرہ مباح افتاد حال مرید و بال پیر مقبول سبحانی حضرت شیخ مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمودہ اند مرید را مانند شیر و ببر باید تصور باید پیر در بحر وحدت مستغرق و مرید در بحر غیریت مباد غیریت مرید بر پیر غالب آمدہ از مرتبۂ پیری فرو اندازد اے صوفی صاف پیر کہ فیضش در رگ و ریشۂ مریدش ہمی رسد خدا نخواستہ معاملہ بالعکس گردد۔ در مقابلۂ مرید خباثت و دنائت مرید در پیر اثر کند۔ و پیر مثل مرید سرگردان باشد عیاذاً باللہ من ھذا البلاء شخصے از دو نود کہ بنان شبینہ محتاج بود و بفضل ایزدی بمرتبۂ بادشاہی رسیدہ پرسید کیف حالکم گفت دران زمان فکر جانی۔ و درین زمان تشویش جہانی پس شیخی امر سرسری نیست تصرف نفس شیطان از حد زیادہ ہمیشہ قابو جو ہمی باشند۔ وقتے گردد کہ بر گردن شان نشستہ در قعر دوزخ اندازند لازم و ضروری براین صاحبان کہ ہر زمان و ہر آن لرزان و ترسان باشند۔ و امداد از ارواح پیران کبار رحمہم اللہ تعالیٰ جویان باشند۔ مبادا کہ از صراط مستقیم بگردند۔ و در خسارت ابدی افتند الٰہی این صوفیانِ صاف را در پناہ تو دادم۔ و بتو سپردم۔ بحرمت حبیب خود در حفظ و امان خود دار۔ بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد ؎

سپردم بتو مایۂ خویش را تو دانی حساب کم و بیش را

وَصَلَّی اللہُ تعالےٰ علیٰ خیرِ خلقہٖ محمدٍ وَّ آلہٖ

وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۵

نصیحت موجزۂ خلافت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ وآلہ واصحابہ المجتبیٰ بعدہ عزیزان ومحبان کہ از فقیر مجاز طریقہ شدہ اند بر خود واجب ولازم گیرند صبر وتوکل ورضا وتسلیم وخلوص لیکن خلوص بغیر ذکر کثیر وبغیر رابطۂ شیخ کبیر حاصل نمی شود وبغیر حصول خلوص سرخروئی پیش محبوب حقیقی غیر تحقیقی اللہ تعالےٰ استقامت بر شریعت ومحبت بر پیران طریقت عطا فرماید آمین یارب العالمین۔

الہام اجازت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین بعدہٗ بدانید وبفہمید کہ فقیر درمیان دادن اجازت طریقہ درمیان نیست الہامات کثیرہ واشارات لطیفہ از پیران مارضی اللہ تعالےٰ عنہم میرسند کہ صوفیانیکہ در بحر وحدت غرق اند اجازت طریقہ دادہ انہار فیض ایشان جاری کنانیدہ آفاق را سرسبز وشاداب گردان۔ لہذا اتباعاً لاَمر ایشان را اجازت طریقہ دادہ خود را

از میان کشیده بخدا سپردم ۔ فارغ البال گشتم فقط

دعوت مسنون ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ وآلہ و اصحابہ المجتبی بعدہٗ از محبان و منتسبان و دوستان فقیر التجا اینکہ للہ و باللہ در دعوت فقیر لحاظ این امور ضرور اول تیاریش از کسب حلال بود و الا صرف از کسب حرام نباشد ثانیاً خریدی گوشت از قصاب مسلمان بہ ہئیتیکہ گوشت را از اشیاے حرام مثل غدود وخون و صلب کہ مسمی بحرام مغز است واز پتہ واز مثانہ یعنی پھکنہ واز ذکر و فرج واز انثیین یعنی زیرین واز دبر یعنی جائے پائخانہ واز چربِ انتڑی کہ آنرا قصاب خوب مید انند صاف و پاک کنانیدہ بخرند واز سکین خون آلودہ ذبح نہ کنند یعنی بغیر شستن سکین ذبح نہ کنند و بدانند کہ اکثر قصاب در گوشت قلیہ اشیاء حرام مثل غدود و چرب انتڑی وغیرہ شریک می کنند و صاحب قلیہ موجب از دیاد قلیہ دانستہ مشکور قصاب شدہ نیک مید انند و نمید انند کہ ازان ہمہ قلیہ حرام میگردد و ثالثاً مرچ سرخ و یا سبز در قلیہ نیاندازند ازانکہ این عذر طبعی است نہ شرعی و یا زرد چوب یعنی ہلدے بازاری کہ در سرگین میپزد و در قلیہ نینداز ند پس از آب دہ دردہ پخت و پز شود. فبہا و الا از آب چاہے کہ در واحتیاط شرعی باشد مضائقہ ندارد و صاحبان پخت و پز بوقت پخت و پز اگر بحاجت بشری روند یا بینی افشانند و یا حقہ کشند و یا سر و پا را و یا جائے دیگر را بخارا شند

بغیر شستن دست در کار پخت و پز شریک نشوند و در خانہ کہ ماکیان یعنی مرغیان باشند و آمد و رفت سگ نیز بود پس احتیاط پخت و پز در انجا مشکل۔ اکثر مردمان سبوچہ یعنی لوٹا در جائے ناپاک می نہند و از ہمان لوٹہ آب گرفتہ در پخت و پز می انداز ند و نمی دانند کہ ازین عمل تمام آب نجس شدہ طعام را نجس می گرداند حتی کہ باطن خورندہ را تباہ و سیاہ کردہ جزو بدن شدہ بر ظاہرش غالب آمدہ ظلمت بر ظلمت می افزاید کہ تدارک آن غیر ممکن باشد ۔ بیت ؎

فریاد حافظ این ہمہ آخر بہرزہ نیست

ہم قصۂ غریب و حدیث عجیب ہست

در صورت عدم احتیاط بر فقیر رحم فرمودہ ازان دعوت معاف دارند جزاکم اللہ خیر جزاء ۔

مکتوبات

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

مکتوب اول

بحضرت عبدالرشید صاحب صاحبزادۂ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ در بیان آنکہ مورد فیض در مراقبۂ معیت قالب و نور لطیفۂ نفس مائل بہ بیاض است الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی محمد لا نبی بعدہ ۔ بعد حمد و صلوٰۃ

مکتوب اول

و تحیات بخدمت حاشیہ بوسان بساط فیض مناط حقائق و معارف آگاہ عالم ربانی عارف سبحانی سراپا مجمع رموز و اسرار رحمانی فیض بخش از کنوز خواجہ احرار و مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالٰی عنہ صاحب مقام تجرید حضرت عبد الرشید صاحب سلمہ اللہ تعالٰی علی رؤس المخادیمن و زاد فیضہ الی العالمین بعد تسلیمات و کورنشات معروضہ اینکہ للہ الحمد خادم تابعین معروضہ قرین صحت و عافیت و برائے صحت و سلامتی آن ذات بابرکات سپرد عا بجناب او تعالٰی سودہ می باشد عنایت نامہ عالی در بہترین زمان و خوشترین آوان شرف صدور یافتہ سرافتخار خادم را بعالم بالا رسانید زہے قسمتی و خوشا نعمتے کہ خادمان دور افتادگان را بحاشیہ خیال نزدیک فرمودہ یاد فرماشدند آنچہ بہ تحریر ارشاد فرمودہ اند کہ در رسالہ خود مورد فیض در مراقبہ معیت قالب را نوشتہ اند و رنگ لطیفہ نفس مائل بہ بیاض تحریر نمودہ ہمچنین مگر از حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ تا حال بہمہ بزرگان این طریقہ درس بیک دگر کہ سلوک رسیدہ است از روئے آن مورد فیض در مراقبہ معیت قلب یعنی دل معلوم میشود و نور لطیفہ نفس بے کیف و ہمین طور دست بدست ارشاد شدہ آمدہ است و در طریقہ خلاف حضرت مجدد نمودن باعث تبدیل طریقہ است و نا مرضی اکابر لہذا التماس دارد کہ اگر رسالہ خود را بہ رسالہ جد امجد فقیر و شاہ رؤف احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہما کہ نزد آن شفیق باشد مقابلہ نمودہ ہر چیکہ خلاف آن رسالہ کہ موافق احوال حضرت مجدد است موافق نمایند نور علی نور و باعث استقامت طریقہ است مخدوما این خادم سرمو خلاف طریقہ نمیخواہد و حتی المقدور خود را از پیروان قیوم

ربّانی قطب سبحانی امام ربّانی حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه
میباراد پس در صورت مخالفت صورت فنا، اتم بظهور نمیرسد و فیض
مجددی از بحر بطون بساحل ظهور جلوه گر میگردد از برکت توجه آن عالی جناب
و خوشنودی ارواح پیران کبار رضی الله تعالیٰ عنهم فیض مجددی درین
دیار مثل باران می بارد و تشنگان عطش عشق را سیراب می سازد خادم
در مکتوبات شریف که حرز جان میباراد بغور مطالعه نموده کسے جا مورد فیض
در مراقبهٔ معیت قلب را نیافت و عبارت رسالهٔ حضرت ابوسعید صاحب
قبله رحمة الله علیه چنین است و علامت رسیدن قلب در دائرهٔ ولایت
صغریٰ آنست که توجه فوق مضمحل شده احاطهٔ شش جهت میسر باید و
معیت بیچون حضرت حق سبحانهٔ تعالیٰ را با ادراک بیچون محیط خود و محیط همه
عالم می بیند ازینجا مفهوم میگردد که در مراقبهٔ احدیت قلب اصل و قالب
فرع و در مراقبهٔ معیت بالعکس هرچه بقلب میرسد بطفیل قالب میرسد
پس خوبی قالب راچه تشریح دهد که از تقریر و تحریر بیرونست خوبی قالب
است که تاج الصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ ط را بر سر نهاده و حُلّهٔ
بصر گردیده خلعت روبیت اخروی را در بر گرفته اصل عالم کبیر همین است
که بمنصب خلافت ظهور فرموده و عبارت رسالهٔ حضرت رؤف احمد صاحب
رحمة الله علیه چنین است بدانند که درین مقام مراقبهٔ معیت میکنند
وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ یعنی مفهوم این در لحاظ داشته که حق سبحانهٔ
تعالیٰ با ماست معیت او بهر لطیفهٔ ماست و بهر موئے جسم ما بلکه
بهر ذره از ذرات جهان متوجه می شوند و ذکر اسم ذات و نفی و اثبات
بلحاظ معیت میکنند معیت حق با خلق از نص ثابت است اما علما

ف
مورد فیض مراقبهٔ
معیت

معیت علمی گویند و صوفیه معیت ذاتی درین تردد و تشکک نباید افتاد و
همین لحاظ باید کرد که حق تعالیٰ با ماست آنچه معیت سزاوار اوست و
نص قرآنی بر آن ناطق است ازین عبارت مورد فیض در مراقبهٔ معیت
قالب بلکه تمام ممکنات مفهوم میگردد چرا که معیت عام و مورد فیض خاص
مقصود نمیگردد بلکه خلاف نص قرآنی در ضمن آن معانی ظاهر میگردد۔

نور لطیفهٔ نفس

خادم نور لطیفهٔ نفس که مائل به بیاض نوشته است آن لطیفهٔ نفس
از اجزاء قالب است که منشاء فیض آن نیز مراقبهٔ معیت است بعد
تزکیه و تصفیه قابلیتے پیدا میکند که مورد فیض مراقبهٔ اقربیت گردد۔
در آن زمان بہ بےکیفی تعلق دارد و از ابتداء رو به وسط آرد خادم رساله
که نوشته است بنا بر مبتدیان این طریقه بیس تحریر و تقریر که در آن
واقع شده با حوال مبتدیان مناسب دانست علاوه برین خادم از
پیر دستگیر خود یعنے حضرت شاه سعد الله صاحب قبله رحمة الله
علیه قدس سره العزیز که باوجود اراده و مریدی از قطب الاقطاب و فرد
الافراد حضرت غلام علی شاه صاحب قبله رحمة الله علیه تربیت یافته
حضرت جد امجد آن عالیجناب بودند فیض مراقبهٔ معیت بر قالب ارشاد
یافته است من بعد هر چه حکم آن جناب عالی باشد بالراس والعین
عمل کرده می آید بنده را چه عذر که بغیر از بندگی چاره ندارد ؎

چه کند بنده که گردن ننهد فرمان را
چه کند گوے که عاجز نشود چوگان را

زیاده آفتاب فیض بر مفارق خادمان علی الدوام تابان باد بحرمة
النبی و آله الامجاد۔

مکتوب دوم

مکتوب دوم

بعزیزی صدور یافتہ بجواب استفسار در بیان معنیٔ احسان ـ بعد
حمد و صلوٰۃ روشن ضمیر و حرارت تنویر باد استفسار از فقیر حقیر فرمودہ بودند
سوال آنچہ در معنیٔ احسان وارد است کہ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ
تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ پس حقیقت رویۃ او تعالیٰ
درین عالم چیست **جواب** فخیر و گا مکرما این امر احوالی است نہ اقوالی
کہ از تحریر و تقریر راست آید چگونہ و چہ گوید کہ محبوب بیچون و محب با چون چگون را
بہ بیچون راہ نیست مگر از راہ محبت و عشق بلبیت۔

عشق بازی میکنم با او مدام — یافت آدم از طفیل عشق نام

عشق است کہ حضرت آدم را خلیفۃ اللہ و حضرت ابراہیم را خلیل اللہ و
حضرت موسیٰ را کلیم اللہ گردانید علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام عشق است
کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم را حبیب اللہ گردانید
عشق است کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ را کسوت مَا اَعْظَمَ
شَانِیْ پوشانید عشق است کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
را محبوب سبحانی گردانید۔ عشق است کہ سالک را از خود میرباید عشق است
کہ طالب را بہ مطلوب میرساند عشق است کہ محبوب را در نظر محب جلوہ
گر گردانید بلبیت:۔

عشق آن چیز است گو ہم مدح او — تا قیامت کم نگردد شرح او

پس صاحبانِ حال از حالِ خود قیل و قال نمودہ اند کہ فرمودہ اند شعر ابیات
امروز چون جمالِ تو بے پردہ ظاہر است ؎

ے در حیرتم کہ وعدۂ فردا برائے چیست

دیدہ بکشا و جمال یار بین ے ہر طرف ہر سو رخ دلدار بین

دیدۂ غیر ترانی ببیند ے یک قسم صد قسم ہزار قسم

ہر کہ زین دیدہ درین دیدہ ندید ے دیدہ اش کور ز غفلت ہمہ او بود نہ دید

پس مرتبۂ احسان کہ مشاہدہ رحمان است بہ دوستان عالی شان حاصل است دیگر آن کہ رکن ایمان دو اند یکے وحدانیت محبوب حقیقی و دیگر رسالت ذات محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم پس بجرد دیدار جمال محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم مشاہدہ کمال احدی اگر دیدہ از زینت مرتبۂ احسان مزین شدہ بہ اقصاء مراتب قرب می رسند۔ لہذا کسی بعد انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام بمراتبات و مقامات صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم نمیرسد پس از زمان محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کہ در شان او خیر القرون وارد است تابعین رضی اللہ تعالے عنہم از ظل آن مرتبہ بمرتبۂ احسان و تبع تابعین رضی اللہ تعالے عنہم در زمان ثانی مستغرق در ظل ثانی ہمچنان کہ زمانہ امتداد گشت بہ ظلال متعدد گردید پس ہر درویش موافق استعداد خویش در بحر مرتبۂ احسان مستغرق و مستہلک اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ محبتی لِھٰذِہِ الْکِبَارِ اَوِ النُّجَبَاءِ ہر چہ از پیران کبار ما رضی اللہ تعالے عنہم رسیدہ بود تحریر و تقریر نمودہ واللہ عالم بحقیقت حال زیادہ صحبت۔

مکتوب سیوم

بمریدی صدور یافتہ در ترغیب و تحریص بر پاس انفاس و عدم غفلت از باطن کہ کار این است و باقی ہمہ ہیچ و نیز در بیان کیفیت نزول برق لامع

مکتوب سیوم

برادر عزیز واقر تمیز سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد سلام و دعائے فقیر خستہ ترین انام کہ قبولش لا کلام۔ است معائنہ و مکاشفہ نما بہند بلبیت
پاس دار انفاس اے مرد خرد تا ترا این قافلہ منزل برد
یعنی بہ منزل مقصود کنا بیت از فنا فی الرسول و فنا فی اللہ و بقا باللہ کہ در سیر ہر بنی آدم موجود است بغیر این قافلہ و بغیر تشبث دامان سالار قافلہ کہ شیخ است نمی رسد۔ امید کہ جوارح ظاہر را با نصرام امور ظاہر کہ متعلق بہ صوم و صلوٰۃ است و اگذارند و باطن را در بحر احدیت صرفہ و مجردہ غوطہ زن دارند حتی کہ خبرے و اثرے بہ ظاہر نرسد ظاہر منکر و باطن مقبل این مشغولی بہ خواجگان نقشبندیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم مختص است کہ بہ بطن بطون تعلق دارد۔ بمصداق این شعر بلبیت
میان عاشق و معشوق رمزیست کرا ما کاتبین را ہم خبر نیست
نیز مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید بلبیت
غیر نطق و غیر ایما و سجل صد ہزاران ترجمہ خیزد ز دل
ہر گز غفلت را سر مو دخل نہ دہند حضور و آگاہی کہ خاصۂ پیران طریقۂ ماست از دست نگذارند بلکہ آن را نصب العین دارند کار این است باقی ہمہ ہیچ زیادہ قربت محبوب حقیقی باد بحرمت النبی و آلہ الامجاد برق لامع کہ از مدت دراز بزیارت فقرا و غربار امت مرحومہ طامع بود یکا یک در موضع دو ڈوڈو بوقت سہ پہر کہ فقیر ہنوز خواب آلودہ بود نزول نمودہ از ملاقات جسمانی مشرف شدہ مسرور و مبرور رفت الحمد للہ علی ذالک کہ ہنوز وقت موعود نرسیدہ بود بمصداق فرمودہ حضرت مرزا مظہر جان جانان شہید رحمۃ اللہ علیہ کہ زندگی صوفی غنیمت است

اوردا دہم منتسبان او را او را باین وجہ کہ محبوب حقیقی او بیچون و بے چگونہ و بے انتہا و بے نمونہ است شاید وقتی برسد کہ از مقام قرب او عروجی واقع شود قرب در قرب و صال در وصال حاصل درآید و منتسبان او کہ رابطۂ فیض بواسطۂ او دارند از زندگی او خوشحال و فارغ البال اند زیادہ نسبت باطن زیادہ بحرمت حبیب رب العباد

مکتوب چہارم

بہ غلام محمد متعلقدار مرید حضرت ایشان صدور یافتہ بجواب استفسار در بیان معنی اینما کنتم

بعد حمد و صلوٰۃ و تبلیغ دعوات ترقی عمر و درجات واضح و لائح باد خط مرسلہ رسید و از مضمون خود کہ مسلو یا اسرار محبوب بود آگاہی بخشید سرور بر سرور و فرحت بر فرحت افزود عزیزا نوشتہ بودند اللہ تعالیٰ با ماست چنان کہ بشان او سزاوار است این معنی اَللّٰہُ مَعَکُم است و معنی اینما کنتم را چہ باید تصور باید بدانید و بفہمید کہ اَللّٰہُ مَعَکُمْ اجمالیست و اَیْنَمَا کُنْتُمْ تفصیل و نیز اَللّٰہُ مَعَکُمْ مرکزیست و اینما کنتم دائرہ آنست پس معنی مذکور ہر دو را مشمول لیکن در جملۂ اول بطریق اجمال و در جملۂ ثانی بطریق تفصیل و اکمال و نیز آہ و نالہ ذوق و شوق بیخودی و بے ہوشی استغراق و انحلا و صحو و جد و تواجد سوختگی و نابودگی و برہم زدگی ذات و صفات و دیدار یار در اغیار بقول حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ بیت

ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم — اے بیخبر ز لذت شرب مدام ما

این همه از لوازمات و تاثیرات اَیْنَمَا کُنْتُمْ است لا انتہیٰ وقتیکه عاشق
زار گوهر موجودیت خود را نثار یار گردانیده و بحر بود در بود محبوب در محبوب مستغرق و منهمک گردید که بخطاب هُوَ مَعَکُمْ
مخاطب گردید پس بمجرد استماع هٰذا الندا عَ قبای فرحت و عبای
حیرت را بر قامت خود دریده بود که ندای ثانی که اَیْنَمَا کُنْتُمْ از محبوب لاثانی
بگوش عاشق فانی رسید بیچاره غریب از خود رفته در آتش عشق سوخته
خطاب کُنْتُمْ را گم نموده از مرتبهٔ وحدت شهودی نزول کرده در بحر وحدت
وجودی غوطه زده بحیرت تام در آن مقام بیننده وحدت در کثرت و
داننده تنزیه در تشبیه گردیده مترنم بترانهٔ وحدت است که باین اشعار
می سراید ابیات:-

زساز مطرب پر سوز این رسید بگوش　　که چوب و تار و صدا تن تنن همه اوست
دیده غیر ترا کسے نبیند ؛　　یک قسم صد قسم هزار قسم
دیده بگشا و جمال یار بین　　هر طرف هر سو رخ دلدار بین

اکثر اولیاء الله رحمة الله تعالے علیهم ثمر خوار شجرهٔ وحدت اند که
نتیجهٔ اَیْنَمَا کُنْتُمْ است چنانکه بعضے بقول لَیْسَ فِیْ جُبَّتِیْ سِوَی الله
قائل اند - و بعضے بقول اَنَا الْحَق کنایت از جنبهٔ ذات ممکن است
که لا ذات است بلکه عرض است و ذات محبوب را لائق که ثبات از
اوست پس قول - لَیْسَ فِیْ جُبَّتِیْ سِوَی الله بطریق اولیٰ
اصدق و انسب و اشاره از قول اَنَا الْحَق یعنی اَنَا مُمْکِنٌ لا
موجودٌ بل فانٍ و حق موجود است مطلوب و محبوب پس قول
اَنَا الْحَق برحق و احوال اَیْنَمَا کُنْتُمْ را چه بنگارد و بالفرض اگر حضرت
نوح علی نبینا و علیه السلام یابد از عهده عشر عشیر آن بیرون نیاید

این آن مقام است که مخبرے بآن خبر میدہد بلیت

بدریائے شہادت گر نہنگ لا برآرد ھُو

تیمم فرض گردد نوح را در عین طوفانش

ونیز نوشتہ بودند کہ روزے رابطہ چنان غلو نمود کہ از چشم سر معائنہ نمود عزیزا این دولت مقصود ہمہ طلاب است لیکن از ہزاران یکے راہی بخشند و می دہند بحلّ کہ در اندک صحبت شیخ جذب کمالات شیخ نماید کہ دیگران در مدت مدید بعُشر عشیر آن نرسند لِیَنْتَہِیَ الکَمُ فیض کہ در باطن مقصود بود بر ظاہر منصور گردید ھٰذَا مِنْ عَلَامَاتِ الْمُرَادِیْنَ وَالْمَحْبُوْبِیْنَ بفرمودہ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ دو رأین باخبر در حضور و نزدیکان بے بصر دور و نیز تنگیٔ باطن دامنگیر حال مبتدی تحمل بارگران نمیکنند تا روبہ وسط نہ آرد از تلوّن احوال باز نہ استد لہٰذا قال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُہَا صَاحِبُ الْوَسَطِ اَبُو الْوَقْتِ وَمَا تَحْتَ اِبْنُ الْوَقْتِ قال مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فی حقہٖ

صوفی ابن الوقت باشد در مثال آن ابوالوقت است نادر در زمان

ابوالوقت حاکم و ابن الوقت محکوم ہر دو از دوستان آلٰہی اند اَللّٰہُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ مُحِبِّیْ ہٰؤُلَاءِ الْمُکْرَمِیْنَ پس ہر قدر کہ رابطہ پُر غلو پایۂ سلوک علو باید کہ آن قدر سعی نمایند کہ دوئی از میان برخیزد و من و تو راجائے نماند مثل مجنون علیہ الرحمہ اَنَا لَیْلٰی از زبان حال بے تکلف و بے قیل و قال در ہمہ حال اَنَا شَیْخِیْ بر آید ھٰذَا قَدَمُ الْاَوَّلِ فِی الطَّرِیْقِ وَالسُّلُوْکِ امید کہ از قدم اوّل کوتاہی

نکنند کہ بنائے طریقہ بر دوست بقول قائلے مصراع

پایہ پیش آمدست وپس دیوار

ہر قدر کہ پایہ قوی باشد دیوار بلند تر باشد باید کہ دیوار طریقہ را بفلک الافلاک رسانند بلکہ از عالی ہمتی ارادہ صعود ازان دارند در خبر آمدہ است کہ تکلّموا النّاس علٰی قدر عقولھم موافق تقریر آن عزیز چیزے تحریر نمود اسمع بسماعۃ القبول واعمل بہ زیادہ دعا:۔

مکتوب پنجم

بہ محمود شاہ خلیفہ حضرت ایشان صدور یافتہ۔ در منع جزع و فزع و ترغیب بر صبر و رضا و تسلیم:۔

از فقیر مسکین بہ محبی و عزیزی محمود شاہ سلمہ اللہ۔ بعد دعا واضح ولائح باد المؤمنون کلھم کنفس واحد بلکہ کل عالم کبیر نفس واحد است و عالم صغیر جان او تن او ہرچہ از رنج و راحت کہ وارد میشود سرایت در کل میکند گئے زخم از دست خود بجان خود زد ویا از دیگرے خورد رنجش واحد است نہ فرق درو پس ہرچہ کہ از آفاق میرسد بہ مقتضائے نفس واحد سرایت در ہمہ میکند پس فکر باطل ہا راچرا دامنگیر حال می دارند و خود را پریشان بال می سازند پیران ما رحمہم اللہ تعالٰی وہمہ دوستان خدا رضی اللہ تعالٰی عنہم در بحر مقامات عشرہ کہ ازان صبر و رضا و تسلیم اند غرق اند و منتسبان را نیز در آن غرق میسازند و در استغراق ش توجہ کثیر مبذول میدارند بلا شک کہ ایشان اندر باب صبر و رضا

وتسلیم سر برآوردہ بہ جزع وفزع لب کشودہ اند باید کہ بہ خلاف زنان ماضیہ خود با مریدان خود غوطہ زن در بحر صبر و رضا وتسلیم باشند بہ آن کہ از غیر دم زن السلام علیکم وعلی امی لدیکم باید کہ نقل این بہ داود شاہ نیز رسانند فقط

مکتوب ششم

(مکتوب ششم)

نیز بہ محمود شاہ خلیفہ صدور یافتہ در بیان عدم منع زنان از ذکر در اوقات ایام وبعض ارشادات دیگر الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ بعد حمد و صلوٰۃ وتبلیغ دعوات معلوم اعزی وارشدی باد خط مرسلہ رسید ومضمونش فرحت بخشید اوتعالیٰ استقامت بر ظاہر و باطن عنایت فرماید و خلعت خلوص خاص کہ بر قامت دوستان خود پوشانیدہ است بآن عزیز پوشاند شجرہ بہ مہر خود وداہنی از انگشت سبابہ بہ کلمہ طیبہ را نوشتہ بدہند زنان را در اوقات ایام از ذکر گفتن ممانعت نکنند زیادہ جمعیت باد فقط :-

مکتوب ہفتم

(مکتوب ہفتم)

بہ غلام احمد مدرس مرید حضرت ایشان صدور یافتہ در بیان فرق شہودیہ و وجودیہ ، برادر دینی ومحب راہ یقینی خوش خصال پسندیدہ افعال دام محبتہ ۔ بعد سلام مسنون الاسلام کہ زینت بخش شرع

خیرالانام است واضح ولایح باد محبت نامہ خیریت شمامہ رسیدہ -
از مضامین خود آگاہی بخشیدہ فقیر را مسرور گردانید خصوصاً از استماع
تقوی و پرہیزگاری و اہل دلی محمود مرزا صاحب تحصیلدار کہ اسم با مسمی اند
تحصیل نعمت ہائے اخروی میکنند محمود و مسعود باد اے عزیز بہ تمیز
شہودیہ و وجودیہ ہر دو فریق دوستان الٰہی و عاشقان سرمدی اند گروہ اول
در شہود محبوب و گروہ ثانی در وجود مطلوب مستغرق اند چنانکہ خود را
و جمیع ممکنات را فراموش ساختہ با وجود بود نابود گشتہ اند زہے سعادت
و نجابت پس از محبوب حقیقی و مطلوب تحقیقی خلعت شہود و وجود گرفتہ و از
نعمت اَوْلِیَائِی تَحْتَ قَبَائِی سرفراز شدہ خورسند اند حتی کہ احوال
ایشان رحمۃ اللہ علیہم غیر محبوب دیگرے نمیداند و نمی شناسد بیت

میان عاشق و معشوق رمزیست   کراماً کاتبین را ہم خبر نیست

پس احوال ایشان را بہ میزان عقل و قیاس سنجیدن راست نمی آید -
بلا تشبیہ اگر نابالغی از بالغی لذت جماع و انزال پرسد و مصر گردد کہ
انشراح بکند بالغ دگرداب حیرت می افتد چرا کہ ازان لذت ہائے
دنیوی مثل نبات و فواکہات وغیرہ کہ نابالغ بآن ملتذ است اگر مثال
بدہد خلاف نفس الامری باشد - لیکن بالغ عاقل بآن نابالغ مے بگوید کہ
خدائے تعالیٰ ترا بآن مقام رساندہ ملتذ گرداند کہ این از گفتن و نوشتن
نمی آید - ہر چند کہ اقوال صحیح باشد خلاف نفس الامر باشد لازم کہ از ہمہ دوستان
خدا کہ فنا فی اللہ شدہ بقا باللہ اند نفس را مائل نداشتہ محبت کامل
دارند و قلبیکہ احوال شان از حیطہ وہم و قیاس عقل بیرونست از تحریر
و تقریر یکے را قدح و دیگرے را قلع نمودن خود را در ہلاکت انداختن است

اللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ السَّوِیَّۃَ وَالنَّجَاۃَ الْاُخْرٰوِیَّۃَ
بدانند کہ صاحب احوال مجبور و پا در زنجیر محبوس با وجود بودن مرفوع القلم محجوب است کسی کہ احوال شان را مترجم باقوال میکند گویا خود را از دست خود ہلاک میکند۔

مکتوب ششم

مکتوب ششم

بہ بیان مظہر احمد خلیفہ و داماد حضرت ایشان صدور یافتہ در نصیحت و ترغیب بر التزام رابطہ و تحریص بہ تحصیل علم ظاہری و عطائے اجازت طریقہ و ارشاد طریق توجہ کردن لعبد حمد و صلوٰۃ برخوردار نور چشم راحت جان بلکہ بہتر از جان مظہر احمد مقبول احد زاد اللہ قربہ بعد دعا و سلام از فقیر مسکین کہ موجب تسکین است بیت ؎

رسید مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند چنان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند

چون فصل جائے وصل گرفت وقتی آید کہ وصل یار جائے فصل یابد تا حصول این دولت رابطہ را از دست ندہند و چنان در بحر رابطہ غوطہ زن باشند کہ از خلعت دوران باخبر در حضور سرفراز و در جمعیت باطنی سرشار باشند و نیز طریقۂ پیران ما رحمہم اللہ تعالیٰ دل بیار و دست بکار خلوت در انجمن سفر در وطن ہوش بردم نظر بر قدم است ثابت قدم باشند صوفی کہ از صفت کائن و بائن صاف نباشد اسم بی مسمی است پس صوفی باشند ہر جا کہ باشند۔ ابیات

صاف کن آئینہ تن از غبار تا نماید جلوۂ رعنائی یار

چشم بکشا و جمال یار بہ بین ہر طرف ہر سو رُخِ دلدار بین

در دریں علمِ ظاہری کوشش بلیغ نمایند مطالعۂ کتاب کہ نمونہ توجہ است از دست نہ دہند کہ ملکۂ موہوبیت موقوف بر اوست شہود و مشاہدہ از دست یار ملائے نہیں یہ عشق سے ہے مکتب آرائے نہیں یہ عشق ہے عشق آن چیز است کو بہم رہ او تا قیامت کم نگردد شرح او علم باطن ہمچو مسکہ علم ظاہر ہمچو شیر کے بود بے شیر مسکے بود بے پیر پیر ایمان کہ بما رسیدہ است از طفیل علمِ ظاہری و علمِ ظاہری ہمچو شجر علمِ باطنی ہمچو ثمر اگر شجر نبودی ثمر از کجا خوردی و لذتِ ثمر چسان بیان کردی یقین کہ اگر قال نبودی کسے بہ حال نرسیدی اے فرزند نور چشم شما را اجازتِ طریقت است طریقہ را دران بلدہ جاری نمایند برآن قول عامل باشند پیران نمی پرند و مریدان می پرانند یعنے مرید ہر جا کہ میرود فیض پیر را منتشر می سازد و بہ طالبانِ خدا میرساند بہ مسجدے کہ نماز صبح میخوانند بعد نماز صبح مصلیان را کہ صلاح تمام دارند و خواہان فلاحِ عام باشند توجہ کنند دخولِ طریقہ کہ شرط توجہ است شما را معاف فرمودہ اند بہ ہر کسے کہ خواہند توجہ نمایند الا بر اہلِ کفر و طریقہ توجہ کردن این است کہ طالب را روبروئے خود نشانند نشانِ قلب باو دادہ بطرفِ قلب خود متوجہ باشند و خود را مثلِ عینک خالی دانستہ متوجہ باو سبحانہٗ تعالےٰ کہ محبوبِ حقیقیست شدہ بعجز و انکسار تمام در دل بگذرانند الٰہی من کہ ام کہ این درویش را توجہ کنم بلکہ ما ہر دو بندگان تو و غلامان حبیب تو ایم و آنچہ بواسطۂ پیران مارحمہم اللہ تعالےٰ از ذکر و فکر و انوار و تجلیات و حالاتِ بیخودی و بیہوشی و بیحسی استغراق و اضمحلال و دیدن جمال یار و اغیار و فانی شدن

در بارۂ غمخواری یار از خطاب تسلّی شعار وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ و نَحْنُ
اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ط وَيُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ ط بسا
رسیده است در دلِ این طالب که طالب تو و طالب محبّت حبیب تو است
بیرسان و همّت پیر نیز روش طریقه است۔ همّت زور باطن را میگویند۔
حقیقت همّت انشاء اللّٰه تعالیٰ بالمشافه مفصّلاً معلوم خواهد شد هر قدر
استغراق و اضمحلال بخود پیدا کنند طالب همان قدر مضمحل و مستغرق خواهد
شد طُوْبٰى لَهٗ وَبُشْرٰى لَكُمْ ذیبس در هر مقام و در هر منزل غوطه زن شده
متوجه بر طالب باشند و کرشمه گری پیران ما رحمهم اللّٰه تعالیٰ معاینه نمایند
پس پیران ما بس که فیض شان دست بدست او تعالیٰ استقامت بر
شریعت و طریقت کرامت فرماید آمین

مکتوب ۹ نهم

بریدی صدور یافته۔ در ترغیب بر عدم رنج از گفتهٔ آفاق اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِيْ اَلَّفَ قُلُوْبَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالْاِيْمَانِ وَالْاِيْقَانِ ط
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِيْنَ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
اَجْمَعِيْنَ بِالْفَضْلِ وَالْاِحْسَانِ ط اما بعد فقیر حقیر چند مضامین محبّت
آگین ظاهر میسازد امید که از جواب سراسر صواب فقیر را مبشّر گردانند او
سبحانهٗ بفضله و کرمه و بتصدّق حبیبه صلی اللّٰه علیه و آله و صحبه و سلم ظاهر
فقرا عین باطن و باطن را عین ظاهر گرداند از مرتبهٔ وحدت یکسوئی کثرت
دوروئی نیندازد آمین یا رب العالمین پیران ما رحمهم اللّٰه تعالیٰ دائره

مباح را بر خود تنگ کردہ اند نہ بر ہر رہین و متعلقین فقیر چون زلہ بردار خوان
نعمت آن شاہانست مستغرق و مستہلک برروش شان و قتیکہ پیران
مارحمہم اللہ تعالےٰ کدورت بشری باطنی وظاہری را صاف نمودہ جمعیت
خاطر میگذارند موافق فرمودہ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ مصرع

عارف کہ برنجد تنک آبست ہنوز

سرمور نج رگذر نمیدہند . بر آن صاحب لازم کہ دریا دل باشند و
گفتۂ آفاق را از یک گوش شنیدہ بگوش دیگر بر آرند و از فقیر ہر چہ بالمشافہ
ارشاد شدہ است بہ عمل آرند - داو سبحانہٗ مارا و آن صاحب را از شر ہر
نفسانی کہ ظاہرا سراسر بصورت دوست و باطناً دشمن جانی مثل دنیائے
دنیہ کہ ظاہرش شکر و باطنش زہر کہ ہرگز تمیز شان ممکن نیست محفوظ و مصئون
دارد - فقط :-

مکتوب دہم [۱۰]

بفریزی صدور یافتہ - در حل اجوبہ چند سوالات غامضہ -

بعد حمد وصلوٰۃ و تبلیغ دعوات واضح باد پرسیدہ بودند کہ محبت او
تعالیٰ با ہمہ مخلوق است یا خاص یا آدم اگر با آدم خاص است کافر درین
بشارت شریک است یا نہ مخدوما دولت معیت عام است نہ خاص
لیکن موافق فرمودہ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ بیت

ہر کہ صیقل بیش کرد او بیش دید بیگمان صورت درو آمد پدید

ونیز سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید ؎

مکتوب دہم

معیت الٰہی

باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست — در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

و نیز حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید ؎

ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم — اے بیخبر ز لذت شرب مدام ما

پس انبیا علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام و صحابا و اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم موافق مراتبات خود بمعیت محبوب مطلوب ممتاز اند حتیٰ کہ بعضے از اولیاء اللہ از غلبۂ سکر خطاب معیت را گم کردہ و کثرت را فراموش نمودہ دم انا الحق و انا اللہ زدہ اند مجو باشند کہ خود را از ہستے خود پاک از کدورات بشری صاف نمودہ در بحر وحدت غوطہ زن اند اللّٰہم اجعلنا فی محبتہم مستغرقا و مستغیقا و نیز معنی بیت حضرت شاہ شرف بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ پرسیدہ بودند ؎

تو مباش اصلا وصال اینست و بس

رو در و گم شو کمال اینست و بس

مخدوما عقائد اہل سنت و جماعت معتقد بر آنست کہ حقائق الاشیا ثابتۃ یعنے ہر شے بر حقیقت خود ثابت و قائم است و آن حقیقت بوہم و خیال بدل نمیشود نفس الامر لیست لیس اللہ تعالیٰ بیچون و بیچگونہ و بندۂ با کیف و کمینہ اللہ بندہ و بندہ اللہ نمی شود۔ لاکن شیخ رحمۃ اللہ علیہ میفرماید کہ خود را فراموش کردن و در بحر وحدت محبوب گم شدن کمال عبدیت و وصال محبوبیت است لا کمال ذوکنہ و نیز پرسیدہ بودند کہ از ذکر نفی و اثبات نیستی خود و نیستے جمیع ممکنات و ہستی او تعالیٰ متصور میگردد مخدوما این مقصود و مطلوب جمیع طلاب است از ہزاران یکے را این خلعت سرفراز میفرمایند لیشی الکلمہ لیکن این نیستی احوالی

معنی وصال

نفی اثبات

است نہ نفس الامری ونیز نوشتہ بودند کہ ظہور افعال ہمہ از او تعالی می یابم بدانند کہ این بقائے لطیفہ قلبی است کہ ہندیان این طریقہ را دامنگیر حال و منتہیان بعضے اوقات در وقت نزول ازین قال ذی حال ونیز بفہمند کہ گروہ قادریہ این را از علم کمال میدانند وصوفیہ از غلبۂ احوال صوفیہ مقبول و قادریہ مردود ونیز حقیقت این بیت پرسیدہ بودند ؎

بین پیا حق کا جو کہ تجھ مین ہے — اس کو مرشد سے پوچھ ہو ہوشیار

عزیز این امر بسیار دقیق است اگر روبرو بالمشافہ تقریر این می شنیدی یقین کہ بسمع قبول رسیدے لیکن سوال را بغیر جواب چارہ نہ آئین قادر واسیکم بگوش ہوش بشنو زید در خارج ودر آئینہ موجود است لیکن در خارج بوجود اصلی ودر آئینہ بوجود ذہنی وخیالی پس وجود ذہنی وخیالی کہ در آئینہ موجود است اصلی و ذاتی ندارد اصل و ذات او ہمان زید خارجیست کہ در خارج موجود است یقین کہ انار زید خیالی راجع بطرف وجود خارجی زید است کہ در خارج موجود است نہ بہر وجود خیالی کہ او را ذاتی واصلی نہ ذات واصل او ہمان وجود خارجی کہ در خارج موجود است پس ثبوت انار وجود نفس الامری ضرور یست بدان کہ محبوب موجود بوجود خارجی و عالم در وہم وخیال بوجود ظلی ازین تحقیق واضح گشت کہ بین بنا رسندہ کہ در بندہ است آن بین بنا رحق است نہ بین بنا بندہ فَافْہَمْ وَلَا تَکُنْ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ والسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی مَنْ لَدَیْکُمْ۔

مکتوب یازدہم

بمولوی محمد سلطان الدین خلیفہ حضرت ایشان صدور یافتہ در بیان آنکہ

ای لطیفہ قلبی

معنی وجود رب در عبد

مکتوب یازدہم

سرمو کدورتے درمیان پیر و مرید باعث انسداد فیض میگردد۔ برادر
عزیز و اقر تمیز در قلب جاے گرسنگہ رتبہ بعد حمد و صلوة و دعاے ترقی
درجات و حالات و مقامات انکشاف تام باد الحمد للہ والمنۃ شجرۂ وجود
آن عزیز مثمر بہ فرزند دلبند گردید او سبحانہ بفضل خویش بعمر طبعی رسانیدہ از
نتایج دینی و دنیوی سرفراز فرماید آمین یا رب العالمین۔ دیگر آنکہ فقیر
صاحب وصل است نہ صاحب فصل موافق فرمودۂ مولانا رومی رحمۃ اللہ
علیہ ؎

تو براے وصل کردن آمدی   نے براے فصل کردن آمدی
تا توانی پا منہ اندر فراق   اَبْغَضُ الاَشْیَاءِ عِنْدِی الطَّلَاق

خاصہ آنکہ در میان پیر و مرید سرمو کدورتے حائل شود انسداد فیض میگردد
حتی کہ مرید را خسارۂ ابدی میرساند فقیر مشاہدہ میکند کہ باران فیض پیران
کبار رضی اللہ تعالے عنہم در آن دیار میبارد و ایشان نیز صاحب تمیز اند فیض
راہم می یابند و میدانند بیش جاے فرح است نہ جاے قدح مقربان
در آتش افترا می سوزند و محبان ثمرہ محبت میخورند مصرع

ہر کسے را بہر کارے ساختند

پس از ذکر و شغل بیفکر نہ باشند کار این است باقی ہمہ ہیچ زیادہ قربت باد۔

مکتوب دوازدہم [12]

مکتوب دوازدہم

بعزیزے صدور یافتہ بجواب استفسار در بیان معنے صفائی چہار ابرو۔ بعد
حمد و صلوة از فقیر مسکین التماس اینکہ جواب ہاے سائل کہ از اہل دل

هویدا و پیدا شده بظهور رسیدند الحق که همه حق اند لیکن صفائی چهار ابروئے
سالک و طالب از پیرانِ صادق که اہل طریقه اند جاری است و تا قیام قیامت
جاری خواهند ماند ـ هر گاه که دلِ طالب از چهار سو لقمه خورده سیاه و تباه
شده مضطر و بیقرار گردید روبروئے شیخ کامل و مکمل رسیده الحاح و زاری
نمود پس شیخش صفائی چهار ابرو یعنی چهار سو کرده او را یکسو گردانیده در بحر
وحدت غوطه میدهد تا از ظاهر و باطنش لاغیبی ها و از دل و جانش هو هو
برآید ؎

ز دریائے شهادت گر نهنگِ لا بر آرد هو
تیمم فرض گردد نوح را در عین طوفانش

این آن صفائے چهار ابرو است که عین شرع است نه غیر پس صاحبان
صفائی چهار ابروئے ظاهری اگر بر سر انصاف بیایند یقین که آنرا ترک
فرموده این را قبول فرمایند زیاده توجه الی الله بلکه فنا فی الله و بقا بالله
باد بحرمة النبی و آله الامجاد ـ

مکتوب سیزدهم ۱۳

مکتوب سیزدهم

بنام منشی غلام حسین خلیفه حضرت ایشان صدور یافته در تعزیت مرگ برادر
شان ـ و بیان فضیلت مرگ و ارشاد طریق توجه اندرون هزار و مکاشفه
قبور برادر عزیز القدر خوش خصال پسندیده افعال محبت پیران ما رحمهم الله
تعالی راغب غلام حسین صاحب زاد الله محبته ـ بعد دعا و سلام الله سبحانه
تعالی خلعتِ صبر بر قامت جزع و فزع شان بپوشاند آمین یا رب العالمین
در مقامات مظهریه از میرزا صاحب قبله رحمة الله علیه تحریر یافته است عجب با

است از کسے کہ مرگ را دوست ندارد مرگ است کہ موجب لقای آلہی است مرگ است کہ سبب زیارت رسالت پناہی است مرگ است کہ بدیدار اولیاء میرساند مرگ است کہ بدیدار عزیزان مسرور میگرداند آنچہ ارشادہ پیش ہر کہ از دوستان و عزیزان پیالۂ اجل را نوشید باین دولت عظمی رسید الحمد للہ علی احوالہم و نوالہم چہ جاے جزع و فزع بلکہ علیہم فرحم و نیز ما ہم بر سر راہیم امروز فردا ملاقی بدوستان گذشتہ خواہیم شد بیت انا للہ وانا الیہ راجعون ط تسکین بخش محبان و عزیزان است چرا تسکین نہ بخشد کہ افعال محبوب از ذات محبوب ترانہ کہ دال برین اند فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ ط سبحان اللہ عجب کار و بار است کہ ختم مبارک ہم گشت ۔ عزیزا طریق خواندن ختم خواجگان رحمہم اللہ تعالی دو اند یکے معمول ہر روزہ کہ خواندہ می شود دویم ہفتاد ہزار بار کلمہ طیبہ بسانی است خواندہ رو بروے ہزار باد دل پر زار برایہ سینہ بے کینہ پشت بقبلہ کردہ دو زانو نشستہ ثوابش با رواح طیبہ اہل مزار با عجز و انکسار رسانیدہ بطرف قلب خود متوجہ شدہ از ذکر و فکر حواس خمسہ را مسدود ساختہ فنائے مطلق حاصل کردہ نظر قلب را اندرون مزار انداختہ قدرت خدا را معائنہ و اسرار خفیہ را مکاشفہ نمایند لیکن آن اسرار ہا را بسمع ہر کسے نہ رسانند بمقتضائے شعر مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ بیت ؎

خلوت از اغیار باید نی ز یار ؎ پوستین بہر دے آمد نی بہار

از فقیر دریغ ندارند ۔ مضائقہ نیست بلکہ احسن است زیادہ جمعیت ظاہر و باطن باد بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد ۔

مکتوب چهاردهم ۱۴

به غلام محمد شاه خلیفهٔ حضرت ایشان صدور یافت مشعر چند ارشادات افاضت آیات

برادر عزیز القدر خوش خصال نیک کردار پسندیدهٔ افعال زاد محبته
بعد دعا و سلام مشهود خاطر باد بحمد الله والمنة که اخوان طریقه
جمع آمده اند و هر یک را موافق حصهٔ خود از پیران ما رحمهم الله تعالے
فیضی میرسد بدانید و بفهمید که خود را هیچ عیبک خالی دانسته به پیران
ما رحمهم الله تعالے متوجه باشند که هر چه میرسد از دیاد فیض و قبول عمل خواهد
شد مفهوم میشود که استعداد آدمهاے آنجا بسیار خوب است ـ جذبهٔ خاص
میدارند . . . . پس درین صورت
آنانکه جذبهٔ خاص میدارند اوشان را بر ارشاد خاص اکتفا دارند کسانیکه
ماتحت اوشان اند آنان را بتوجه قلیل قلیل موافق استعداد شان متوجه
باشند مبادا در بے هوشی شان رنجی و جراحتی برا عضاے ظاهری
ایشان رسد و موجب نارضای پیران ما رحمهم الله تعالے گردد مریدان
فرزندان حقیقی اند بر وشان شفقت از مادر و پدر شان زیاده تر باشد
زیاده محبت باد ـ

مکتوب پانزدہم

نیز بہ غلام محمد شاہ خلیفہ صدور یافتہ دربیان فاسد نشدن نماز از حرکت اضطراری

برادر عزیز القدر خوش خصال پسندیدہ افعال زاد اللہ قربہٗ ومحبتہٗ۔ بعد دعائے وسلام مشہود باد خطِ مرسلہ رسید واز مضمون خود فرحت بخشید تصرف پیران مارحمہم اللہ تعالےٰ است کہ بہ منتسبان خود احوال ہائے عجیب ونعمتہائے غریب عنایت میفرمایند لیکن ہی کمہم۔ نماز از حرکتِ اختیاری فاسد میشود نہ کہ از حرکتِ اضطراری واز کسے زبان طعن بند نمیشود۔ پس ایشان بکار خود مشغول باشند واوشان بکار خود کیفیت مفسدات صلوٰۃ۔ درکتب فقہ مفصل مسطور است ملاحظہ کنند وتسکین دل سازند۔ زیادہ استقامت بر شریعت وطریقت باد۔

خصائص نقشبندیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجلس سکوت۔ سکینت۔ طمانیت۔ جمعیت خاطر۔
دفع خواطر۔ حضور۔ آگاہی۔ نسبت خاص۔

اینہمہ خاصہ ہائے حضرات خواجگان نقشبندیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم اند ہرکہ

مکتوب پانزدہم

پیرامون خاندان ایشان بگردد۔ ہرآن و ہر زمان اینہمہ را نصب العین دارد و مستغرق درین بحر باشد۔ تا جلوہٴ خواجگان نقشبند یہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم را معائنہ نماید۔

نقشبندیہ عجب قافلہ سالارانند کہ برند از رہ پنھان بحرم قافلہ را

سبحان اللہ والحمد للہ قربان پیران ما شویم کہ از یک نظر خوش اثر بحریم کبریائی و بے نیازے میرسانند وصلی اللہ تعالےٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الرّاحمین۔

تعلیم المریدین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد وصلوٰۃ واضح باد کہ چون فضیلت وکمالات دستگاہ محمود شاہ از فقیر نسبت طریقہٴ علیاء نقشبندیہ مجددیہ از اول تا آخر کسب کردند ومجاز بہ تعلیم طریقہ شدند وقت رخصت التماس تحریر طرز تعلیم نمودند۔ لہٰذا سطرے چند درین باب تحریر نمودہ می شود کہ چون طالبی ارادہ بیعت وطلب ارشاد نماید اول استخارہ نمایند یا قبول دل را بہ منزل استخارہ دانند چون ازین ہردو یکے را دریابند طالب را روبروے خود بنشانند وبہ پرسند کہ بکدام طریقہ بیعت مینمائی۔ بعد ازان فاتحہ پیران آن طریقہ بخوانند پس ہردو دست بطریق مصافحہ بگیرند وسہ بار استغفار ویک یک بار ایمان مجمل وایمان مفصل۔ بعد ازان دو بار کلمہ طیبہ و یک بار کلمہٴ تشہد از زبان او بگویانند۔ بعد ازان مقام دل را با دنشان

دہند و بگویند کہ او چشم خود را بند نمودہ متوجہ بدل باشد پیش
قلب خود را مقابل قلب او نمودہ ہمت نمایند کہ ذکر یکہ مرا از
پیران رسیدہ است در دل این شخص برسد انشاء اللہ تعالیٰ خواہد
رسید تا سہ روزہ توجہ نمایند۔ بعد ازان مقابل ہر لطیفہ ہمان لطیفہ
خود را مقابل نمودہ برائے جاری شدن ذکر سہ سہ روز در ہر مقام توجہ
فرمایند پس ازان ذکر نفی و اثبات و طرز مراقبہ احدیت باو تعلیم نمایند
و توجہ کنند کہ در دل او توجہ بطرفِ فوق پیدا شود و این بفوق ادیا
است نہ آنکہ خدا بطرف فوق است بعد ازان توجہ برائے جذبات
و واردات نمایند و وقتِ القائے نسبت احدیت لطیفہ را طرف فوق
کہ اصل اوست بہمت بردارند تا آنکہ جذبات موقوف شود چرا
کہ تا جذبات باقی است فصل باقی است چون بخطرگی یا کم خطرگی تا
چہار گھڑی حاصل شود مراقبۂ معیت تعلیم نمایند القائے فیضِ معیت
بکنند و جذبات کنندہ باصل رسانند تا حضور دائمی شود توجہ
در مراقبۂ اقربیت بکنند ہمین طور در ہر مقام بالقائے فیض ہر قسمتے
کہ خواہند آن لطیفہ و آن مقام را در مقابلہ لطیفہ و مقام طالب نمودہ
ہمت کنند کہ برسد بفضل الٰہی سبحانہ و برکت پیران کبار خواہد رسید
و چون در باطن شیخ قوت بسیار پیدا شود بیکبار رگے جملہ
لطایف جاری شدن تواند حاجت توجہ سہ روز نماند فقط
ظہور کیفیات بشود از بیخودی و استغراق توحید وجودی و استہلاک
و اضمحلال و توحید شہودی و فنا و کیفیات لطیفۂ قالبیہ ظہور تجلیات
ذاتیہ دائمی در کمالاتِ ثلاثہ و حقائق سبعہ و لطافت و بساطت و وسعت

وبیرنگی ہا و بے کیفی ہا در نسبت باطن بہم میرسد و قوت ایمانیات و عقائد حقہ کسی کہ کثرتِ مراقبات درین مقامات عالیہ مینماید بساطت و بیرنگی ہر مقام می تواند کرد واللہ عالم بالصواب والیہ المرجع والماٰب

سلب الامراض

بتوسّل صحابہؓ و اہل بیتؓ

أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت فاروق اعظم عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت

علی مرتضیٰ اسد اللہ غالب رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ لا الٰہ الا اللّٰہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللّٰہ بحرمتِ
حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرات الستۃ الباقیۃ من
العشرۃ المبشرہ طلحہؓ و سعد و سعید و ابی عبیدۃ ابن الجراح و عبدالرحمٰن
ابن عوف و زبیرؓ ابن العوام رضی اللہ تعالےٰ عنہم لا الٰہ الا اللّٰہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللّٰہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللّٰہ صلعم و بحرمت حضرت امیر حمزہ و
حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما لا الٰہ الا اللّٰہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللّٰہ بحرمتِ حضرت
محمد رسول اللّٰہ صلعم و بحرمتِ حضرات صحابائے اہل بدر
و بحرمت حضرات صحابائے اہل احد و بحرمت حضرات جمیع انصار
و مہاجرین رضی اللہ تعالےٰ عنہم و بحرمت جمیع صحابہ و صحابیات
رضی اللہ تعالےٰ عنہم لا الٰہ الا اللّٰہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللّٰہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمتِ سبط رسول اللہ حضرت امام حسن و حضرت امام حسین
رضی اللہ تعالےٰ عنہما لا الٰہ الا اللّٰہ نیست ہیچ مرضی و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللّٰہ بحرمت حضرت محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و بحرمت حضرت فاطمۃ الزہرا و بحرمت حضرت
خدیجۃ الکبریٰ و بحرمتِ حضرت عائشہ صدیقہ و بحرمت جمیع اہل بیت
رسول اللہ و بحرمت جمیع ازواج مطہرات رسول اللہ صلعم رضی اللہ
تعالےٰ عنہن لا الٰہ الا اللّٰہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع

محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمتِ جمیع انبیا واولیاء وعلما وشہدا وصالحین والحجاج والمسافرین والمسلمین والمسلمات والمومنین والمؤمنات وجمیع امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین آمین ثم آمین ثم آمین ۝

بوقتِ خواندن این۔ شفائے مرض ودفع درد از مریض واز صاحب درد نصب عین دارد او شافی شفا خواہد داد بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد۔

سلب الامراض

بتوسل پیران شجرۂ نقشبندیہ رضہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمتِ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت

سلمانؓ فارسی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت امام قاسمؓ بن محمدؓ ابن ابی بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہم لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ امام ہمام حضرت امام جعفرؓ صادق رضہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمتِ سلطان العارفین قطب العاشقین حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمتِ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرتِ محمد رسول اللہ صلعم وبحرمتِ حضرت خواجہ ابوالقاسم گرگانی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ ابو علی فارمدی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمتِ حضرت خواجہ جہان خواجہ

عربی سلمان اعجم کان و تشدید را، مسکا و سکون عجمی و نون دیہی است ... زند بیان ... من ... مظہر

عبد الخالق غجدوانی[۵۰] رح لا اله الا الله نیست ہیچ مرضی و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول الله بحرمت حضرت محمد رسول
الله صلعم و بحرمت حضرت خواجہ مولانا محمد عارف ریوگری[۵۱] رح لا
اله الا الله نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول الله بحرمت حضرت محمد رسول الله صلعم و بحرمت
حضرت خواجہ محمود[۵۲] انجیر فغنوی[۵۳] لا اله الا الله نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول الله بحرمت حضرت محمد
رسول الله صلعم و بحرمت حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی[۵۴] رح لا اله
الا الله نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
الله بحرمت حضرت محمد رسول الله صلعم و بحرمت حضرت خواجہ محمد
بابا سماسی[۵۵] رح لا اله الا الله نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول الله بحرمت حضرت محمد رسول الله
صلعم و بحرمت سید السادات حضرت سید امیر کلال رح لا اله الا
الله نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
الله بحرمت حضرت محمد رسول الله صلعم و بحرمت خواجہ خواجگان
پیر پیران امام الطریقہ مشکل کشا حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند[۵۶]
رحمۃ اللہ علیہ — لا اله الا الله نیست ہیچ مرضی و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول الله بحرمت حضرت محمد رسول

۵۶ نقشبند نسبتی است بحرفہ کمخابی کہ ایشان و پدر ایشان بایں کار مشغول بودند
کذا فی سفینۃ الاولیا ۱۲ من معمولات مظہریہ —

۵۰ غجدوان بغین معجمہ مکسورہ و سکون جیم نام موضعی است از توابع بخارا ۱۲ من معمولات

۵۱ ریوگر بکسر مہملہ نیز دیہی است از توابع بخارا من معمولات

۵۳ انجیر فغنہ بالفتح و سکون بغین معجمہ دیہی است از بخارا ۱۲ من

۵۴ رامیتن بفتح مہملہ و کسر میم و یا و کسر مثناۃ آخر فوقیہ بیست از بخارا ۱۲ من

۵۵ سماسی بفتح و تشدید میم ثانیہ دیہی است شہر طوس کہ امروز مشہد میگویند سماسی بفتح ید من معمولات مظہریہ

اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ علاء الدین عطارؒ [18] لا الہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ محمد
یعقوب چرخی رح [19] لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرار رح لا الہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ محمد شرف
الدین زاہد رح [21] لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
بحرمت حضرت خواجہ محمد درویش رح [22] لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ مولانا خواجگی محمد امکنگی رح [23]
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت خواجہ
خواجگان حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رح [24] لا الہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت محبوب صمدانی امام ربانی مجدد الف ثانی
امام الطریقہ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ [25] لا الہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت عروۃ الوثقی حضرت

سنہ ۹۵۱ چرخ بجیم فارسی و رائے مہملہ دہے است قریہ ایست توابع غزنی ۱۲ من ملفوظات مظہر

سنہ ۹۵۲ خال خواجہ محمد درویش ۱۲

سنہ ۹ والد مولانا خواجگی ۱۲

سنہ ۱۰۰۸ امکنگ موضعی است نزدیک سمرقند و از آنجا ... من ملفوظات مظہریہ

خواجہ محمد معصوم[۲۶] رح[۵۲] لا الٰہ الا اللہ بنیت ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت ایشان حضرت شیخ سیف الدین[۲۷] رح[۵۳] لا الٰہ الا اللہ نیت ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت حافظ محمد محسن[۲۸] رح لا الٰہ الا اللہ نیت ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت سید السادات حضرت سید نور محمد بداؤنی[۲۹] رح لا الٰہ الا اللہ نیت ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت شمس الدین حبیب اللہ عارف باللہ قیوم زمان قطب جہان حضرت میرزا مظہر جان جانان شہید رح لا الٰہ الا اللہ نیت ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت قطب الاقطاب فرد الافراد حضرت شاہ عبد اللہ المعروف بہ غلام علیشاہ رح لا الٰہ الا اللہ نیت ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شاہ سعد اللہ صاحب رح لا الٰہ الا اللہ نیت ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت محمد نعیم مسکین شاہ رح لا الٰہ الا اللہ نیت ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت مولانا و مرشدنا خواجہ محمد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیت ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ

[۵۲] فرزند ثالث حضرت مجدد الف ثانی رح

[۵۳] نبیرۂ حضرت مجدد الف ثانی رح ۱۲ عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم من معمولات مظہریہ

[۵۴] حافظ محمد محسن نواسۂ شیخ عبد الحق دہلوی و خلیفہ حضرت عروۃ الوثقیٰ ۱۲ من معمولات مظہریہ

[۵۵] بداؤن سرکار در مضافات دہلی شہر بریلی ۱۲ من معمولات مظہریہ

بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت جمیع حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم بوقت خواندن شجرہ شفاء مرض و دفع درد از مریض از امراض در دنصیب حسب علیش دارد شتافی شفا خواہد داد بحرمت النبی و آلہ الامجاد۔ فقط

سلب الامراض

بتوسل پیران شجرہ قادریہ رضہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ

لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت سبط رسول اللہ حضرت امام حسن مجتبےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ سبط رسول اللہ شہید دشتِ کربلا حضرت امام حسین رضہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ سبط

توسل پیران شجرہ قادریہ رضہ

رسول اللہ حضرت امام زین العابدین رض لا الٰہ الا اللہ نیت
ہیچ مرضے و درد سے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت سبط رسول اللہ حضرت امام
محمد باقر رض لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و درد سے بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول
اللہ صلعم و بحرمتِ سبط رسول اللہ حضرت امام جعفر صادق رض لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضے و درد سے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت سبط رسول اللہ
حضرت امام موسیٰ کاظم رض لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و
درد سے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ سبط رسول اللہ حضرت امام علی
موسیٰ رضا رض لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و درد سے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول
اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ۔
لا الٰہ الا اللہ نیت ہیچ مرضی و درد سے بجز شفا و بجز
دفع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحرمتِ حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ سری سقطی رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و درد سے بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت
حضرت سید الطائفہ حضرت خواجہ جنید بغدادی رح لا الٰہ الا
اللہ نیت ہیچ مرضی و درد سے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول

خواجہ سری سقطی
سید الطائفہ
خواجہ جنید بغدادی

اللّٰہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ ابوبکر عبد اللہ شبلی رح لاالٰہ الا اللّٰہ نیست ہیچ مرضی و درد بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللّٰہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ عبد العزیز تمیمی رح لاالٰہ الا اللّٰہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللّٰہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ عبد الواحد بن عبد العزیز تمیمی رح لا الٰہ الا اللّٰہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللّٰہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی رح لا الٰہ الا اللّٰہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللّٰہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ ابوالحسن علی الہنکاری القرشی رح لا الٰہ الا اللّٰہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللّٰہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی رح لا الٰہ الا اللّٰہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللّٰہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت غوث الثقلین قطب الدارین پیران پیر محبوب سبحانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ لاالٰہ الا اللّٰہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللّٰہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سید عبد الرزاق رح لاالٰہ الا اللّٰہ نیست ہیچ مرضے

و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سید[۲۱]
شرف الدین قتال رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و
دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سید عبدالوہاب[۲۲] رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ صلعم بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
و بحرمت حضرت سید بہاؤالدین رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سید
عقیل[۲۳] رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و
بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت سید[۲۴] شمس الدین صحرائی رح لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
سید[۲۶] گدا رحمان اوّل بن ابی الحسن رح لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سید[۲۷]
ابو الفضل رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سید[۲۸] شمس الدین

عارف رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت سید[29] گدا رحمان ثانی رح
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز
دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول
اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت[30] سید شاہ فضیل رح لا الہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
شاہ کمال کیتھلی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد[31] رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت[32] شاہ سکندر رح لا الہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت بدر
الملت والدین امام العارفین امام الطریقہ حضرت شیخ
احمد[33] فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا الہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و
بحرمتِ حضرت خازن الرحمت حضرت[34] خواجہ محمد
سعید رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و
بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت دلیل الرحمن حضرت

شاہ سکندر نبیرہ شاہ کمال [illegible]

فرزند ثانی حضرت مجدد الف ثانی [illegible]

شیخ عبد الاحد[۹۱] المعروف شاہ گل رح[۲۵] لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت شیخ الشیوخ حضرت شیخ محمد عابد سنامی[۹۲] رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت شمس الدین حبیب اللہ عارف باللہ قیوم زمان قطب جہان حضرت مرزا مظہر جان جانان شہید رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت قطب الارشاد فرد الافراد حضرت شاہ عبد اللہ المعروف بہ غلام علیشاہ رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت قوت ارباب ایمان و تقویت اصحاب ایقان حضرت شاہ سعد اللہ صاحب لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت محمد نعیم مسکین شاہ رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت مولانا و مرشدنا خواجہ محمد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت جمیع حضرات قادریہ رحمۃ اللہ علیہم۔ بوقت خواندن شجرہ شفائے مرض و دفع درد از مریض و از حضار درد نصیب علیہ دارد و شافی شفا خواہد داد بحرمت النبی

[۹۱] نبیرۂ حضرت مجدد الف ثانی فرزند خازن الرحمۃ حضرت خواجہ محمد سعید۲

[۹۲] سنام بفتح سین بعد الف نون و تشدید نون قصبہ ایست از توابع مسہرند ۱۲ من معمولات۔

مکتوبہ ۱۹ جمادی الاخری ۱۳۱۲ھ

سلب الامراض

بتوسل پیران شجرہ چشتیہ رض

توسل پیران شجرہ چشتیہ رض

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے
بجز شفا و بجز دفع بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز
دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
بحرمت حضرت خواجہ حسن بصری رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے
و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رح لا الہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت

خواجہ فضیل بن عیاض رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول
اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ سلطان ابراہیم ادہم رح لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ سدید
الدین حذیفۃ المرعشی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ امین الدین ہبیرۃ البصری رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
و بحرمت حضرت خواجہ ابو اسحاق ممشاد علو دینوری رح لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی رح لا
الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول
اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی رح لا
الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و
بحرمت حضرت خواجہ ابو محمد چشتی رح لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت

۱ منسوب بہ عشق کہ شہریست از تواریخ شام ۱۲ من معمولات

۲ چشت شہریست در دامن کوہ ... از ہرات ... است حالا مشہور بشادلان است ۱۲ از حاشیہ معمولات مظہریہ

حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی[۱۳] رح لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ
قطب الدین مودود چشتی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضے و دردے بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ
صلعم وبحرمت حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی[۱۵] رح لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا وبجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و
بحرمت حضرت خواجہ عثمان ہاروَنی[۱۶] رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضے و دردے بجز شفا وبجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت
حضرت خواجہ خواجگان پیر پیران امام الطریقہ حضرت خواجہ
معین الدین حسن سنجری چشتی[۱۷] رضی اللہ تعالےٰ عنہ لا الٰہ الا
اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا وبجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
وبحرمت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی[۱۸] اوشے چشتی رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا وبجز
دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ فرید الدین[۱۹] گنج شکر رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا
وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت

۱ه زندنی پرگنہ ایست از ہفت پرگنہ بخارا ۱۲ منہ معمولات

۲ه ہاروَن قریہ ایست در نواح نیشاپور کردہ از زندنی واقع است ۱۲ منہ معمولات

محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ مخدوم عالم علاؤ الدین علی احمد صابر رح[۲۰] لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی رح[۲۱] لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ جلال الدین پانی پتی رح[۲۲] لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ عبد الحق ردولوی رحمۃ اللہ علیہ[۲۳] لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ محمد عارف رح[۲۴] لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رح[۲۵] لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رح[۲۶] لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت مخدوم شیخ عبد الاحد[۲۷]

رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت بدر الملت و الدین امام
الواصلین حضرت شیخ احمد[۲۸] فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ
علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خازن الرحمۃ حضرت شیخ محمد[۲۹]
سعید رحمۃ اللہ علیہ ۔ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و
دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت دلیل الرحمٰن حضرت شیخ
عبد الاحد[۳۰] المعروف شاہ گل رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت شیخ الشیوخ حضرت
شیخ محمد عابد[۳۱] سنامی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و
دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت شمس الدین
حبیب اللہ عارف باللہ قیوم زمان قطب جہان حضرت میرزا
مظہر جان جاناں[۳۲] شہید رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے
و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت قطب الارشاد فرد الافراد
حضرت شاہ عبد اللہ[۳۳] المعروف بہ غلام علیشاہ رح لا الٰہ الا اللہ

[۱] فرزند حضرت مجدد
[۲] نبیرہ حضرت مجدد الف ثانی فرزند حضرت خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید ۱۲

نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت شاہ سعد اللہ صاحب رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت محمد نعیم مسکین شاہ رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت مولانا و مرشدنا خواجہ محمد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت جمیع حضرات چشتیہ رحمۃ اللہ علیہم ؁

بوقت خواندن شجرہ شفائے مرض و دفع درد از مریض واز صاحب درد نصب عین دارد او شافی شفا خواہد داد۔

بحرمت النبی و آلہ الامجاد ؁

سلب الامراض

بتوسل پیران شجرہ سہروردیہ رض

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت امیرالمومنین خلیفۃ المشارق والمغارب حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالےٰ وجہٗ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ حسن بصری رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ

بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ داؤد طائی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت معروف کرخی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ سری سقطی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ سید الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت شیخ علو ممشاد دینوری رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت شیخ احمد اسود دینوری رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ ابو محمد بن شیخ عبداللہ رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ

صلعم وبحرمت حضرت شیخ[۱۲] یار محمد بن شیخ عبداللہ عمویہ رح لا
الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت
حضرت شیخ[۱۳] وجیہ الدین ابوالحفص عبدالقادر سہروردی رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز
دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت شیخ[۱۴] ضیاء الدین ابوالنجیب
عبدالقادر سہروردی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے
و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت شیخ الشیوخ
شیخ شہاب[۱۵] الدین سہروردی رح لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت
حضرت شیخ بہاء[۱۶] الدین ذکریا ملتانی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت شیخ
محمد[۱۷] صدرالدین رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و
دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت شیخ رکن الدین شاہ
رکن عالم رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد

۱۶ شیخ بہاء ذکریا ملتان من معمولات

۱۷ فرزند شیخ بہاء الدین ۱۲ من معمولات

رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں جہاں گشت رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سید[۲۱] اجمل بہرائچی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سید[۲۱] بڈھن بہرائچی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ[۲۲] درویش محمد بن قاسم اودھی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم وبحرمت حضرت شیخ[۲۴] رکن الدین ابن حضرت شیخ عبدالقدس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت مخدوم شیخ عبدالاحد[۲۵] رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد

رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت امام ربانی محبوب صمدانی مجدد
الف ثانی امام الطریقہ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی
رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم و بحرمت حضرت شیخ عبد الاحد المعروف
شاہ گل رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ محمد عابد سنامی رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز
دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول
اللہ صلعم و بحرمت حضرت شمس الدین حبیب اللہ عارف باللہ
قیوم زمان قطب جہان حضرت میرزا مظہر جان جانان شہید رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت سیدنا و مولانا پیر دستگیر قطب الارشاد
فرد الافراد حضرت شاہ عبد اللہ المعروف بہ غلام علی شاہ قدس سرہٗ
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز
دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ

صلعم و بحرمت حضرت شاہ سعد اللہ صاحب رح لآ الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت محمد نعیم مسکین شاہ رح لآ الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت مولانا و مرشدنا خواجہ محمد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ لآ الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت جمیع حضرات سہروردیہ رحمۃ اللہ علیہم ط

بوقتِ خواندن شجرہ شفائے مرض و دفع درد از مریض و از صاحبِ درد نصب عین دارد او شافی شفا خواہد داد بحرمت النبی و آلہ الامجاد ط

سلب الامراض

بتوسل پیران شجرہ کبرویہ رضہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

لآ الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نیست ہیچ مرضے و

توسل پیران شجرہ کبرویہ

دردی بجز شفا و بجز دفع بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ داؤد طائی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ معروف کرخی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ سری سقطی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت

موجب ابوالقاسم جنید بغدادی رح لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت
حضرت خواجہ ابو علی رودباری رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت
و بحرمت حضرت خواجہ ابو علی کاتب رح لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت خواجہ عثمان مغربی رح لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت
حضرت خواجہ ابوالقاسم گرگانی رح لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
شیخ ابوبکر نساج رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے
و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ
احمد غزالی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ شیخ ضیاء الدین ابو نجیب رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع

سلہ رودباری رح بنا جہ بست کر... الشان بود ۱۲ من معولات منظہ

سلہ گرگان نیز... پیدائی ... گجی ... از دیہات مشہور من معولات منظہ

محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت عمار یاسر رح ....

....

.... لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت امام الطریقہ حضرت شیخ نجم الدین کبری رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ باباکمال خجندی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ احمد رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ عطایا الخالدی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ شمس الدین ابی محمد ابن محمود بن ابراہیم الفرغانی لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ حمید الدین سمرقندی رح لا الہ

فرغانہ بفتح فا و غین معجمہ و نون نام ولایتیست از ماوراء النہر زاہدین رفتہ و اند و جان ۱۲ جہلات

الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و
بحرمت حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت[۲۳] سید جلال الدین
بخاری رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سید احمد[۲۴] بہرائچی رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت سید بڈن[۲۵] بہرائچی رح لا الٰہ نیست ہیچ
مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ و
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
درویش[۲۶] محمد بن قاسم اودھی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ عبد
القدوس گنگوہی[۲۷] لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ رکن الدین[۲۸] گنگوھی رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت مخدوم شیخ عبد الاحد[۲۹] رح[۱] لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد

[۱] والد حضرت مجدد الف ثانی رح

رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
بدر الملت والدین امام ربانی محبوب صمدانی مجدد الف ثانی امام
الطریقہ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز
دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول
اللہ صلعم و بحرمت خازن الرحمۃ حضرت خواجہ[۳۱] محمد سعید رح ۔
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز
دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
و بحرمت دلیل الرحمٰن حضرت شیخ عبد[۳۲] الاحد المعروف شاہ
گل رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت[۳۳] شیخ محمد عابد سنامی رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول
اللہ صلعم و بحرمت شمس الدین حبیب اللہ عارف باللہ قیوم
زماں قطب جہاں حضرت میرزا مظہر جان[۳۴] جانان شہید رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت سیدنا و مولانا پیر دستگیر قطب
الارشاد فرد الافراد حضرت شاہ عبد[۳۵] اللہ المعروف بہ غلام علی شاہ
رحمۃ اللہ علیہ ۔ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و

[۳۱] فرزند ثانی حضرت مجدد الف ثانی رح ۱۰۷۲
[۳۲] پسر حضرت مجدد الف ثانی رح

درد سے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شاہ
سعد اللہ صاحب رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے
و درد سے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت محمد نعیم مسکین شاہ رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و درد سے بجز شفا و
بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت مولانا و مرشدنا خواجہ محمد حسین صاحب
رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و درد سے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم و بحرمت جمیع
حضرات کبرویہ رحمۃ اللہ علیہم ۵

بوقت خواندن شجرہ
شفائے مرض
و دفع درد از مریض و
از صاحب درد
نصب عین دارد او شافی
شفا خواہد داد
بحرمت النبی
و آلہ الامجاد ۵

خلافت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین الصلوۃ والسلام
علی سید المرسلین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد واضح باد کہ چون فضیلت دستگاہ نجابت و شرافت پناہ برادر
دینی و محبی راہ یقینی
بہ توبہ و انابت چنگل ارادت بدامن فقیر زدہ کمر سعی بستہ بذکر و شغل
مشغول شدند بفضل ایزدی و از برکت توجہ پیران کبار سرہای رضی
اللہ تعالی عنہم از لطیفہ قلب تا بلطیفہ قالب عالم امر را تمام کردہ عالم
خلق را در ضمن آن حاصل ساختند و در مراقبہ احدیت مستغرق
شدند حتی کہ حرکت ذکر در ہر لطیفہ ظاہر گردید. بعدہ قدم در مراقبہ
ثانی کہ مسمی بمراقبہ معیت و ولایت صغری و ولایت اولیا و ولایت
ظلیہ است نہادہ از فیض و برکت توجہ پیران کبار احوالش بیخودی
و بیہوشی و استغراق و اضمحلال و اتصال ظلی باصل و دیدن انوار و
تجلیات را در آفاق و انفس بقدر استعداد خویش حاصل کردند بعد
سیر در ولایت کبری کہ ولایت اصلیہ و ولایت انبیاست و کتابت
از مراقبہ اقربیت و مراقبات ثلاثہ محبت و مراقبہ اسم ظاہر است

نمودند و ظل را گذاشته باصل ناظر گشتند و بفناء خاص بقدر استعداد
خود مشرف شدند - بعد ازان سیر در ولایت علیا که ولایت ملائکه است و
عبارت از مراقبهٔ اسم باطن است نمودند و بقدر استعداد خویش از [illegible]
سیراب گشتند - بعد ازان از مراقبهٔ کمالات اولوالعزم سرفراز شده بایمان
حقیقی مشرف شدند و خلعت شریعت بتمامت باطن پوشیدند - بعد
ازان از مراقبات حقائق الٰهیه که عبارت از مراقبهٔ حقیقت کعبه و مراقبهٔ
حقیقت قرآن و مراقبهٔ حقیقت صلوٰة و مراقبهٔ معبودیت صرفه است
مشرف شده بفناء الفنا رسیدند - بعد ازان قدم سلوک در سیر
حقائق انبیا نهاده از مراقبهٔ حقیقت ابراهیمی و از مراقبهٔ حقیقت موسوی
و از مراقبهٔ حقیقت محمدی سرفراز شدند - و ثمرهٔ نتائج آن مقامات گردید
از انفعال الٰهی از ذکر و فکر غافل نیستند حضور و آگهی و نسبت خاص
بقدر استعداد نفس و وقت خود پیدا کردند و نیز سعی بلیغ بحصول مقامات
فوق مرعی داشته اند - الله تعالیٰ از برکت پیران کبار رحمهم الله تعالیٰ
محصل کناد بحرمت النبی و آله الامجاد لیکن ایشان [illegible] که کنایت از نهایت
شیخ است بحال شان معروف بین فقیر بار خلافت بر ایشان نهاده اجازت
تعلیم طریقه داد ------ [illegible]
طالبان از ایشان نماید و مقامات موصوفه را بواسطهٔ ایشان حاصل سازد اللهم
اجعله هادیا و مهدیا و مستقیما علی الشریعة
المصطفویة و مرابطا علی قدم السابقین بحرمة
النبی و آله الامجاد آمین ثم آمین

برائے آگاہی طالبان جدول تاریخ

ولادت و وفات مشایخ طریقت علیہم التحیۃ والثناء

السلسلۃ للمشایخ النقشبندیۃ الاویسیۃ المجددیۃ رح

نشان	اسماء بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد شریف	مقام مزار مبارک
۱	حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم	دوشنبہ ربیع الاول عمر ۶۳ سال	دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری	مکہ معظمہ	مدینہ منورہ حجرہ عائشہ صدیقہ رض
۲	حضرت ابوبکر صدیق رض	شب چہارشنبہ ذی الحجہ عمر ۶۳ سال	شب سہ شنبہ ۲۲ جمادی ۲ سنہ ۱۳ھ	"	روضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
۳	حضرت سلمان فارسی رض	عمر ۲۵۰ سال	۱۰ رجب سنہ ۳۳ھ	اصفہان	مدائن
۴	حضرت امام قاسم بن محمد بن ابوبکر رض	دوشنبہ ۲۳ شعبان سنہ ۲۴ھ عمر زائد از صد سال	۲۴ جمادی الاول سنہ ۱۰۷ھ	مدینہ منورہ	مدینہ منورہ
۵	حضرت امام جعفر صادق رض	دوشنبہ ۱۷ ربیع الاول سنہ ۸۰ھ	دوشنبہ ۱۵ رجب سنہ ۱۴۸ھ	"	جنت البقیع در مقبرہ امام حسن رض
۶	حضرت بایزید بسطامی رح	پنجشنبہ ربیع ۲ سنہ ۱۳۶ھ	جمعہ ۱۵ شعبان سنہ ۲۶۱ھ	شام	بسطام
۷	حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی	دوشنبہ ۱۰ شوال سنہ ۳۱۳ھ	سہ شنبہ ۱۵ رمضان سنہ ۴۲۵ھ	طالقان	خرقان
۸	حضرت خواجہ ابوالقاسم گرگانی رح	دوشنبہ ۱۰ محرم سنہ ۳۰۷ھ	۲۲ صفر سنہ ۴۵۰ھ	قریہ گرگان	کاشان
۹	حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی	سہ شنبہ ۱۰ ذی الحجہ سنہ ۴۳۴ھ	۴ ربیع الاول سنہ ۴۷۷ھ	قریہ فارمد	طوس
۱۰	حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رح	جمعہ ۲ صفر سنہ ۴۴۰ھ	چہارشنبہ ۲ رجب سنہ ۵۳۵ھ	دمشق	مرو

نشان	اسماء بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد شریف	مقام مزار مبارک
۱۱	حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رح	دو شنبہ ۱۴ شعبان سنہ ۴۳۵ھ	دو شنبہ ۱۲ ربیع الاول سنہ ۵۷۵ھ (تحقیق)	غجدوان	غجدوان بخارا
۱۲	حضرت خواجہ عارف ریوگری رح	۲۷ رجب سنہ ۵۵۱ھ	غرہ شوال سنہ ۷۱۵ھ	ریوگر	ریوگر بخارا
۱۳	حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رح	شنبہ ۱۸ شوال سنہ ۶۲۷ھ	۱۷ ربیع الاول سنہ ۷۱۵ھ	موضع انجیر فغنہ	وابکنی =
۱۴	حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رح	چہار شنبہ ۱۹ شوال سنہ ۶۳۱ھ	۲۸ ذیقعدہ سنہ ۷۲۱ھ	خراسان	خوارزم
۱۵	حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رح	سہ شنبہ ۲۵ رجب سنہ ۵۹۱ھ	سہ شنبہ ۱۰ جمادی الثانی سنہ ۷۵۵ھ	طبرستان	قریہ سماسی
۱۶	حضرت سید امیر کلال رح	جمعہ جمادی الثانی سنہ ۶۷۶ھ	پنجشنبہ ۸ جمادی الثانی سنہ ۷۷۲ھ	سوخار	دیہ سوخار بخارا
۱۷	حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رح	دوشنبہ ۴ محرم سنہ ۷۲۸ھ	شب دوشنبہ ۳ ربیع الاول سنہ ۷۹۱ھ	بلخ	بخارا
۱۸	حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رح	دوشنبہ ۱۲ ذی الحجہ سنہ ۶۹۵ھ	شب چہار شنبہ ۲۰ رجب سنہ ۸۰۲ھ	چغانیان	دیہ چغانیان
۱۹	حضرت خواجہ یعقوب چرخی رح	چہارشنبہ ۱۴ شعبان سنہ ۷۶۱ھ	دوشنبہ ۵ صفر سنہ ۸۵۱ھ	قریہ چرخ	بلفتون
۲۰	حضرت خواجہ عبید اللہ احرار	پنجشنبہ ۴ رمضان سنہ ۸۰۶ھ	شب شنبہ ۲۹ ربیع الاول سنہ ۸۹۵ھ	بخارا	سمرقند
۲۱	حضرت مولانا محمد زاہد رح	سہ شنبہ ۱۴ شوال سنہ ۸۵۲ھ	شنبہ غرہ ربیع الاول سنہ ۹۳۶ھ	حصار	حصار آباد دشت
۲۲	حضرت مولانا محمد درویش رح	چہار شنبہ ۱۶ شوال سنہ ۸۴۶ھ	۱۹ محرم سنہ ۹۷۰ھ	سمرقند	صحرائی شہر
۲۳	حضرت خواجگی محمد امکنگی رح	دوشنبہ ۱۲ رمضان سنہ ۹۰۷ھ	۲۲ شعبان سنہ ۱۰۰۸ھ	وخش	امکنگ
۲۴	حضرت خواجہ باقی باللہ رح	پنجشنبہ ۵ رجب سنہ ۹۷۲ھ	دوشنبہ ۲۵ جمادی الثانی سنہ ۱۰۱۲ھ	دہلی	بیرون شاہجہان آباد
۲۵	حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رح	جمعہ نصف شب ۱۴ شوال سنہ ۹۷۱ھ	سہ شنبہ ۲۸ صفر سنہ ۱۰۳۴ھ	سرہند	سرہند

شاہ نزدیک قدم شریف محلہ پنجکشا گیران

شاہ جانب باڑہ اقبری ستا خانم

نشان	اسمار بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد شریف	مقام مزار مبارک
۲۶	حضرت خواجہ محمد معصوم	۱۱ شوال سنہ ۱۰۰۹ھ	۹ ربیع الاول	″	سرہند
″	رحمۃ اللہ علیہ	تقابات	سنہ ۱۰۷۹ھ		
۲۷	حضرت شیخ سیف الدین	۲۹ صفر سنہ ۱۰۴۹ھ	۱۹ جمادی الاول سنہ ۱۰۹۸ھ	سرہند	سرہند
۲۸	حضرت حافظ محمد محسن رح		سنہ ۱۰۲۷ھ	دہلی	دہلی
۲۹	حضرت سید نور محمد بدایونی	شنبہ ۱۷ ذی الحجہ سنہ ۱۰۳۷ھ	۱۱ ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۵ھ	دہلی درہ پولان	بیرون کوٹلہ سلطان المشائخ
۳۰	حضرت مرزا مظہر جانجاناں رح	جمعہ ۱۱ رمضان سنہ ۱۱۱۱ھ	جمعہ ۱۰ محرم سنہ ۱۱۹۵ھ	کالا باغ مالوہ	دہلی در خانقاہ حضرت غلام علیشاہ رح
۳۱	حضرت شاہ عبد اللہ		شنبہ ۲۲ صفر بعد	پٹیالہ	دہلی در خانقاہ
″	المعروف غلام علیشاہ رح	سنہ ۱۱۵۸ھ	اشراق سنہ ۱۲۴۰ھ	ضلع پنجاب	خود
۳۲	حضرت شاہ سعد اللہ	عمر ۷۰ سال	۲۸ جمادی الاول	موضع کوٹھی	[illegible] واڑی حیدر
″	صاحب رح	تخمیناً	سنہ ۱۲۶۹ھ	علاقہ بنگلی	آباد دکن
۳۳	حضرت سید محمد عظیم مسکین شاہ رح	(	)	×	×	نزدیک الماس مسجد دروازہ علی آباد حیدر آباد دکن
۳۴	حضرت محمد حسین عرف اچھے	عمر ۵۵ سال	۲۳ جمادی الاول	بنگلور	بمنی پورہ [illegible]
″	شاہ صاحب رح	تخمیناً	سنہ ۱۳۵۵ھ		ریاست حیدر آباد دکن

السلسلۃ للمشائخ القادریۃ رحمۃ اللہ علیہم

نشان	اسمار بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد شریف	مقام مزار مبارک
۱	حضرت محمد مصطفی صلی	دوشنبہ ربیع الاول	دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول	مکہ	مدینہ منورہ حجرہ
″	اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم	عمر ۶۳ سال	سنہ ۱۱ھ	معظمہ	حضرت عائشہ صدیقہ
۲	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	جمعہ ۱۳ رجب عمر ۶۳ سال	شب دوشنبہ ۲۱ رمضان سنہ ۴۰ھ	″	نجف اشرف

نشان	اسمائے بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد ومدفن	مقام مزار مبارک
۳	حضرت امام حسن رض	پنجشنبہ ۱۵ رمضان سنہ ۳ھ	پنجشنبہ ۵ ربیع الاول سنہ ۵۰ھ	مدینہ منورہ	جنت البقیع
۴	حضرت امام حسین رض	شنبہ ۵ شعبان سنہ ۴ھ	جمعہ ۱۰ محرم سنہ ۶۱ھ	"	کربلا
۵	حضرت امام زین العابدین رض	جمعہ ۵ شعبان سنہ ۳۸ھ	۱۸ محرم سنہ ۹۴ھ	"	جنت البقیع
۶	حضرت امام محمد باقر رض	جمعہ ۳ صفر سنہ ۵۷ھ	دوشنبہ ۷ ذی الحجہ سنہ ۱۱۴ھ	"	"
۷	حضرت امام جعفر صادق رض	دوشنبہ ۱۳ ربیع الاول سنہ ۸۰ھ	دوشنبہ ۱۵ رجب سنہ ۱۴۸ھ	"	"
۸	حضرت امام موسیٰ کاظم رض	یکشنبہ ۷ صفر سنہ ۱۲۸ھ	جمعہ ۵ رجب سنہ ۱۸۳ھ	"	بغداد شریف
۹	حضرت علی بن موسیٰ رضا رض	پنجشنبہ ۱۱ ربیع ۲ سنہ ۱۵۳ھ	جمعہ ۲۱ یا ۹ رمضان سنہ ۲۰۳ھ	"	مشہد مقدس
۱۰	حضرت معروف کرخی رض	پنجشنبہ ۲ شوال سنہ ۱۴۳ھ	یکشنبہ ۲ محرم سنہ ۲۰۰ھ	توس	بغداد شریف
۱۱	حضرت سری سقطی رح	دوشنبہ ۲ محرم سنہ ۱۵۵ھ	یا ماہ شنبہ ۳ رمضان سنہ ۲۵۰ھ	بعلبک	"
۱۲	حضرت جنید بغدادی رح	چہارشنبہ ۱۱ شعبان سنہ ۱۵۷ھ	شنبہ ۲ رجب سنہ ۲۹۷ھ	کوفہ	"
۱۳	حضرت ابوبکر شبلی رح	دوشنبہ ۲۲ شوال سنہ ۲۱۱ھ	جمعہ ۲۷ ذی الحجہ سنہ ۳۳۴ھ	دمشق	"
۱۴	حضرت عبد العزیز تمیمی رح	چہارشنبہ ۳ صفر سنہ ۲۰۱ھ	پنجشنبہ ۱۱ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳ھ	یمن	یمن
۱۵	حضرت عبد الواحد بن عبد العزیز تمیمی رح	چہارشنبہ ۱۲ رجب سنہ ۲۲۷ھ	جمعہ ۹ جمادی الثانی سنہ ۴۲۵ھ	"	بغداد کہنہ مقبرہ امام احمد حنبل
۱۶	حضرت ابوالفرح طرطوسی رح	یکشنبہ ۷ شوال سنہ ۳۶۹ھ	شنبہ ۵ محرم سنہ ۴۴۷ھ	طرطوس	طرطوس
۱۷	حضرت ابوالحسن ہنکاری رح	چہارشنبہ ۲ شعبان سنہ ۴۰۹ھ	چہارشنبہ ۵ محرم سنہ ۴۸۶ھ	ہنکار	ہنکار شریف
۱۸	حضرت ابوسعید مبارک مخزومی رح	شنبہ ۱۲ رجب سنہ ۴۰۳ھ	دوشنبہ ۱۱ ربیع الثانی سنہ ۵۱۳ھ	"	واسط
"	" "	" "	" "	"	"

نشان	اسمائے بزرگان دین	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد شریف	مقام مزار مبارک
۱۹	حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ	یکشنبہ غرہ رمضان سنہ ۴۷۱ھ	شب سہ شنبہ ۹ ربیع الثانی سنہ ۵۶۱ھ	گیلان	بغداد شریف
۲۰	حضرت سید عبدالرزاق رح	چہار شنبہ ۱۸ رجب سنہ ۵۲۸ھ	۱۸ شوال سنہ ۵۶۹ھ	بغداد کہنہ	باب حرب بغداد شریف
۲۱	حضرت شرف الدین قتال رح	سہ شنبہ ۱۲ رمضان سنہ ۶۲۳ھ	دوشنبہ ۱۲ شعبان سنہ ۷۱۱ھ	بخارا	بغداد کہنہ
۲۲	حضرت سید عبدالوہاب رح	چہار شنبہ ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۶۵۷ھ	پنجشنبہ ۸ شعبان سنہ ۶۹۹ھ	اصفہان	ینبوع
۲۳	حضرت سید بہاؤ الدین رح	شنبہ ۱۷ رمضان سنہ ۷۱۶ھ	جمعہ ۱۸ رمضان سنہ ۸۰۲ھ	قندہار	قلعہ تمنی
۲۴	حضرت سید عقیل رح	چہار شنبہ ۱۴ شعبان سنہ ۶۹۹ھ	پنجشنبہ ۱۶ رمضان سنہ ۸۷۲ھ	سمرقند	سلطنت کوکان قریب حد بخارا
۲۵	حضرت سید شمس الدین صحرائی رح	پنجشنبہ ۱۷ رمضان سنہ ۷۹۸ھ	سہ شنبہ ۱۵ ربیع الثانی سنہ ۸۹۹	فیروز آباد	صحرائے سمرقند
۲۶	حضرت سید گدا رحمٰن اول رح	دوشنبہ ۱۱ رجب سنہ ۸۱۲ھ	پنجشنبہ ۱۴ جمادی الاول سنہ ۸۹۸ھ	کشمیر	کشمیر
۲۷	حضرت سید ابوالفضل رح	۰	۰	۰	۰
۲۸	حضرت شمس الدین عارف رح	چہار شنبہ ۱۶ جمادی الثانی سنہ ۸۳۴ھ	شنبہ ۶ صفر سنہ ۹۹۴ھ	پشاور	طبرستان
۲۹	حضرت سید گدا رحمٰن ثانی رح	جمعہ ۲ رمضان سنہ ۸۴۹ھ	یکشنبہ ۱۲ ربیع الثانی سنہ ۹۸۶ھ	قندہار	خیبر
۳۰	حضرت سید شاہ فضیل رح	چہارشنبہ ۱۴ صفر سنہ ۸۸۱ھ	سہ شنبہ ۱۷ محرم سنہ ۹۹۹ھ	سندھ	حیدرآباد سندھ

نشان	اسمائے بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد شریف	مقام مزار مبارک
۳۱	حضرت شاہ کمال کیتھلی رح	جمعہ ۳ رجب سنہ ۸۰۹ھ	۱۳ شعبان سنہ ۱۰۰۳ھ	بغداد	کیتھل ضلع ملتان
۳۲	حضرت شاہ سکندر رح	دوشنبہ ۱۶ شعبان سنہ ۹۰۳ھ	یکشنبہ ۲۷ رجب سنہ ۱۰۲۳ھ	کیتھل	״
۳۳	حضرت مجدد الف ثانی رح	جمعہ ۱۴ شوال سنہ ۹۷۱ھ	فجر سہ شنبہ ۲۸ صفر سنہ ۱۰۳۴ھ	سرہند	سرہند
۳۴	خازن الرحمۃ حضرت خواجہ محمد سعید رح	شعبان سنہ ۱۰۰۵ھ	۲۸ جمادی الثانی سنہ ۱۰۷۱ھ	سرہند	״
۳۵	دلیل الرحمن شیخ عبد الاحد	عمر ۷۷ سال	۲۸ ذی الحجہ سنہ ۱۱۲۲ھ	״	״
۳۶	حضرت شیخ عابد سنامی رح	x	۱۸ رمضان سنہ ۱۱۶۰ھ	سنام	دہلی
۳۷	حضرت میرزا مظہر جان جاناں رح	شب جمعہ ۱۱ رمضان سنہ ۱۱۱۱ھ	جمعہ ۱۰ محرم سنہ ۱۱۹۵ھ	مقام کالاباغ	خانقاہ دہلی
۳۸	حضرت شاہ عبد اللہ المعروف غلام علی شاہ رح	سنہ ۱۱۵۸ھ	شنبہ ۲۲ صفر سنہ ۱۲۴۰ھ	بٹالہ ضلع پنجاب	دہلی
۳۹	حضرت شاہ سعد اللہ	عمر ۷۰ سال تخمیناً	۲۸ جمادی الاول سنہ ۱۲۶۹ھ	مطہ اچری علاقہ پکلی	حیدرآباد دکن
۴۰	حضرت سید محمد نعیم سکین شاہ	•	•	•	نزدیک الماس دروازہ مسجد علی آباد حیدرآباد دکن
۴۱	حضرت خواجہ محمد حسین شاہ صاحب رح	عمر ۷۵ سال تخمیناً	۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۲۵۵ھ	نیگاوں	نمبلی پورہ [illegible] ریاست حیدرآباد دکن

نمبر شمار	اسمائے بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد شریف	مقام مزار مبارک
السلسلۃ المشائخ الچشتیۃ الصابریۃ رح					
۱	حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	دوشنبہ ربیع الاول عمر ۶۳ سال	دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ	مکہ معظمہ	مدینہ منورہ
۲	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	جمعہ ۱۳ رجب عمر ۶۳ سال	شب دوشنبہ ۱۹ رمضان سنہ ۴۰ھ	؍؍	نجف اشرف
۳	حضرت خواجہ حسن بصری رح	چہارشنبہ ۱۱ رمضان سنہ ۲۱ھ	شنبہ ۴ محرم سنہ ۱۱۱ھ	مدینہ منورہ	صحرائے بصرہ
۴	حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رح	دوشنبہ ۹ شعبان سنہ ۳ھ	چہارشنبہ ۲۷ صفر سنہ ۱۷۷ھ	بصرہ	قبرستان کعبہ قریب شہر
۵	حضرت خواجہ فضیل بن عیاض	یکشنبہ ۱۱ ذیقعدہ سنہ ۷ھ	جمعہ ۳ ربیع الثانی سنہ ۱۸۷ھ	کوفہ	جنت المعلیٰ
۶	خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم رح	جمعہ ۹ شوال عمر ۱۰۲ سال	شب جمعہ ۲۸ جمادی الاول سنہ ۱۶۱ھ	بلخ	پیرکوہ شام
۷	حضرت خواجہ حذیفہ المرعشی رح	سہ شنبہ ۱۳ ذی الحجہ	یکشنبہ ۲۴ شوال سنہ ۲۷۶ھ	بدخشاں	مرعش
۸	حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری رح	چہارشنبہ ۲۲ رجب سنہ ۱۵۲ھ	یکشنبہ ۷ شوال سنہ ۲۸۹ھ	بصرہ	ہبیرہ
۹	حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری رح	دوشنبہ ۱۲ رجب سنہ ۱۹۶ھ	چہارشنبہ ۱۴ محرم سنہ ۲۹۸ھ	کوفہ	دینور

مرعش پہاڑ کا نام ہے جو شہر سے یعنی حذیفہ سے گیارہ قدم کے فاصلہ پر واقع ہے ۱۲ از تواریخ آئینہ تصوف

سنہ ۹۳ ہبیرہ نام جنگل کا ہے قریب بصرہ دس ہزار قدم کے فاصلہ پر واقع ہے ۱۲ از تواریخ آئینہ تصوف

نشان	اسماے بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد شریف	مقام مزار مبارک
۱۰	خواجہ ابو اسحاق چشتی رح	جمعہ ۱۷ ذی الحجہ سنہ ۲۳۷ھ	دو شنبہ ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۳۲۹ھ	دمشق	عکہ توابع شام
۱۱	خواجہ ابو احمد ابدال چشتی رح	۱۲ رمضان سنہ ۲۶۰ھ	دو شنبہ یکم جمادی الثانی سنہ ۳۵۵ھ	نیشاپور	چشت
۱۲	خواجہ ابو محمد چشتی رح	غرہ محرم سنہ ۳۳۱ھ	سہ شنبہ یکم رجب سنہ ۴۱۱ھ	چشت	"
۱۳	خواجہ ابو یوسف چشتی رح	پنجشنبہ ۱۳ شعبان سنہ ۳۳۵ھ	دو شنبہ ۳ رجب سنہ ۴۵۹ھ	نواح چشت	"
۱۴	خواجہ قطب الدین مودود چشتی رح	جمعہ ۳ شعبان سنہ ۴۳۰ھ	جمعہ یکم رجب سنہ ۵۲۷ھ	بغداد	"
۱۵	حاجی شریف زندنی رح	پنجشنبہ ۲ شعبان عمر ۱۲۰ سال	چہار شنبہ ۱۰ رجب سنہ ۶۱۳ھ	قوام	بخارا
۱۶	خواجہ عثمان ہارونی رح	دو شنبہ ۱۳ رمضان عمر ۹۱ سال	دو شنبہ ۵ شوال سنہ ۶۱۷ھ	قریہ ہارون	روبروے خانہ کعبہ
۱۷	حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح	پنجشنبہ ۹ جمادی ۲ سنہ ۵۳۷ھ	دو شنبہ ۶ رجب سنہ ۶۳۳ھ	سنجر شریف	اجمیر شریف
۱۸	خواجہ بختیار کاکی رح	پنجشنبہ ۲۲ رمضان عمر ۵۲ سال	دو شنبہ ۱۴ ربیع ا سنہ ۶۳۴ھ	قریہ اوش	دہلی کہنہ
۱۹	خواجہ فرید الدین گنج شکر رح	چہار شنبہ ۱۸ ذی الحجہ سنہ ۵۸۴ھ	شب سہ شنبہ ۵ محرم سنہ ۶۶۴ھ	قصبہ کھتوال [illegible]	پاک پٹن
۲۰	حضرت مخدوم صابر رح	پنجشنبہ ۹ ربیع الثانی سنہ ۵۹۲ھ	پنجشنبہ ۱۳ ربیع الاول سنہ ۶۹۰ھ	ہرات	کلیر

نمبر شمار	اسمائے بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد شریف	مقام مزار مبارک
۲۱	حضرت شمس الدین ترک پانی پتی	جمعہ ۱۲ جمادی الثانی سنہ ۵۹۷ھ	چہارشنبہ ۱ جمادی الثانی سنہ ۷۱۵ھ	سرخس	پانی پت
۲۲	شیخ جلال الدین پانی پتی رح	چہارشنبہ ۲۳ شوال	پنجشنبہ ۱۳ ربیع الاول سنہ ۷۶۵ھ	کازرون بہیا	〃
۲۳	شیخ عبد الحق ردولوی رح	پنجشنبہ ۲۱ ذیقعدہ سنہ ۷۳۶ھ	دوشنبہ ۱۵ جمادی الثانی سنہ ۸۳۶ھ	×	ردولی شریف
۲۴	شیخ محمد عارف رح	پنجشنبہ سلخ صفر عمر ۸۰ سال	دوشنبہ ۱۴ صفر سنہ ۸۵۹ھ	ردولی	ردولی شریف
۲۵	شیخ عبد القدوس گنگوہی رح	دوشنبہ ۲۳ جمادی ۲ سنہ ۸۶۲ھ	دوشنبہ ۲۳ جمادی ۲ سنہ ۹۴۵ھ	〃	گنگوہ شریف
۲۶	شیخ رکن الدین رح	جمعہ ۲۳ رمضان سنہ ۸۷۷ھ	چہارشنبہ ۲ رجب سنہ ۹۹۷ھ	گنگوہ قصبہ	〃 〃
۲۷	مخدوم شیخ عبد الاحد رح	پنجشنبہ ۱۳ رمضان سنہ ۹۱۸ھ	جمعہ ۲۸ ذیحجہ سنہ ۱۰۰۷ھ	سرہند	سرہند
۲۸	حضرت مجدد الف ثانی رح	جمعہ ۱۴ شوال سنہ ۹۷۱ھ	فجر شنبہ ۲۸ صفر سنہ ۱۰۳۴ھ	〃	〃
۲۹	شیخ محمد سعید رح	شعبان سنہ ۱۰۰۵ھ	۲۸ جمادی ۲ سنہ ۱۰۷۰ھ	〃	〃
۳۰	دلیل الرحمن شیخ عبد الاحد رح	عمر ۷۷ سال	۲۸ ذیحجہ سنہ ۱۱۴۳ھ	〃	〃
۳۱	شیخ محمد عابد سنامی رح	×	۱۸ رمضان سنہ ۱۱۶۰ھ	سنام	دہلی
۳۲	حضرت میرزا مظہر جانجاناں رح	جمعہ ۱۱ رمضان سنہ ۱۱۱۱ھ	جمعہ ۱۰ محرم سنہ ۱۱۹۵ھ	کالا باغ	دہلی
۳۳	حضرت غلام علی شاہ رح	سنہ ۱۱۵۸ھ	شنبہ ۲۲ صفر سنہ ۱۲۴۰ھ	بٹالہ	〃 (ملک پکھلی علاقہ پنجاب)
۳۴	حضرت شاہ سعد اللہ صاحب رح	عمر ۷۰ سال تخمیناً	۲۸ جمادی الاول سنہ ۱۲۶۹ھ	موضع چرکھی	حیدرآباد دکن
۳۵	سید حضرت محمد نعیم مسکین شاہ رح	×	×	×	نزدیک الماس مسجد دروازہ علی آباد حیدرآباد دکن
۳۶	حضرت خواجہ محمد حسین شاہ صاحب رح	عمر ۷۵ سال تخمیناً	۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۵	بنگلور	بمبنی پورہ گلبرگہ شریف ریاست حیدرآباد دکن

اطلاع: ان جدولوں کا ماخذ کتب مفصلہ ذیل ہیں: معمولات مظہریہ، مقامات مظہری، مقامات امام ربانی، نفحات الانس، سفینۃ الاولیاء، خزینۃ الاصفیا، تواریخ آئینہ تصوف۔ مخفی نہ رہے مقام اختلاف میں قول راجح و اضح اختیار کر لیا گیا ہے۔ فقط۔
فقط الراقم فقیر ابو طاہر محمد عبد القادر یکان اللہ لہٗ

طریق ختم حضرت نقشبندیہ مجددیہ
رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین

معمولہ خانقاہ عالیجاہ حضرت ایشان قلبی و روحی فداہ۔ بہر نیتی و مقصدی
کہ خوانند و برائے حصول جمیع مقاصد و حل
مشکلات دینی و دنیاوی
مجرب است

اول دست برداشتہ فاتحہ ایکبار بارواح خواجگان نقشبندیہ
مجددیہ رح خواندہ شروع نمایند۔
بعد ازان سورہ فاتحہ بابسم اللہ ہفت بار بعد ازان
درود شریف یکصد بار باز الم نشرح بابسم اللہ ہفتاد و نہ بار
باز سورۂ اخلاص بابسم اللہ ہزار و یکبار باز سورہ فاتحہ بابسم اللہ
ہفت بار باز درود شریف یکصد و یکبار۔ باز......
یا قاضی الحاجات ایک سو ایک بار۔ یا کافی المہمات
ایک سو ایک بار۔ یا دافع البلیات ایک سو ایک بار۔ یا
رافع الدرجات ایک سو ایک بار یا شافی الامراض
ایک سو ایک بار۔ یا حل مشکلات ایک سو ایک بار یا غیاث
المستغیثین ایک سو ایک بار یا مجیب الدعوات ایک سو

ایک بار۔ یا ارحم الراحمین ایک سو ایک بار۔ باز درود شریف
ایک سو ایک بار۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پانچ سو بار۔ باز
درود شریف ایک سو ایک بار۔ بعدہٗ فاتحہ بطور سابق خوانند
ثواب این ختم بارواح حضرات بزرگان طریقہ نقشبندیہ مجددیہ رح۔۔۔
گذرانیدہ۔ بعد ازان از جناب خدائے عزوجل حصول مطالب
بتوسل این بزرگواران بباید خواست و تا سرانجام مقصد مداومت
باید نمود۔ اِنَّهٗ مُیَسِّرٌ لِکُلِّ عَسِیْرٍ۔ یک کس تنہا بخواند یا زیادہ ہر قدر
کہ باشد بر سبیل تقسیم۔ اما رعایت وتر اولی است کہ اللّٰہ وِترٌ یُحِبُّ
الْوِتْرَ۔ واللہ الناصر والمعین۔
ومداومت دعائے حزب البحر کہ از برائے قاری ہم بجائے شمشیر
آبدار است وہم سپر۔ نیز از معمولات خانقاہ عالی جاہ مسکینیہ است فقط

ترجمہ بیشک او آسان کنندہ ہر یک مشکل است ۱۲

اسماء مبارک پیران پیر قطب الاقطاب غوث پاک محبوب سبحانی حضرت سید محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رض

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
بِكَمَالِكَ وَحَبِيْبِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝

۱- الٰهی بعزت وحرمت قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم الحسنی والحسینی قطب ربانی غوث صمدانی محبوب حقانی ابو محمد سید محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قطب الانس والجن والملائکۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۲- الٰهی بعزت وحرمت قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت شاہ محی الدین عبد القادر جیلانی شیخ الانس والجن والملائک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۳- الٰهی بعزت وحرمت قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت سلطان محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قطب البر والبحر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۴- الٰهی بعزت وحرمت قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت بادشاہ محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قطب الجنوب والشمال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۵- الٰهی بعزت وحرمت قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت مولانا محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قطب المشرقین والمغربین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۶- الٰهی بعزت وحرمت قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت مخدوم محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قطب النجوم والشہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۷- الٰهی بعزت وحرمت قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت اولیاء محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قطب الارض والسموات رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بعزت وحرمتِ قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث اعظم حضرت خواجہ محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قطب العرش والکرسی رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ۔

الٰہی بعزت وحرمتِ قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت درویش محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قطب اللوح والقلم رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ

الٰہی بعزت وحرمتِ قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت فقیر محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قطب الفوق الارض وتحت الثریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ

الٰہی بعزت وحرمتِ قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت غریب مسکین محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی راکب البراق سامع المعراج تابع النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم یا ہرائیل یا لومائیل یا طاطائیل یا سراکیطائیل بحق سید عبدالقادر جیلانی یا محمدؐ یا محمدؐ یا محمدؐ افتح ابواب قلبی ورزقی بحق یا بدوح یا بدوح یا بدوح۔ برحمتک یا ارحم الراحمین ؂

تمت الکتاب

چونکہ یہ کتاب لذاتِ مسکین تالیف مولانا ومرشدنا حضرت سید محمد نعیم مسکین شاہ ختم ہوچکی تھی اور اکثر حضرات اس کے دیکھنے کے آرزومند تھے اس خیال سے میں اس اہم کام کی انجام دہی کے لیے تیار ہوگیا خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ بڑی جانفشانیوں کے بعد اس فقیر نے دوبارہ اس کا انتظام کر طبع کرایا ہے لہٰذا برادران پیران طریقت وہ اور جتنے حضرات اس کے متمنی تھے ان سے التجا ہے کہ ہماری کوششوں کو قبول فرما کر دعائے خیر میں یاد فرمائیں اور جو کچھ سہواً غلطیاں ان

فقیر حقیر عبداللہ شاہ بن حسن پٹھان۔

فہرست مندرجات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد بیشمار اُس خوشنویس کو سزاوار ہے جس نے لوح و قلم کو ایجاد کیا۔ اور حروف کاف و نون سے تمام خلقت کو یک قلم موجود کر دیا۔ قطعۂ زمین پر کیسے کیسے حروف رنگین خط ریحان و خط گلزار ہیں لکھے اور صفحۂ زرفشاں فلک کو نقاط و دوائر نجوم و اقمار سے کیا کیا زیب و زینت بخشی۔

کمترین:۔ وارث علی کنتوری مقیم بمبئی

کاتب کتاب ہذا

سنہ ۱۹۳۸ء

تحریر بود